OUP—880—5-8-74—10,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱.۴۳۱۵ Accession No. 41882

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

HYDERABAD
CHECKED 1965

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہان عقل و وہم کو نہ گذر ہے خیال کا
ایسی جگہہ ہی دل کو بھروسا وصال کا

ہر چیز کو مثال سی ہوتی ہی ایک نمود
کیا ہو بیان ذات عدیم المثال کا

آتا نہ غش سے حضرت موسی کو ہوش پھر
نظارہ تمام جو ہوتا جمال کا

گر زخم پیست مال ہی اوسکی تیغ عشق
مین چارہ عمر بھر نکرون اندمال کا

جسکی کہ ماسوا کی نمایش نظر مین ہے
پتلا بنا ہوا ہے یہ وہم و خیال کا

مین جانتا ہون جانتے مین جسکی بات وہ
شرمندہ کیسلئے ہون بھلا ہر سوال کا

عشاق اسکے رہتے مین دنیا سی بیخبر
آرام ایک نام ہی اسکے ملال کا

وقفہ ہی ایک دم کا ولادت سے مرگ تک
گر سو برس ہی جئین تو زمانہ ہی حال کا

سالک شگفتہ نطق خموشی ہی اس جگہہ
چپ رہ کہ یہ مقام نہین قیل و قال کا

حامل ہی صفحہ حمد خدائی کریم کا
خامہ نہین ہی پایہ ہی عرش عظیم کا

ہون طالب رضا نہ بہشت و جحیم کا
گہنگار ہا نہین نہی امید و بیم کا

کیا کیا شرف ہین آدم خاکی نہاد کو
کیا شکر ہو ادا تیری لطف جسیم کا

یون گلشن خلیل ہو جانسوز اہل نار
ایک پہول یہ ہی تہا تری باغ نعیم کا

قابو زبان پہ کیونکہ رہی فرط شوق مین
بیجا نہین ہی دعوی بیجا کلیم کا

کیا تہم ناصر کی ہو شکایت کبہی کبہی
دایم سپاس ہی تیری لطف عمیم کا

ہون باغ دہر مین گل تصویر کی طرح
یکسان اثر ہی مجکو سموم و نسیم کا

حادث ہی ذرہ ذرہ جہان کا ولی جہان
آئینہ خانہ ہے تیری ذات قدیم کا

کنعان مین گل کہلا ہی جو تیری نسیم لطف
پرسان ہو کون جامہ یوسف شمیم کا

سمجہی کہ نارسا ہون تیری کنہ ذات مین
اندازہ ہی رسائی طبع سلیم کا

تسلیم شیوہ ہون مجہی کیا خلد کیا جحیم
مجہسے نہ پوچہہ تفرقہ امید و بیم کا

کیا آتش خلیل کہ جب تیرا لطف ہو
ایک بال بہی جلا نہ شعلہ جحیم کا

اعجاز ہاتہہ آئی تیری سوز عشق سے
اسپر گواہ ہے ید بیضا کلیم کا

سالک فغان سی برہمی دہر کیونکہ ہو
باندہا ہوا طلسم ہی یہ کس حکیم کا

کیا رشک عرش ہو نہ مجہی پایگاہ کا
زایر ہون آستان حبیب اله کا

ہون مین غلام ایسی فلک بارگاہ کا
جسکے گدا کو رتبہ ملے بادشاہ کا

عمرِ دوام دی گئی اس واسطے کہ خضر — رہبر رہے مدام مدینہ کی راہ کا
اوس در پہ جبہہ سا ہو، کہ اگر میری طرح — ذرّون مین امتیاز نہو مہر و ماہ کا
سمجھا ہوا ہے کنگرۂ عرش تو جسے — غافل یہ ایک گوشہ ہی اوسکی کلاہ کا
دین داغ انفعال ترے ساجدین در — خورشید کو جو داغ دکھائین جباہ کا
ہی حاملان عرش سی رتبہ بڑھا ہوا — خدّام بارگاہ رسالت پناہ کا
ختم رسل شفیع امم سرور دو کون — رکھ پاس حشر مین بھی شرم گناہ کا
آزار ہی نہ ظلمت کنج لحد سے مجھے — جلوہ ادہر بھی آیا کرم کی نگاہ کا

اس سی خلاف سالک بیراہ رو نہ چل
رستہ ہی مستقیم شریعت کی راہ کا

جاتا ہی تیر جس طرف اوسکی نگاہ کا — اوٹھتا ہے شور اودہر سی خدا کی پناہ کا
ناموس ضبط کھوتی ہی کیون اے صدا صور — اوس بدگمان کو ہو نہ گمان مجہ پر آہ کا
پرسان نہو کوئی تو کرین کیا وگرنہ یہان — محتاج حال زار نہین ہے گواہ کا
مزدور مزد پاتی نہ تعزیر حشر مین — لایا ہون سر پہ بوجھ اوٹھا کر گناہ کا
افتادگی نصیب ہوئی عرض راہ مین — مین ناتوان تپا ہون تیری گہر کی راہ کا
کہتی ہو ہم ستائنگے تجکو تمام عمر — بارے خیال کہتی ہو تم بھی نباہ کا
نازش ستم پہ اپنی ہوئی اور بھی انہین — ذکر اوسنے کیون کیا میری حال تباہ کا
کیا تیری زلف دیکھی سیاہی ہوئی سفید — کیون شکوہ سنج ہی میری بخت سیاہ کا

گرکاتب بیسار لکہی جاے حشر تک
دفتر نہو تمام ہمارے گناہ کا

ظالم غضب ہی شوق بڑہانیکی واسطے
آنا اور ایکدم کے لئے گاہ گاہ کا

یون عام حشر مین تیری بیداد کا گلا
ثابت قصور یہ بہی ہوا دادخواہ کا

وہ سرد مہریان تیری نظرون مین ہین بہری
پانی بہی مانگتا نہین مارا نگاہ کا

سالک صنمکدہ سی نکالی گئے کہین
حضرت ارادہ رکہتے ہو کیون خانقاہ کا

سینہ مین خون ہوا دل حسرت پناہ کا
چہریان چہور رہا ہی خیال اوس نگاہ کا

ظالم نہ پوچھہ حال میری دستگاہ کا
دست دعا مین پایہ ہی عرش اله کا

روز جزا یہ تیرگی شام غم نہ چہائی
کرتا ہی کچھہ بیان مجہی روز سیاہ کا

دیکہو تو ایک دامن تر مین سما گیا
پہر موج خیز نام ہے بحر گناہ کا

جب دل نہو تو صبر و سکون خاک کام دین
افسر نہو تو پانون سبہی کیا سپاہ کا

وہان تک نہ پہنچی پہرتی ہی گزری تمام عمر
قسمت مین اپنے پہیر ہی گویا کہ راہ کا

ممکن ہی اوسکی آگے شہادت خلاف دے
آخر زبان گواہ کی ہے لب گواہ کا

گہڑیان کٹی ہین کچھہ شب ہجران سی پوچھہ لو
یہان عمر مین حساب نہین سال و ماہ کا

صحرای عشق ہی کوی ہو کا مقام ہے
کوسون یہان پتا نہین ملتا پناہ کا

مین مر نہ جاون فرط خوشی سی شب وصال
تم شام ہی سی ذکر کرو صبحگاہ کا

کہا کرے وہ میری سر کی قسم سالک نے کیا

جسکو شکست عہد ہو گوشہ کلاہ کا

جنون مین اسقدر قائل ہوئین توحید یزدانکا
کہ نقطہ لا کی صورت چاک ہی میری گریبانکا

جنونِ عشق آپنا آئینہ ہی حسن خوبان کا
ظہورِ صنعتِ حق چاک ہی میری گریبان کا

یہی پوشیدگی مخلوق سی دونونمین حاصل ہے
محل ہی ایک ہی ای خضر مرگ و آب حیوان کا

نہی یہ چہیڑ ہی صیاد کو حسرت ٹرہانیکی
کہ پر توڑی میری ؛ زد کر کچھ چہیڑ اگلستان کا

کٹی سو روز محشر شام تک کیا جانی کیا گذرے
ابہی آیا نہین ہی دو گہڑی ہی روز ہجران کا

غبارِ ناتوان عاشق لپخت دستہ سی اونکو
نزاکت نی چہڑانا کر دیا دشوار دامان کا

اثر جذب مشام پیر اعمی کا ہی یہ ورنہ
شمیم یوسفی کو رستہ آتا تہا نہ کنعان کا

تیری غم مین جنون نی ظاہر و باطن کئی یکسان
دل صدچاک سی بدتر ہی عالم جیب و دامان کا

بیابان تلاش یار مین ہون گرم رو یہان تک
کف پا کو میری صدمہ نہین خار مغیلان کا

فلک نی تاک کر سنگ حوادث مجہپہ برسائی
الہی ہو وہی کالا مونہہ شب تیتاب ہجران کا

ہوا ہمجہو مجہی اب پایمال گردش دوران
دکہا لو آج کل بہی رنگ تم ہی چشم فتان کا

نہین پہنچا گلی تک بہی ہماری خنجر قاتل
ابہی ہی دوش پر سر بیگنہ کیون بار احسان کا

یہ شہرت حسن کی ہی نام سنتی ہی ہوا آئے
تیا پوچہا نہ مجہسی نامہ برنی کوئی جانان کا

وہ نخوت سی نہین سنتی کسیکی اور بہی دیکہو
سمجہتا ہون نہین جاتا ہی یہان تک شور افغانکا

نہین منزل پہ ٹہہری ناقہ پر محمل نہ ٹہیریگا
یہی عالم ہی گر مجنون کی جذب شوق پنہانکا

سر رہ جا کی ہر رہرو کے سالک پانو پڑتا ہون

تبادیگا اگر کوئی تو رستہ کوئے جانان کا

چاک جگر و دل کا جب شکوہ بجا ہوتا
سہتا ہون ستم اوسکی احسان ہی دیتا گر
تم اور عدو دونون یکجان و دو قالب ہو
محرومی طالع سے ہوگا نہ یہ دن ورنہ
یہان ترک وفا مشکل تم کیونکہ ستم چھوڑو
ای کاش تم آجاتی اغیار ہی کو لیکر
کرتے ہین جو چار آنکھین یون ملکی قیامت مین
دہوکی مین نرہنا تہا یکبار نکہنا تہا
ہوتی ہی شب وعدہ جب یاس تو مین دیتا

یوسف کا زلیخا نے دامن تو سیا ہوتا
گر مین نہ وفا کرتا کیا جانئے کیا ہوتا
مین تم سی اگر ملتا وہ کیونکہ جدا ہوتا
مین تمکو دکہا دیتا گر روز جزا ہوتا
جو کچہہ نہوا مجہسی وہ آپ سی کیا ہوتا
کچہہ عمر تو گہٹ جاتی گو رنج سوا ہوتا
گویا کہ ہی فردا کا اب عدہ وفا ہوتا
کچہہ لب پہ گلا لاتی کچہہ دل مین کہا ہوتا
ناچار یہ کہتا ہون وہ آتی تو کیا ہوتا

میخانہ سی می سالک پیتی ہوئے گہر جاتا
بازار ہی یہ حضرت کچہہ پاس کیا ہوتا

عشق اور جامہ اس آدم زاد کا
شوق اونکو بڑہ گیا بیداد کا
ہم جہان مین مورد آفات ہین
عمر کٹنی ہجر مین دشوار تہی
ہی شب وصل عدو میری بدی

شکر ہی صانع تیری ایجاد کا
رنگ بگڑا عالم ایجاد کا
اب گرا جاتا ہی گہر صیاد کا
کام تو آسان بنا فرہاد کا
تمنی موقع خوب پایا یاد کا

بھر دیا جتنا تیری تصویر مین
رنگ اوتنا ہی اوڑا بہزاد کا

حشر مین دیکش نہی ہم صورتے
غل بڑہا فریاد سے فریاد کا

کیا بتا کر اوس نے پہل پایا کہ ہو
کوئی طالب روضۂ شداد کا

ہی خزان بہی کسقدر خانہ خراب
گہر کیا دل مین میری صیاد کا

قتل ہو کر موت پر آئی یہ موت
ہاتھہ سی دامن چہٹا جلاد کا

حال سالک پوچھتی ہو کیا کہ وہ
ایک بگڑا ہے جہان آباد کا

لطف مین وہان ڈہنگ ہی بیداد کا
کام دی ای خامشی فریاد کا

کیونکہ لے تصویر اوسکی دیکھنے
ہاتھہ قابو مین نہین بہزاد کا

عمر بہر رکہتا ہی پابند کمین
صید خود ایک دام ہی صیاد کا

دعوی باطل کی پرسش رہ گئی
کون پرسان حسرت شداد کا

دور تک اپنی نگاہین ہین رسا
پردہ حائل گر نہو ایجاد کا

کون یہان قید تعلق مین نہین
پا بگل ہے سرو سے آزاد کا

دل مین جب آئی کہ اوسی سن لیا
نارسا کیون نام ہے فریاد کا

آپ ہی گردش سے ہی مجبور چرخ
چاہنا ایسی سی کیا امداد کا

دیکھنے کثرت سی وحدت کو تو ہے
ایک جلوہ موجد و ایجاد کا

کوہکن نے عمر بہر کاٹا پہاڑ
مین ہون جویا چرخ کی بنیاد کا

بچگیا تیر نگاہ یار سے — واقعی آئینہ ہی فولاد کا
بہولتا ہی دین و دنیا آدمی — خاصہ ہی یہ بتون کی یاد کا
پہلی نفخ صور سی آجاوے یہان — شک نہو تمکو میری فریاد کا
ضربت تیشہ تہی پتہر کی لکیر — نام مٹتا ہی نہین فرہاد کا

خود اڑا جاتا ہون سالک ضعف سے
آہ مین طوفان ہی قوم عاد کا

نالہ جو دل سی نکلا اشر افشان نکلا — کرۂ نار میری سینہ مین پنہان نکلا
مین نکلتا تیری محفل سی اکیلا ہی کاش — غم یہ ہی ساتہہ میری غیر کا ارمان نکلا
جذبہ دل کا اثر دیکھہ کہ کہائی سو تیر — پر کوئی توڑ کے سینہ سی نہ پیکان نکلا
غش شب ہجر مین آیا تو ہوا حشر کو ہوش — حشر کا روز ہی روز شب ہجران نکلا
کام دشمن کا نہ تہا ایسمین جو اٹکا ہی جی — اوسکی فرقت مین میرا کیونکہ دم آسان نکلا
دل گلشن دوست سے اور جذب ہی حاصل اسکو — پانون سی یہان کوئی خار مغیلان نکلا
یہ رہا مانع فریاد جہان برہم کن — ضعف کا میری زمانہ پہ احسان نکلا
مین اور اوس بزم مین یون چین سی بیٹہون لیکن — لاغری مین اثر محمل سلیمان نکلا
سینۂ چاک کی ٹانکون ہی مین کام آجاتا — ہی ثابت نہ کوئی تار گریبان نکلا

پیچ مین اوس بت عیار کی آیا افسوس
سالک غمزدہ سیدہا سا مسلمان نکلا

کچھ ہو پر اوسکو جانبِ اغیار دیکھنا — ایکبار منع کیجے تو سو بار دیکھنا
خلقِ خدا پہ رحم بھی کرنا ضرور ہے — تم دیکھکر کسیکو خبردار دیکھنا
ہین وہ جہان فریب تو بسپر ہی مجکو شک — پڑتا ہی ایک جہان کو ناچار دیکھنا
ہمسایہ مین وہ آے ہین یا لگ ہی ہی آگ — کچھ روشنی سی ہی سرِ دیوار دیکھنا
قاصد مین آپکے سوالین کہتا ہون اسلیئے — یہ اوجنس دل کی خریدار دیکھنا
افزون ہی رنجِ عشق سی اندوہِ ترکِ عشق — پرہیز کرکے ہم ہوے بیمار دیکھنا
جاتی رہی تمہاری تو بس ایک خم مین ہوش — میری حواس سالکِ میخوار دیکھنا

بارہی کچھ تو اثرِ نالۂ و فریاد ہوا — کہ اوسی غیر بہت مانعِ بیداد ہوا
روز کی جھوت سے کیا فایدہ بس بس صیاد — تو نے آزاد کیا اور مین آزاد ہوا
ناتوانی نی شہادت کی خوشی بہی کہوئی — کہ کبھی رنجِ پشیمانیِ جلاد ہوا
نہ کبھی ہاتھ سی پر آنکھون مین تصویر رہی — اوسکی غیبت مین بہی ہشیار نہ بہزاد ہوا
ہی ہمیشہ سی اونہین دل کی خرابی منظور — یہ وہ گھر ہی کہ مکین سی بہی نہ آباد ہوا
اب تیری عہد مین لاکہون ہین و گزرے پہلے — ایک ہی قیس ہوا ایک ہی فرہاد ہوا
وہ تمکش ہون سمجھ مین نہین آتا کوئی — چرخِ بدکیش ہوا وہ ستم ایجاد ہوا
آنکھ خون فشان بہانیکی لئی دی حق نے — مضطرب رہنی کو پیدا دلِ ناشاد ہوا
مکتبِ عشق مین لینی جو گئی درسِ فنا — آپ کو بہول گئی ہم تو سبق یاد ہوا

ہمنے پہلی ہی جہان پیر اوٹھا کہا تھا
صور محشر بھی نہ ہم پلہ فریاد ہوا

میری مجبوریون نی کام بگاڑی آخر
کچھہ نہ بن آئی تو مین خوگر بیداد ہوا

شان تمکین ہی بجا اپکی نازش ہی درست
ایک تمہین کو تو عطا حسن خداداد ہوا

آج سہمے نظر آتی ہین اسیران قفس
کیا رہا کوئی ستم دین صیاد ہوا

نہین آتے تو نہ کہنا کہ فغان سی سالک
باعث برہمی عالم ایجاد ہوا

چھوٹا ہی ہاتھہ قاتل گستاخ دست کا
کہتی ہی ہر نگاہ کہ حربہ ہون مست کا

مین کیا سب اپنے حال مین ہین مست محتسب
ہی ایک جہان خراب شراب الست کا

دشمن کو نیند آئی تو وہ جائین خواب مین
فریاد پر مدار ہی یہان بند و بست کا

دین مجھکو لیکی جام سی خم تا ترے کیا کہون
جو یا اشارہ نگہ نیم مست کا

کس دشمن وفا سی یہ کام آپڑا مجھی
یارب برا ہوا اس دل صورت پرست کا

عشق مجاز بہر حقیقی ہے نردبان
رتبہ بلند ہی میری مضمون پست کا

تاراج غم ہین صبر و سکون کا نپوچھہ حال
پہنچا ہی میری فوج کو صدمہ شکست کا

کیا کارگاہ دہر بھی ہونکی جای ہی
ہر نیست پر گمان گذرتا ہی ہست کا

پہنچی نہ تیری گرد کو بھی گو سپہر تک
عرصہ سمند وہم کو ہی ایک جست کا

انسان کو قضا سی نہین ہی کہین نجات
کیا یہ بھی ہی خدنگ وہی صاف شست کا

کوثر سی کیا ملیگا تیری تشنہ کام کو
ایک گھونٹ بھی نہین ہی کسی می پرست کا

ترکیب عنصری سی ہون بیزار اسطرح
گویا ہون قید چار حد سنگ بست کا

کیا کیا قبول کر لیئے ناکردگی سی کام
اب پھر کہان سی پائینگی ہم دن الست کا

کس نشہ مین گذرتی ہی کیا جانی اسکی عمر
قائل ہون مین تو سالک بے بادہ مست کا

دیدار عام روز قیامت ضرور تھا
حکمت تھی غش مین جو ارنی گوی طور تھا

سب حال سنکی عذر مروت سے دور تھا
قاصد کی ساتھہ ہی انہین آنا ضرور تھا

یعقوب کی نظر مین ہی کنعان سے مصر تک
دل مین سما گیا ہی جو آنکھون مین نور تھا

مین ناتوان نہ حیرت سے مجمع کو جا سکا
ہنگام داد داور محشر سے دور تھا

مل مل کے سیل گریۂ اندوہ مین بہا
جتنا نظر مین عالم بزم سرور تھا

کیون لوٹے اشک خون میری گر گر کی خاک تک
شاید کہ چشم تر مین دل ناصبور تھا

واعظ نہ میکدہ مین کبھی آکی پی شراب
ایک ایک قطرہ جام شراب طہور تھا

گو وہ نہ دیتے رہی اپنی کو بزم مین
مین بھی ستم رسیدۂ طبع غیور تھا

تعلیم یاب مدرسۂ عشق کیون نہ روتین
پہلی سبق مین جنکی وفار التنور تھا

اچھا کیا جو تمنی جفا کو بڑھا دیا
مجکو بھی امتحان وفا کا ضرور تھا

وہان سی نکل کی کیون نہوتی اپنی آنکھہ بند
اوس بزم مین گئی تھی کہ سایہ بھی نور تھا

انصاف ہی نہین تو یہان اکی کیا لیا
مجکو تو روز ہجر بھی روز نشور تھا

سالک نے موت پائی ہی یاد بتان مین کیا

ہلتے تھے ہونٹ نزع مین چہرہ پہ نور تھا

رہیگا دوش صبا پہ ہی جسم زار اپنا
زمین پر نہ بنے گا کہین مزار اپنا

ضرور رحم ہی افتادگان خاک پہ بہی
سمند ناز ذرا روک شہسوار اپنا

اوٹھا کے مجکو سر بزم یہ ستم دیکھو
جتاتی بیٹھی ہین دشمن پر افتخار اپنا

یہ فخر کم ہی کہ تو بزم سی اوٹھا ہی مجھے
کرون نہ تذکرہ کسطور بار بار اپنا

پھنسا ہون دام مین آوارگی سی تنگ آکے
ہوا ہون آپ ہی صیاد مین شکار اپنا

ہم اور دیکھہ سکین تیری پاس دشمن کو
خدا کری تیری گھر مین نہو گذار اپنا

زمین پر نظر آجاے ایک اور زمین
ذرا بھی دل سی نکل جاے گر غبار اپنا

جفا تمہاری وفا اپنی پہر کمی کیا ہی
وہ اعتبار تمہارا یہ اعتبار اپنا

گلی مین اوس بت سفاک کی چلی ہین ولے
خدا کو کرتے ہین سالک نگاہدار اپنا

یون ہی دل غم سے اگر ہجر مین خوگر ہوگا
وصل مین عیش مجھے خاک میسر ہوگا

دو قدم بہی جو چلین آپ تو باور آجاے
ورنہ سنتے ہین کہ ہنگامہ محشر ہوگا

کشش شوق لیے جاتی ہی مجھکو ورنہ
سب سمجھتا ہون وہان جا کی جو مجھپر ہوگا

قصہ قیس ہی ایک حرف فسانہ کا میری
مین یہ سمجھا تھا کہ وہ بھی کوئی دفتر ہوگا

کی شکایت جو کمر کی تو وہ ہنسکر بولی
یہ تمہارا ہی بیان تن لاغر ہوگا

نہین منظور دل آزاری دشمن مجھکو
اوسکی دل مین یہ گمان ہی کہ تیرا گھر ہوگا

لے چلا شوق جنون مین سوی طفلان مجکو
ہاتھہ مین اونکی تیری کوچہ کا پتھر ہوگا

ہمپہ ہی حشر بپا روز ہی سالک دیکھین
کون سی حشر مین دیدار ستمگر ہوگا

یہان ذکر اوسکے طرۂ عنبر شمیم کا
آتا ہی مصر سی سوی کنعان نسیم کا

وہ جلوہ دیکھکر مجہی کنار ہا ہی ہوش
افسانہ اوس سی پوچھہ ہا ہون کلیم کا

مظلوم عشق ہون مجہی دی مژدہ بہشت
مذکور کر رقیب سے واعظ جحیم کا

حسرت سی دیکھتا ہون عبث سوی آسمان
مونہہ دیکھنا بہلا نہین ہوتا لئیم کا

ظالم رضا پسند ہین ہم لوگ ورنہ ہے
دست دعا مین کنگرہ عرش عظیم کا

یہ عشق کا مرض متعدی ہی کسقدر
مجھہ سی زیادہ حال ہی ابتر ندیم کا

چپ ہون کہ اک جہان ہی انصاف مین شریک
شکوہ عبث ہی اوسکی جفای عمیم کا

جب اوسکی زلف دام لطافت ٹہر چکی
پہر کیونکہ ہو چمن مین اعادہ شمیم کا

آزار اوسکی ہوتی ہین اکثر کرم نما
کہٹکا امید وصل مین ہی مجکو بیم کا

صد نالہای شعلہ فشان کی نہین رہی
مشکل ہی اب جہان مین چلنا نسیم کا

شکوہ کی تاب ہی نہین کچھہ ماجرا جو ہہ
ہر حال مین ہی شکر خدای کریم کا

جور اوسکے یاد آگئی بیخود ہون وجد مین
واعظ سے ذکر سنکے عذاب الیم کا

حال جگر خراش کا میری اثر تو دیکھہ
سن سن کی پک گیا ہی کلیجا ندیم کا

سالک سی کیا ہو ترک خرابات کی امید

بگڑا ہوا ہی مجھسی زیادہ قدیم کا

اب تو یہ حال اسے غم ہجر بتان بنا
جو پوچھنی کو آی خبر نوحہ خوان بنا

دونو کی ایک نمود ہی ہین اور پتا نہین
عاشق کا مدعا ہی تمہارا دہان بنا

اوٹھہ اوٹھہ کی جای جای گیا بیٹھہ ضعف سے
مین رفتہ رفتہ گرد رہ کاروان بنا

تو ایک دن بہی ہی جو امان محتسب مجھی
دی میکدہ مین حق تھی پیر مغان بنا

اس کارگاہ دہر پہ کسکی نظر نہین
اللہ ہی رکہی تو رہی بیٹھہ مکان بنا

چرچے سی میری عشق کی ڈرنی لگی ہین لوگ
پہیرا جہان یہ ذکر کہ ایک داستان بنا

ہو ہو کی مست ہر کوئی گرتا ہی کیسے سر بل
مسجود خلق کو در پیر مغان بنا

جی چاہتا ہی اوسکو شب و روز دیکھئے
جسکا کہ جلوہ آتش صد خانمان بنا

واعظ ہی نفخ صور بہی ایک کہیل سانس کا
میری نفس کو دیکہہ کہ شور فغان بنا

یوسف بہی ہون تو اب نہین پہرتی دن اے فلک
وہ دن گئے کہ بخت زلیخا جوان بنا

سالک فلک کی نام سی کچہہ کانپتا ہی دل
ورنہ ہم اس زمین کو دین آسمان بنا

صدمہ اوٹہا کہ تارک عشق بتان بنا
آخر کو اپنا آپ ہی مین مہربان بنا

پہلی ستمگری کی لئے آسمان بنا
کچہہ بات رنگی تہی جو وہ داستان بنا

پہلی تمہاری آنے سی تہا یہی رنگ گل
تمنی تو گلستان کو دیا گلستان بنا

نکلا نہ شہسوار کوئی پیچ کی چرخ سے
اس راہزن نی مارہی رکہا جہان بنا

ہر دم بنا بنا کے نگر غیر کے گلے
مجکو شب وصال نہ تو بدگمان بنا

مین اور ترک عشق بتان خیر ہی تجھی
تو پندگو کہان سی میرا مہربان بنا

میری سبب سے اوسکو یہ رتبہ ہوا نصیب
میری بدی سی غیر تیرا رازدان بنا

ہی کوئی یار مین بہی اگر یہ ہی آسمان
پہر کسطرح رقیب کو دار الامان بنا

اپنی نظر سی آپ نہان ہو نہ جاؤ مین
ای ضعف اسقدر نہ مجھی ناتوان بنا

سعی بقا ہی نام ہی ہستی کی ایک دلیل
نیچا ہی لامکان سی بنا جو مکان بنا

کیا جانی اگ سینی مین کیا ہی لگی ہوئی
آیا جو رک کی دم وہی آتش فشان بنا

دہ حال پوچھتی ہین یہ دن پہر کہان نصیب
میری خموشیون کو الہی بیان بنا

پہر دولت وصال کی سالک امید ہے
نادان کوئی بہی ہی بگڑ کر کہیان بنا

ملیگا اجر جسدن شیخ کو طاعت گذاریکا
تو یارب پاس کہنا کچھ ہماری شرمساریکا

سحر ہوتی ہجوم یاس نی انکھین میری کہولین
شب وعدہ رہا ایک جوش سا امیدواریکا

اولجھنا مجھ دیوانہ سی ای حضرت ناصح
پہر اوسپر سامنی میری ہی دعوا ہوشیاریکا

ذرا سی ہمت ای فرہاد گیتی سوز لازم ہے
عدو قائل نہین ہی ہر کی ناپائداری کا

ہوئی خاک اوس گلی مین عرش تک پہنچا غبار اپنا
ملا اب خاکمین دعوی ہماری خاکساریکا

کوہین اور سنگ کی دکان شہر کہاتی تہی
مٹا یا نام کیون صحرا مین رہکر قیس خواریکا

بجای سبزہ نشترزار یہان ہر ایک قدم پر ہے
دیار عشق مین رستہ نہین آسان گذاریکا

پہنچکر لب پہ دل پہونچا گذر کر لب سے گھر ہونکا
مجھی کیا فایدہ ای نالہ تیری شعلہ باریکا

جہان وہ ہین وہان سبھی نے دیا ہی اختیار انکو
جہان مین ہون وہ عالم ہی میری بے اختیاریکا

نکالی جا چکی ہین سینکڑون اس بات پر سالک
نہ لینا نام اوسکے کوچہ مین مطلب برآریکا

جس راہ سی وہ سرو خرامان نکل گیا
بنکر غبار حشر کا سامان نکل گیا

ٹھیری ہی تھی خلد و کوچۂ جانان مین گفتگو
لب وا ہوی تھی اپنے کہ رضوان نکل گیا

مجھ سی ستم رسیدہ کا ہوگا کوئی شریک
قطرہ کا نام سنتے ہی طوفان نکل گیا

سب چیز کی گئی برکت اس جہان سے
تیرا اثر ہی سوزش افغان نکل گیا

اونسی کمان کھینچ نسکی جذب شوق دیکھ
ٹچکی سی تیر تیر سی پیکان نکل گیا

ہی اندنون مین گردش چشم بتان کا دور
تیرا زمانہ گردش دوران نکل گیا

سالک یہ دم نکلتی ہی نکلیگا ہجر مین
کیا غیر کا ہی کام کہ آسان نکل گیا

یون اوسنے حال کھو دیئے رنج و ملال کا
افسانہ کہیے اور کسی خستہ حال کا

پوچھو نہ ماجرا شب ہجر ان کی حال کا
اس رات کا بیان ہی ہان ایک سال کا

دشمن سی بات کرنیکو حیلہ ملا اونہین
اوسکو جواب دیتی ہین میری سوال کا

مانا کہ اب سی مہر خموشی اوٹھا یئن ہم
دیگا جواب کون ہماری سوال کا

جو کچھ ہی اوسکی بزم مین سب نقش ہے
الفت نی کردیا اسی عالم مثال کا

کچھہ سرنگون ہون ضعف سے کچھہ ناگوار ہی
موںہہ دیکھنے لگی ہی فلک بد خصال کا

شاید ظہور فتنۂ محشر قریب ہی
چرچا ہی اندنون مین بہت اوسکی چال کا

لیتی ہو تم ستم سے خبر کس طرح کہون
پرسان نہین جہان مین کوئی میری حال کا

وہ آ گئے ہین رخصت اعدا کا وقت ہی
ہنگامہ دیکھنا مِری بزم خیال کا

نبتی ہے مجھپہ دیکھئی کیا اوسکی بزم مین
کرتا ہون ذکر سالک شوریدہ حال کا

بھول کر بھی ادہر نہین آتا
وہ کبھی راہ پر نہین آتا

کسکا جلوہ نظر سی گذرا ہے
کہ مجھی کچھہ نظر نہین آتا

چرخ گردش سی تھک گیا شب ہجر
دن نکلتا نظر نہین آتا

بہہ گیا دل تو غم نہین اے چشم
کام مین کیا جگر نہین آتا

ہون شب وصل سقدر بیخود
بیم مرگ سحر نہین آتا

کس گلی مین چلا ہون میں کہ مجھکو
شوق مین کچھہ نظر نہین آتا

تیرا کوچہ اگر بہشت نہین
جاکی کیون نامہ بر نہین آتا

پھیر دینی چہری تو آتی ہی
لطف صیاد اگر نہین آتا

دلکو کیا جانی کیا ہوا سالک
چین کیون رات بھر نہین آتا

[illegible]ن یہ پوچھتی ہو چشم تماشائی کا
بڑہ گیا شوق بہت مجکو خود آرائی کا

وعدہ ہولی ہوی کس چین سی وہ بیٹھی ہین
اور ہنگامہ ہی یہان انجمن آرائی کا

تو بھی گر لب سی خموشی مین نہ نکلی کا ہے
مجھپر ای آہ نہ اطلاق ہو گویائی کا

کیا خبر تھی کہ ہی تدبیر سی تقدیر کو ضد
کاش ہوتا نہ بھروسا مجھی دانائی کا

آج ای آہ جہان سوز نہ رکھہ کچھہ باقی
غیر قائل نہین اللہ کی یکتائی کا

میری نالون کو سمجھنا نہ شکایت اپنی
نوحۂ صبر ہی ماتم ہی شکیبائی کا

طول دیتا نہ خدا روز جزا کو اتنا
گر بیان مجھہ سی نہ سنتا شب تنہائی کا

آنکھہ سی گریہ سوا عشق مین ہوتا ہی عزیز
رنج یعقوب کو دیکھا نہین بینائی کا

حسرت مردہ کو دم بھر مین جلا لیتا ہون
آپ کیا مجھکو بھی دعوی ہی مسیحائی کا

یون اٹھا لین وہ مجھی جانکر افتادۂ خاک
ناتوانی سے کیا کام توانائی کا

کچھہ بھی قسمت ہو موافق تو دکھا دین سب کچھہ
کارخانہ ہی سب ای غیر یہ بن آئی کا

سجدۂ نقش کف پای بتان کی نہین داغ
یہ نوشتہ ہی میری ناصیہ فرسائی کا

دیکھنا کسکو ہی یوسف کی سوا ای یعقوب
گر خدا دی ہی تو کیا لطف ہی بینائی کا

مین بھی خود آپ مین آتا نہین پھر دل ظالم
پوچھنا کیا ہی میری گوشۂ تنہائی کا

کیون نہ سالک میری حیرت پہ جہان ہو حیران
محو حیرت ہون کسی محو خود آرائی کا

شکوہ کیا غیر کا وہ دل ہی جب اپنا نہوا
جسکی باعث سی میری جان پہ کیا کیا نہوا

آشیانہ مین خس و خار کی رہتی تھی خلش
ایک تنگی کا قفس مین مجھی کھٹکا نہوا

ہو سکا حشر مین کب مجھسی خدا کی آگی
جب تجھی سی تیری بیداد کا شکوا نہوا

کیا دہان شہر سبا سی بھی ہی جانا مشکل
نامہ بر مرغ سلیمان بھی ہو میسر نہوا

نامہ بر کی تیری کوچہ مین اجاتی ہی شکل
کب گیا یھان سی کبوتر کہ وہ عنقا نہوا

صبح تک جلوۂ عارض سی رہا مین بیہوش
اونسی اس طور رہا وصل کہ گویا نہوا

نسر واقع میری طالع مین ہی شاید صیاد
کہ تجھی دیکھہ کے پرواز کا یارا نہوا

ناروا ہی وہ قیامت ہی بھی ای واعظ
اوسکی رفتار سے جو فتنہ کہ برپا نہوا

کسلیئی حال دل گم شدہ یارب نہ کھلا
غیر کا راز تجھہ اکیا یہ بھی کہ افشا نہوا

نالہ اوسکا شرر افشان مژہ اوسکی خونبار
تو نی چھیڑا تو ہی سالک کو برا چہا نہوا

دشمن میری دعا کا ہجوم فغان ہوا
گوش سو کلان اجابت گران ہوا

ہم نیکلی سی ضد ہوئی کیا چرخ و یار مین
یہ مہربان ہوا تو وہ نامہربان ہوا

ایک بات موہنہ سی نکلی تو سو نالے ساتھہ مین
محشر مین کس سی تیری جفا کا بیان ہوا

دل مین تو ایک حرف دکھا ہی دیا تھا عشق
پہونچا ہی تھا زبان پہ کہ ایک داستان ہوا

وہ نالہ آج ضعف سی لب تک نہ آسکا
جو لاکھہ بار داغ دل آسمان ہوا

وہ دور تھی تو سب سی رہی مجکو دشمنی
وہ پاس مین تو میل عدو ایک جہان ہوا

سچ ہی نگار مین کوئی حربہ نہ کام آے
نالہ بھی میری سر ہی پہ آتش فشان ہوا

مجکو ہوا افاقہ سنبھالے کا نزع مین
اونکو ستم پر اپنی کمی کا گمان ہوا

وہ صبح ہوتی آی شب وعدہ میری پاس
ایک ایک قطرہ ضبط کیا تیری خوف سے

پیری کی وقت بخت زلیخا جوان ہوا
ایک ایک بحر سنکی قطرہ سی روان ہوا

ہاتھہ اتنو زیست سے ہی اوٹھانا محال ہے
سالک یہ رنج ہجر سی مین ناتوان ہوا

کیا شکوہ نہ سنے کا میرے دہیان کہن تہا
گریہ کا سبب پوچھہ نہ ای شیخ حرم مین
یہ گہر کو کیا گریہ نے برباد کہ جس جا
یون عمر گذاری تیری فرقت مین کہ ہر دم
آج اوسکا یہ عالم ہی کہ لب تک نہین آتا

ناصح یہ سمجھہ لے مجھی گویا کہ نہین تہا
یہ گہر ہی کبہی غیرت بتخانہ چین تہا
ویرانہ نظر آہی تو کہتا ہون یہین تہا
جینی کا گمان تہا مجھی مرنیکا یقین تہا
وہ نالہ جو کل رخنہ گر چرخ برین تہا

کیا ڈہونڈہتی ہو سالک وحشی کو ابہی تو
ہنگامۂ طفلان سر بازار یہین تہا

مجھہ جیسی سخت جان پر کیا بس چلی قضا کا
ہی وصل مین ہی اونکو رنج فراق دشمن
دم تک ہی اپنی اتنو آتی نہین وہ ڈرسی
کرنا پڑا ہے مجکو قاصد کا اپنی ماتم
اوس بیوفا سے ملکر یون منفعل ہوا دل
ہاتہہ آگیا کہین سی ایک رنج نامہ بر کیا

یہان تو نہ تار ہا ہی اکثر غضب خدا کا
یون سرنگون ہین گویا انداز ہی حیا کا
دیکھا اثر یہ اپنی فریاد نارسا کا
بہولے سے لکھہ گیا ہون الگے فدا کا
ہو جیسی آشنا سی نقصان آشنا کا
گویا کہ میری سر پر سایہ پڑا ہما کا

جاتا ہون آگے آگے یہ فرط شوق دیکھو
خود رہنما بنا ہون مین اپنی رہنما کا

تو جس طرف سی گذری جھکتی ہین سر نیازان
بنتا ہی نقش سجدہ تیری نشان پا کا

پائی شب جدائی ہمنی نہ عمر تا صبح
جی ہی مین رہگیا سب جو شوق تہا دعا کا

ہی دم کی آمد و شد رفتار اپنی سالک
طی کر رہی ہین رستا بیٹھی ہوی فنا کا

بیمروت ہین یہ بت جھوٹ ہے کہنا انکا
دی قیامت کی خبر وعدہ فردا انکا

ہای انجام محبت مین دل آزار نہین
ہای آغاز محبت مین دلاسا انکا

شکل سی ہم عیان دل مین نہان کیا کیا گُن
نہ بچا ہے نہ بچیگا کوئی مارا انکا

آدمی آپ تماشای جہان بنتا ہی
بہولکر دیکھنی جاے جو تماشا انکا

جب قدم رکھئے تو پیش آتی ہی جہنم کی عذاب
یون نظر کیجے تو فردوس کوچا انکا

انکی باتون مین وہ لذت ہی کہ جو چاہین کہین
چھیڑکر سنتی ہین سب شکوہ بیجا انکا

گو ملین بعد فنا ہمکو بہت سی حورین
نہین ممکن کہ مٹے داغ تمنا انکا

جسکو کہتے ہین قضا ہی نگہ ناز انکی
ملک الموت سے وابستہ ایما انکا

یہان جلی رشک سے ہان آتش دوزخ مین بھڑکے
کہین آرام سے رہتا نہین شیدا انکا

باعث نالہ عشاق ہی چہرہ بی نقاب
وجہ بے پردگی راز ہے پردا انکا

چال سی فتنہ بپا زلف سی نازل ہو بلا
یہ زمین انکی ہی چرخ ستم آرا انکا

ظلم مین بہی ہی یہ شیرین حرکاتی انکی
کہ نکلتا نہین لب سی کبہی شکوا انکا

ایک عالم ہی حزین پوچھی جس سے احوال — آہ پھر کر کہے مظلوم ہون انکا انکا

حشر مین کوئی اگر ہمسی پوچھی تو ہی جواب — ایک زبان اور بیان رکھتی ہین کیا انکا

ہمسی آوارہ وگمراہ بہت پھرتی ہین — کچھ سوا شہر سے آباد ہے صحرا انکا

آپ سالک کو رلا کر یہ عدو سی پوچھین
آج کیا حال ہی آنسو نہین تھمتا انکا

قتل قاصد پہ گلا کیا اوس جفا کردار کا — خون ناحق روز ہو رہتا ہی یہان دو چار کا

ربط مجھ سی ہو گیا تھا جب وہان جا بیٹھنا — لوٹتا ہی خاک پر سایہ تیری دیوار کا

میرا سر کی نقش پا پر آپ کی رہتے ہین پانو — اسکو سمجھو تو نہ دیکھو مونہہ کبھی اغیار کا

غش سی میری آدمی یہ جانا کہ پردہ کھل گیا — کیا میرا گرنا ہوا گرنا تیری دیوار کا

اور گرمی بزم دشمن مین ہوئی یہ بھی نصیب — تو اثر دیکھا ہماری آہ آتش بار کا

عفو تقصیرات سب سے چاہتا پھرتا ہون مین — دیکھنا ہے آج ہنگامہ تیری رفتار کا

صبح واعظ نی بیان کی روشنی شمع طور — خواب مین شب کو نظر آیا تھا ساعد یار کا

ہو گیا دیوانہ سالک اوس پری کو دیکھکر
ایک ہنگامہ ہی رستہ بند ہے بازار کا

کیونکہ خالی نہ پڑا روز دبستان ہوگا — جبکہ وحشی تیرا سنگ رہ طفلان ہوگا

وصل ہو جائی تو نالون سی امان پائی جہان — مجھپر احسان کرو خلق پہ احسان ہوگا

پیچھلا جوش جنون کیون میری گھر سی مجکو — کیا خرابی مین سوا اس سی بیابان ہوگا

جوشش زن سینہ مین یہان نالہ وہان نغمۂ ترنم
مدعا حشر کے ہونی سی ہی تیرا دیدار
دل وہ کافر ہی کہ مجکو نہ دیا چین کبہی
دورۂ چرخ سی ہر شکوہ ہی لازم اک دن

آج دنیا مین عجب فتنہ نمایان ہوگا
وہ بہی ہوگا کوئی جو دادکا خواہان ہوگا
بیوفا تو ہی اسے لیکی پشیمان ہوگا
روز محشر کہین روز شب ہجران ہوگا

دل صد چاک پہ کیا کیا نہ بنی گی سالک
غیر جب شانہ کش کاکل جانان ہوگا

یہان وقت نزع چہرہ سی کیا کچھہ عیان نہ تہا
یہ اور کون تہا جو تیرا خستہ جان نہ تہا
چڑہ جای چاندنی سر دیوار قصر یون
زانو پہ رکھہ لیا کہین تمنی سر رقیب
وعدہ پرادسکو دیر ہواک دم کی اور یون
چشم خیال و بزم تصور مین غیر کے
صبر و سکون محال مگر ہو چکا تمام
اب کیا امید ہی کہ ہوئی زندگی عزیز
کل کسقدر رہوا مین سبک اونکی بزم مین
پیری مین آکی کہل گئین آنکہین سی کچھہ میری
بیہودہ کہین ہین نالۂ دل نی رسائیان

حسرت تہی ایک یہ بہی کہ لب پر بیان نہ تہا
ایک نعش بیکفن تہی کوئی نوحہ خوان نہ تہا
افسوس کوی یار مین مین پاسبان نہ تہا
اتنا بہی لاغری مین سر اپنا گران نہ تہا
ای جان تو بسو نہ رہی یہ گمان نہ تہا
ہم تو کہین نہین تہی مگر تو کہان نہ تہا
بر مین نہ تہی وہ رات کو اور دل تپان نہ تہا
پہلی تو ہجر مین مجہی کچھہ بیم جان نہ تہا
بیٹھا ہوا تھا اور عدو پر گران نہ تہا
کیونکر کہون شباب کو خواب گران نہ تہا
کا شانۂ رقیب تو کچھہ لامکان نہ تہا

کیون بی نشان کہو مجہی بعد از فنا کہ مین
ہونگی تہی مجہہ مین جا تو عالم نی چند صور
کہئی تو نور دیئہ یعقوب کیا ہوا
مجہہ ناتوان کو دیکہہ کی حق نی دیا ہی ضعف
بحر محیط گریہ نے میری مٹا دیا

وہ زندہ تہا کہ ضعف سی مبلر نشان نہ تہا
کیا دم کی ساتہہ ازل مین یہ شور و فغان تہا
گر مصر تک چراغ رہ کاروان نہ تہا
یعنی مجہی تحمل تاب و توان نہ تہا
گویا کہ اسم دہر کہی خاکدان نہ تہا

افسوس مرگ سالک انصاف خواہ پر
دل مین ہزار زخم تہی تن پہ نشان نہ تہا

جسمین نہ بہار آئی وہ گلشن ہی ہمارا
ہم داغ نہان سینہ سی کس طرح مٹادین
موقوف نہین مجمع اغیار ہی پر کچہہ
عشرت نی دیا مژدہ نو مسدی جاوید
گو راز کو دل ہی ہی چہپایا مگر افسوس
جس طرح سی ادراک خلایق مین ہی عنقا
دم بہر کی لئی جان نہ لی شوق اسیری
ہم بزم عدو اور ہی ہوگا کوئی شکوہ
یون حضرت ناصح ہین ملامت گر وحشت
آماتیری کوچہ مین اجل کی ہی نشانی

کہتی ہین جسی غمکدہ مسکن ہی ہمارا
ظالم یہ چراغ تہ دامن ہی ہمارا
جو پاس تمہاری ہی وہ دشمن ہی ہمارا
ہم سادہ دل اوسکی ہین وہ پرفن ہی ہمارا
مذکور سر کوچہ و برزن ہے ہمارا
یون دیدہ عنقا مین نشیمن ہی ہمارا
یہ خانہ صیاد یہ گلشن ہے ہمارا
کیون آنکہہ ملا اب نہی غلط ظن ہی ہمارا
گویا نہ گریبان ہی نہ دامن ہی ہمارا
ہم جی گئی اور شہر مین شیون ہی ہمارا

جب کام ہے اوس سے تو کہین جال بہی اوس سے
برسای ہین وہ تیر کہ تیر دن سی بہری خم

گو جان چکی ہین کہ وہ دشمن ہی ہمارا
کیا تمکو غم خستگی تن سے ہے ہمارا

اُمت مین ہین کس سرور کونین کی سالک
ہر قصر ارم مین پس مردن ہے ہمارا

کچہہ بہی جو روز حشر بڑہایا بجائیگا
قصہ تمام ہم سے سنایا بجائیگا

سو روز بازپرس اگر ہون تو کیا ہمین
پاس وفا سے حال دکہایا بجائیگا

سیلاب گریہ گہر کا ہی دشمن اگر تو ہو
کیا اوسکی دل مین ہی کہ بنایا بجائیگا

کہا بیٹہی تیری ہجر مین کہانیکی ہم قسم
اب کوئی داغ تازہ بہی کہایا بجائیگا

جانا تو بزم غیر مین ای ضعف سہل ہے
پر کوئی فتنہ مجہہ سی اوٹہایا بجائیگا

اضطراب شوق سے طلبئے وصال مین
کیا رنج ہجر ہے کہ اوٹہایا بجائیگا

لانا جواب نامہ کا اوس کوچہ سی محال
قاصد ارم مین جاکے پہر آیا بجائیگا

کبہی نہ حسرتون سی گرانبار اس قدر
ورنہ مجہی نظر سے گرایا بجائیگا

خط مین سلام لکہئی نہ مجہکو رقیب کا
یہ حرف رشک بار اوٹہایا بجائیگا

قاتل یہ جان لی ہمہ تن آرزو ہون مین
مارا اگر مجہے تو جلایا بجائیگا

واعظ ڈرا نہ شعلۂ نار جحیم سے
سوز درون نہین کہ بجہایا بجائیگا

اوس در پہ لاغری سی نہ آیا نظر تو کیا
یہ نقش پہلیون کا مٹایا بجائیگا

جاگے میرا نصیب توی نقصان نہین فلک
یہ فتنہ تو نہین کہ جگایا بجائیگا

ای چرخ کچہہ کمی شب غم مین کہ غیر کا
منصب نہین کہ تجہہ سی گہٹایا نجائیگا

سالک چراغ پردۂ فانوس کی طرح
سینہ مین داغ دل کو چہپایا نجائیگا

گرہ لب پہ جو مدعا ہوگیا
وہ دل مین میری آبلا ہوگیا

سمجھتی ہین وہ فرض اسکی شکست
میرا دل بہی عہد وفا ہوگیا

کہون کیا نہ دیکہین جو میری طرف
تغافل شریک حیا ہوگیا

وہ کرتی ہین سنکر ستم اور بہی
میرا نالہ شکر جفا ہوگیا

قیامت ہوئی اوسکی رفتار سی
یہ ہنگامہ ہنگامہ زا ہوگیا

بدونیک کا اونہ کیا اعتراض
جو چاہا کیا جو کیا ہوگیا

شب وصل ہونیکی ہی یہ دلیل
شب ہجر سی دن سوا ہوگیا

اثر سب کہیا اوسکی گفتار مین
میرا نالہ بہی نارسا ہوگیا

وہ صورت ہے دلکش کہ اس ظلم پر
زمانہ تیرا مبتلا ہوگیا

ملا دی جگر کو بہی دل مین خدا
کہ اب شوق حد سی سوا ہوگیا

غم و رنج و حرمان و اندوہ کو
میرا سینہ ملک بقا ہوگیا

محبت مین الزام کیا دلکو دون
یہ گمراہ تہا مجکو کیا ہوگیا

ہجوم بلا ہای ہجران نپوچہہ
تجہی کیا جو کچہہ ہوگیا ہوگیا

یہ تقوی جوانی مین سالک مگر

بڑی دقیمن پارسا ہوگیا

جذبۂ شوق سی نبجائگا رہبر اپنا
جاؤ بس بس نہ بتا جاؤ مجھی گھر اپنا

یہی جنگل ہی یہی پانون یہی راہرو ہی
یہی سودا ہی یہی کوہ یہی سر اپنا

کہوہی دن عمر کے آئینہ نبانی مین عبث
پہلی دل صاف کیا کیون نہ سکندر اپنا

راز دیتی نہین ہم دوست یا دشمن ہو
حال کہدیتی ہو تم غیر سے کیونکر اپنا

برش تیغ پہ کیا ناز ہے قاتل تجھکو
سخت جانی میری اکبہی لیگی جوہر اپنا

ایک میری ہی پریشانی قسمت لکھکر
تہ کیا کاتب تقدیر نے دفتر اپنا

راز دل گمشد کی بسکہ کسی پر نہ کھلا
خود کیا کرتی ہین افسوس ہم اکثر اپنا

رنج کی بات سی آتی ہی کدورت دلپر
آئینہ بہاپ سی ہوتا ہے مکدر اپنا

وہ نہ آتی تو مجھی پر کوئی بجلی گرتی
کچھہ دکہاتا تھا اثر آہ مقدر اپنا

یہ بہی عاشق ہی تجھی پر کہین ای دلبر
شل دشمن کی سی برگشتہ مقدر اپنا

جب وہ چلتے ہین تو ہر نقش قدم کہتا ہے
موہنہ دکہا مجکو نہ ای فتنۂ محشر اپنا

واہ کس شان سی سالک کو نکالا تمنے
خوش رہو ہم بہی لئی جاتے ہین بستر اپنا

انسان ہجوم پیشہ سی کیا ہو نہین سکتا
مجبور ہی اس سی کہ خدا ہو نہین سکتا

وہ عقدہ میری کام مین تقدیر نی ڈالا
جو ناخن تدبیر سے وا ہو نہین سکتا

دہشت سی کوئی نام ہی لیتا نہین ورنہ
اوس بزم مین کیا ذکر میرا ہو نہین سکتا

کیونکر ہو حریص ستم عشق کی سیری
غم رزق مقدر سے سوا ہو نہین سکتا

دل کیونکہ خدنگ نگہ ناز سے بچ جاے
یہ تیر قضا کا ہے خطا ہو نہین سکتا

تمکین سے نہ دیکھی جو کبھی آینہ جھک کر
وہ مرتکب شرم و حیا ہو نہین سکتا

ماتم زدہ کی ہاتھہ سی گھبرا نہ شب وصل
عادت ہی کہ سینہ سی جدا ہو نہین سکتا

کہنے پہ چلی دل کی عبث یہ بھی بجا نا
گمراہ کبھی راہ نما ہو نہین سکتا

ہی چال تیری باعث اسودگی خلق
خجلت کے سبب حشر بپا ہو نہین سکتا

یہ درد ہی تیرا کہ ہی جان سی شیرین
ہر درد مین ظالم یہ مزا ہو نہین سکتا

ای طایر جان شکوہ تکلیف قفس کیون
کیا تو قفس تن سے رہا ہو نہین سکتا

غیرت ہی جو کہین تو وہ کہتی ہین سر بزم
پروانہ سے جو کام ہوا ہو نہین سکتا

وہ غمزدہ بنتے ہین میری نعش پہ لیکن
دل خوش ہی کہ لب نوحہ سرا ہو نہین سکتا

مین اوس نگہ ناز کا محکوم ہون سالک
والبتہ احکام قضا ہو نہین سکتا

خیال گزری کہان کہان کا ارادہ ہو تمکو گر یہین کا
نہ کچھہ ٹھکانا میری گمان کا نہ کچھہ ٹھکانا میری یقین کا

نہ شوق مجکو ہی حور عین کا نہ پاس واعظ ہی اپنی دین کا
جو ذکر کرتا ہی ہین کا سنا نہ جھگڑا کہین کہین کا

خراب کیتی بتان نی خلقت یہین سے باقی ہین بچ جو حجت
سپہر گردش مین کر نہ جرأت کہ دور آیا ہے اب زمین کا

شہید ہونیکی یہ تمنا نہ دل سی نکلیگی دیکھہ لینا
اٹھا ہی خنجر وہ ہاتھہ مین کیا بار سنبھلی جب آستین کا

ہزار نالی زبان پہ لاتا ہزار محشر ابھی دکھاتا
شب جدائی اگر نہ آتا خیال اوس چشم سرمگین کا

نشان پای عدو نے مارا کہ تیری در پہ نہیں گوارا
جھکی جو سجدہ کو سر ہمارا ثنا یہین لکھا ہو جبین کا

کہون مطالب سب اپنی جی کی یہ شرط کیجی کہ ہان نہ کیجے
کہو نہین پہر اوسی طرح سے مجہی ہی سننا نہین نہین کا

جو پوچھی مجہسا ہی کوئی بد ظن کہو نہ احوال وصل دشمن
یہ ہمنے مانا کہ تم ہو ہر فن علاج کیا چشم سرمگین کا

ملیگی محشر مین داد کیا ادا ہی مطلب یہین ہو ہمین او رجہا
بیان پہلی ہی کیون کیا تہا تمہاری گیسوی عنبرین کا

بیان لطف عدو خفا ہی یہ تمسے سو بار کہدیا ہے
پہر اب کی سنو نہین رہا ہے ہمین بہی ضبط آہ آتشین کا

عجب ہے سالک بہی رند مشرب کہ چھوڑ بیٹھا ہی ملتین سب
نہ مانتا ہی کسیکا مذہب نہ ہی یہ پابند اپنی دین کا

موہنہ نہ کہلوا نہ تجاہل سی یہ کہہ کیا دیکہا
کیا کہین بزم مین دشمن کی جو دیکہا دیکہا

جسنی اوس برق تجلی کو سراپا دیکہا
کہہ سکا ہوش مین اگر نہ کبہی کیا دیکہا

وصل و ہجران ہی زمانہ کی تغیر پہ دلیل
یہ ہی کاشانہ گلستان ہی صحرا دیکہا

آپ ہی کی ہے یہ تصویر کہ بول اوٹھتی ہے
نقش ثانی کو بہی ہمنے تو نہ گویا دیکہا

عشق وہ شی ہی کہ الکن کو بناتا ہی کلیم
تمہی نقصان نہ کچہہ اس لکنت موسی دیکہا

یون ہی کرتا ہی دم نزع عیادت کوئی
تم ہی اچہی ہو کہ بیمار کو اچھا دیکہا

بخت سو جاتی ہین برسون مین اگر نیند آئی
دیکہنی کو نہ کبہی خواب زلیخا دیکہا

بس ہی عشق ہی تمسی کہ شب وصل کا حال
ہمنی دشمن کو سنا کر ہی شکیبا دیکہا

روکتا ہون مگر آنسو نہین تہمتے اب تک
تیری بیمار کا احوال کچہہ ایسا دیکہا

غم داد دون فلک سی نہین ملتا کچہہ بہی
غیر نے کیونکہ بہرا جام تمنا دیکہا

جان کہونے کے بہت کام تہ دسی کیئے
دیکہتی ہین میری حیرت کو وہ حیران ہوکر
جاتے ہین توبہ کو مسجد مین خدا خیر کری

دشمن جان کوئی اپنا سا نہ اپنا دیکہا
صورت آئینہ نبکر یہ تماشا دیکہا
رستہ مین در میخانہ اگر وا دیکہا

وہی رونا ہی وہی گریہ ہی سالک تجکو
تندرستی مین بہی ہمنے تو نہ اچہا دیکہا

دل محبت مکان ہی گویا
خاک مین مل چکی ہم اور اوسکو
میری آزار دہی کو وہ شوخ
کہولدی مونہہ خمونکی پیر مغان
پانون آگے نہ اوٹہہ دہا ٹسکے نسے
تیری تصویر کیون بول اوٹہے

آرزو کا جہان ہی گویا
آج تک بہی گمان ہی گویا
دوسرا آسمان ہی گویا
آج ہی امتحان ہی گویا
اوس گلی کا نشان ہی گویا
اسمین عاشق کی جان ہی گویا

تیرا چپ چپ یہ بیٹہنا سالک
ایک طرح کا بیان ہی گویا

میرا ہوشیا نہ اور اوہا جلا ہوا
مارا جو مجکو دوست نی دشمن کو دو نوید
ہنگام قتل دیکہہ تڑپتا ہوا چہوڑ
شور نشور سنکے عبث گور سی اوٹہا

بجہہ گئی ہے آگ تو بجلی کو کیا ہوا
مین کیون کہون کہ مفت مین میرا بہلا ہوا
ای تیغ یار دم سی ہون تیری لگا ہوا
سمجہا تہا مین کہ یہ کوئی فتنہ بپا ہوا

عاشق ہین اوسپہ شیخ سی کہتی ہین تونرل
کیا سیر سو بتادی کو ہی بتکدہ کی راہ

معلوم ناصحون کا مجھے مدعا ہوا
جاتا ہون راہ کعبی کی مین پوچھتا ہوا

سالک کو وحدسا ہی عذاب جحیم مین
یاد آگیا کوئی ستم اوسکا کہ کیا ہوا

جسقدر ضبط کیا اور ہمیے رونا آیا
یہ طبیعت نہین ائی کوئی دریا آیا

کام کیا جذب تمنای زلیخا آیا
کاروان ہی چہ یوسف ہی پہ ہوتا آیا

کوچہ یار مین اگر نہین جاتا کوئی
یہ وہ جا ہی کہ یہان جو کوئی آیا آیا

رات کیا جائیے کس طرح گذاری ہمنے
اپنی وعدہ پہ شب وعدہ تو اچھا آیا

اگئی آج وہ اغیار کے بہکانے مین
نہین معلوم برا وقت یہ کسکا آیا

کشش شوق نے مجبور کیا سو بار
مین تو وہان جاینگی ہر بار قسم کہا آیا

ہاتہہ دونو ہی سینہ سی ایکجا ہی جدا
مین چمن مین دل ناشاد کو بہلا آیا

دہان سی یہ شکل بنا ہی سوی آیا قاصد
مین نی جانا مجھی پیغام قضا کا آیا

ہمنی درپردہ ہی کی تیری برائی یہ ہی
شکر کہکر ہی رلب پر کوئی شکوا آیا

وعدۂ وصل پہ قسمین تو نہ کہا عہد شکن
باور آیا مجھے بس اور تو آیا آیا

کہا اوٹہا آج کہ اوس بت کو خدا لائی کہین
شکر ہی لب پہ میری نام خدا کا آیا

فتنی قدمون سی لگی رہتی ہین گویا ہر دم
آپ کیا آئی کہ ایک مجمع اعدا آیا

اشک آنکھون مین بہری لب پہ تقاضا ہین چاک
جو تماشی کو گیا وہان سی تماشا آیا

گریہ کو ضبط کیا رک نہ سکی نالے آہ
ٹکڑے ہو ہو کی میری مونہہ کو کلیجا آیا

جسنی دیکھا مجھی فریاد کنان وہان سالک
رحم کیا وہ برا جسکو ہی کہتا آیا

مجکو مستِ شراب ہوناتھا
محتسب کو کباب ہوناتھا

کی رسائی مگر کہان تاثیر
نالہ کو آفتاب ہوناتھا

خون دل بہ گیا تو کیا آخر
چشم کو کامیاب ہوناتھا

وہم تر دامنی کیا کیون شیخ
غرق موج شراب ہوناتھا

اب نہ ترک ادب ہوئی بس صاحب
ہولیا جو عتاب ہوناتھا

دل کی ناسور کی ٹپکنی مین
میری چشم پرآب ہوناتھا

یہ بھی تقدیر کا لکھا سالک
نامہ بر کو جواب ہوناتھا

رشک کلام باعث یاس خبر ہوا
پیدا بصد تلاش جواب نامہ بر ہوا

خط مین رقم جو عالم مژگان تر ہوا
طوفان کا گمان اونہین فقرہ پر ہوا

ہی دوش بار فرق وکمر ہی وبال دوش
یہ ناتوانیون سی نگون اپنا سر ہوا

ڈالا ہی کشمکش مین مجھی شوق و رشک نے
نادم بلاکے مین تجھی ای نامہ بر ہوا

خلقت کو یہ گمان ہی کہ خلوت عدو سے ہے
پردہ کو تم اوٹھادو کہ یہ پردہ در ہوا

حال تباہ آینہ ہے تیری حسن کا
بیہوش دیکھتے ہی مجھی چارہ گر ہوا

وہ بہی سمجہہ گئی کہ شب وصل ہو چکی | رنگ شکستہ اپنا دلیل سحر ہوا

سالک کو کر گیا ہو نہ وہ شوخ پائمال
ہنگامہ گرم کیا یہ سر رہگذر ہوا

ہی اوس سی ملتی ہی اندیشہ جان جانیکا | وگرنہ تہا مجہی کیا شوق دل لگانیکا
نہ لامکان سی گری نخل سدرہ پر بجلی | مجہی خیال ہی وہان آشیان بنانیکا
ہماری گہر مین قدم رکہی کیونکہ وہ بیمہر | جسی خیال مین بہی قصد ہو نہ آنیکا
وہ نور جس سے نظر آئی بن تیری دیکہے | ہماری آنکہہ مین ہرگز نہین سمانیکا

کہان سی لائی تم ایک خم بہرا ہوا سالک
تباو قفل تو توڑا نہین خزانیکا

شور نشور خواب عدم سی جگا گیا | کسکا خرام ناز یہ فتنہ اوٹہا گیا
ضبط فغان بہی راز کا پردہ اوٹہا گیا | میری خموشیون سی وہ مطلب کو پا گیا
اک بار میری سر سی جو اوڑ کر ہما گیا | بخت سیاہ سایہ فگن ہوکی چہا گیا
تہوڑی ہی دن ہوی تہی کہ اندوہ ہجر آ | یہان تک بڑہا کی عمر کی مدت گہٹا گیا
صیاد نی کہا تہا تجہی چہوڑ دینگے ہم | بازو کو آج توڑ گیا جی چہڑا گیا
عاشق مزاجی اپنی یہ کچہہ اونکا حسن وہ | گذرا نظر سی جلوہ کہ دل مین سما گیا
کہتا ہی جوش یاس دعا سی حصول کیا | تقدیر کا لکہا تو سہی پر نبا گیا
اوسکی نگاہ تہی کوئی آفت تہی قہر تہا | کیا تہا الٰہی سینہ مین اک تیر سا گیا

پہلا سا نور چشم بصیرت مین اب کہان
دل کیا گیا کہ ساغر گیتی نما گیا

کیفیت جواب نہ پوچہو کہ نامہ بر
بدلے جواب کے بہی صورت دکہا گیا

ساقی نی کیا دکہا دئی خالی خم و سبو
پیمانہ حیات ہی گویا بہرا گیا

دود فغان ہی باعث آسایش جہان
اب آسمان سی خوف نزول بلا گیا

اہل دیار عشق کی اوٹہی سمجہہ تو دیکہہ
جاتا ہی جبکہ دل تو یہ کہتی ہین آ گیا

اب دیکہئی زمین پہ ہون کیا آفتین بپا
انداز چرخ پیر تمہارے سے اوڑا گیا

سالک نکل کی میکدے سی آ گئی کدہر
ساغر کو پہینکو ہاتہ سے باز آ گیا

گمان مجہپر ہی اوسکو دادخواہی سی شکایت کا
قیامت ہے گیا حقمین مری آنا قیامت کا

وہ ایک جلوہ دکہا کر چلدئی کبکی مگر اب تک
نظر نی سامنی رکہا ہی نقشہ اونکی صورت کا

عجب کیا ہے بہا دے گر خس و خاشاک عصیان کو
ہوا ہی موج زن دریا مرے اشک ندامت کا

پسند اللہ کو کیا جانی کیا آجاے ای زاہد
کبہی شرم گنہ تجکو تکبر ہی عبادت کا

ہم اونکو دیکہکر ہوتی ہین یہانتک محو نظارہ
بہری محفل مین بہی ہمکو مزا آتا ہی خلوت کا

اوتر جای گلی پر رکہتی ہی یون خنجر قاتل
اثر ہی یہ ہماری جذبۂ شوق شہادت کا

عدم سی کیون چلی آتی خراب آباد دنیا مین
ازل مین گر دکہا دیتی نوشتہ ہمکو قسمت کا

اسی سی تیرگی بخت سیہ کی ہوگئی روشن
کہ یہ باعث ہوا ہے ظلمت شبہاے فرقت کا

بنایا ہی کرم کو بہی غضب دشمن کی دشمنی نی
ستم کرتی ہین وہ جب جوش آتا ہی محبت کا

زمانہ رفتہ رفتہ آگیا چشم تصور مین — مزا جاتا رہا سارا ہمارے کنج عزلت کا

لہو پانی کیا رو رو کے تمنے ایکدم مین سالک
شاقی ہو کہین گریہ سی لکھا اپنی قسمت کا

غمسی بہاری ہی رہا قبر مین بہی دل میرا — نہ کہلا بار پہنچکر سر منزل میرا
تمسی کس طرح کہلی عقدہ مشکل میرا — کچہہ سر انگشت خابستہ نہین دل میرا
دل نعل مین نظر آتا نہین ایک مدت سے — کہون کس مونہہ سی کہ رکہتی نہین تم دل میرا
جانکر رشتہ چلی وہ میری شامت دیکہو — آپ کہتا ہون کہ جاتا ہی یہ قاتل میرا
مین کرون نالہ اور آفت نہو برپا کیا خوب — دیکہہ لین آپ ابہی دعوی باطل میرا
کس ستمگر سے ہی امید حصول مطلب — نہین اندیشہ تحصیل مین حاصل میرا
کیون نہ اغیار کی گردن پہ پہر چلنا دشوار — یہ بہی کیا حلق ہی ای خنجر قاتل میرا
سب خبردار ہوئی رنج قفس سی صیاد — شور سن سن کی گلستان مین عنادل میرا
نیند اوڑنی سی ترہا لطف شب وصل عدو — ہای پہنچا ہی کہان شور سلاسل میرا
کیون میری گریہ کا رونا ہی تجہی ای ناصح — چشم خونبار ہی میری جگر و دل میرا

زورق انداز ہون اوس بحر مین سالک حسین
نام ہرگز نہین لیتا لب ساحل میرا

چرخ کو دیسم سکون ہی پس مردن کیسا — خاک مین گہر کو ملایا ہی تو مدفن کیسا
یہ بہی تیر نگہ ناز کی تاثیر سے ہی کیا — ٹپر گیا آپ کی دروازہ مین روزن کیسا

بھڑک اوٹھا ہی کوئی داغ نہان کیا دلمین
آج جل بجہی کو یہ خانہ ہی روشن کیسا

ثردۂ نزع میرا غیر سی شبکو سنکر
صبح کو پوچہتی ہین آج ہی شیون کیسا

ہمسی مجروح دل افگار کہان دیکہی ہین
حیرتی نبکی رہا دیدہ سوزن کیسا

زخم دی دیکی نمک سیر دل ہی چہرکا جسنی
پہر ہی اوس سی گلہ خستگی تن کیسا

سخت جانیکا ہمین بہی ہی نہایت دعوا
دیکہین قاتل کی ہی شمشیر کا آہن کیسا

ایک ہم ہین کہ جسی دوست نبایا نہ نبا
ایک دنیا سی ملا رہتا ہی دشمن کیسا

جنسی بی پردہ ملا تو نہ کبہی رشک قمر
داغ لیجائین گی دل مین پس مردن کیسا

ہم نہ کہتی تہی کہ بازآو ستم سی اب بہی
اب ہی یہ شکوۂ آہ شرر افگن کیسا

بات کی اس سی کہ سو نالہ سوزان سی کہنچے
سالک تفتہ درون بہی ہی جلائین کیسا

یہ کیا لطف شور فغان رہگیا
زمین رہگئی آسمان رہگیا

ابہی نامہ برکو روانہ کیا
ابہی کہہ رہا ہون کہان رہگیا

تیری لطف نے کی یہان تک کمی
جو پہلی یقین تہا گمان رہگیا

ملی خاک مین یون کہ مشہور ہی
مٹی یون کہ نام و نشان رہگیا

وہی گردشین ہین وہی چال ہی
ستم کو نا آسمان رہگیا

رہی آشنائی فقط نام کی
وہ نام آشنای زبان رہگیا

مین وا ماندہ اور کہہ رہا ہی جرس
رہا جو پس کاروان رہگیا

میرا نالہ برق جہان سوز ہی — اگر یون ہی آتش فشان رہ گیا
بہت دور پہنچین نگاہین دلے — وہ پردے مین اب بھی نہان رہ گیا

یہ کاہل ہون سالک غم ہجر سے
وہین کا رہا مین جہان رہ گیا

یہ نالہ شکوہ جسپر شعلہ زن تھا — سحر دیکھا تو وہ بیت الحزن تھا
جواب اوس سی لیا کل مدعا کا — ہمارا ہی یہ اعجاز سخن تھا
شب وعدہ تڑپ کر ہمنی کاٹی — یہی پیمان ای پیمان شکن تھا
او کھیرون دم مین شارستان خسرو — جو یون ہی مرگیا وہ کوہکن تھا
کبھی رہتی تھے ہم بھی اوس گلی مین — کبھی جنت بھی آدم کا وطن تھا
کرونگا تنگ اگر ابکے وہ آہ — کہین کے لوگ یہان چرخ کہن تھا
نہ پوچھو رخصت جانان کی ساعت — شب اندوہ تھی روز محن تھا
کہان تم اور کہان اغیار سچ ہے — نہ غصہ ہو یہ میرا سوء ظن تھا

نہ مرتا کس طرح فرہاد سالک
فلک پہنے لباس پیرزن تھا

کب عکس زیر رخ دلبر نہین ہوتا — طالع مین کب آئینہ سکندر نہین ہوتا
مرنی مین بھی مختار نہین عاشق مجبور — سم بھی تو ضرورت پہ میسر نہین ہوتا
سو بار کیا ہی دل بیتاب نی جھوٹا — آجاتی ہین جب وہ تو یہ مضطر نہین ہوتا

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY HYDERABAD

کیا شی ہی محبت ہی کہ عمل کرتی ہی خبر کو
آنسو کب ان آنکھون مین سمندر نہین ہوتا

کہلاتی ہو کیون وعدہ فراموش جہان مین
آجاؤ کہ مین آپ مین اکثر نہین ہوتا

کیا دوست کہ یوسف کی زمانہ سی ہی ثابت
دنیا مین برادر ہے برادر نہین ہوتا

ای بحر گنہ جوش سی کیا فایدہ آخر
ایک تار ہی دامن کا میرا تر نہین ہوتا

میخانۂ توحید کی سرمست ہین جو لوگ
وہان رہتی ہین جب بزم مین ساغر نہین ہوتا

کہا ہین نہ غم ہجر اگر ہم تو کرین کیا
معدوم کبھی رزق مقدر نہین ہوتا

گویا کہ وہ ہوتی ہی نہین انجمن آرا
جس بزم مین ہنگامہ محشر نہین ہوتا

جب کام پڑا ہی مجھی تسلیم و رضا سے
پھر چرخ ستمگر ہی ستمگر نہین ہوتا

سالک کوئی تدبیر محبت مین نہی کیا
تقدیر کا لکھا ہے تو اکثر نہین ہوتا

سر غیر اور ہاتھ قاتل کا
کیون نہ بسمل ہون رشک بسمل کا

ماجرا اس سے جان بے دل کا
کہ تلاشی ہون زہر قاتل کا

مین کشمکش نہون تو حال کہے
غیر کے ادعای باطل کا

غرق ہونیکو جاتا ہون نجات
ورنہ لینا ہی سہل ساحل کا

دیدۂ حسرت رہا ہی ہے
حلقہ حلقہ میری سلاسل کا

تیغ ہی کھنچی وہان نزاکت سے
دم یہان کھچ رہا ہی بسمل کا

راہ گم کردہ ہون چلون تنہا
بُعد ہوتا ہی مجھسی منزل کا

جسپہ گرتی ہی وہ برق نگاہ — وہی خرمن ہی مرے حاصل کا

طبع دقت پسند ہی اونکی — جو میرا کام ہی سو مشکل کا

تیز چلتی ہی سخت جانون پہ — دم نہ چڑہ جای تیغ قاتل کا

ضعف مین خط لکھون وا سے شوق — تو مددگار ہو انامل کا

جسطرف جاے ناقہ لیلی — چشم مجنون گذر ہی محمل کا

کیون انا الحق سے ڈر ہی سالک — کون پرسان ہی حق و باطل کا

مجہپر احسان ہی جیب بدل کا — ہاتہہ اوچہا پڑا نہ قاتل کا

مانع شور نالہ سے ناصح — خاموشی ہی جواب سائل کا

غیر سے بیوفا تیرا کہلنا — ہوگیا عقدہ میری مشکل کا

مرچکا تمپہ کیون ہون طالب مرگ — رنج تحصیل کیون ہے حاصل کا

غیر پر کیون حوالہ کرتے ہو — تمسی کہتا ہون ماجرا دل کا

قیس ہی کی ہی کثرت نظارہ — کہل گیا آج پردہ محمل کا

نظر آتا ہی سب کچہہ اور ہی ہیچ — محو حیرت ہون نقش باطل کا

شہدا کی سلئے ہی عمر ابد — دم شمشیر دم ہی بسمل کا

ہوچکی حشر ہی کہ باقی ہی — ایک ارمان ہے یہ میری دل کا

آشنا بحر عشق مین ہون اوسے — قصد ہی مثل موج ساحل کا

سیر اچلنا ہی ضعف مین چلنا
ناتوانان پای در گل کا

بیٹھی چلتے ہین ہر دان عدم
ہر نفس مین ہی لطف منزل کا

نالہ آہین گداز سے میرا
ڈر جنون مین نہین سلاسل کا

کہتی ہین ہر کمال کو ہی زوال
مجکو رونا ہی مہ کامل کا

رہگیا قیس دشت مین سالک
ساتھ تہا ہی ایک منزل کا

عمر بہر تیری گلی سے نہین باہر ہونا
خاک ہونا اگر اس خاک مین ملکر ہونا

کہیل ہر بات مین ہی فتنہ محشر ہونا
اور اہی سیکہتے مین آپ ستمگر ہونا

اوسنی جانا شب ہجران کی بیان کو مضمون
ہوگیا قہر میری حق مین سخنور ہونا

تم اگر در پہ جگہہ دو تو زمانہ آجاے
کسکو منظور نہین آج سکندر ہونا

میری کوچہ سی گذر جای عدو دیکہون تو
یہ بہی سمجہا ہی اگر دل مین تیری گہر ہونا

تیری بیمار غم ہجر کا احوال ہی یہ
کہ تصور مین عدو کی نہین بدتر ہونا

عجز ہی تہا کہ سلیمان کو ثمر پایا یہان تک
ورنہ ایک مور کا مشکل ہی سخر ہونا

ہمسی پوچہا ہی اگر داور محشر احوال
چاہئی حشر کئی روز مقرر ہونا

تجہسی بیرحم یہ کیونکر کوی شیدا ہوجای
ظالم آسان نہین برگشتہ مقدر ہونا

نامہ شہپر کی جگہہ کام دی ای ہمت شوق
چاہئی قوت بازو سے کبوتر ہونا

عشق کس دشت خطرناک مین لایا کہ جہان
اپنی رہبر کا مجہی چاہئی رہبر ہونا

آپ آجائین مجھی چین نہوگا یہ نہی
لطف دشوار ہی حسرت کی برابر ہونا

صبر سی سہل گذر جائینگی دن ہجران کی
سو اک انسان کو لازم نہین مضطر ہونا

ہزار وعدہ کئی ہین تمہنی کبہی کہ وفا کرنا
چلو اوسی پر جو عہد کہدین کہین ہمارا کہا نکرنا

اگر سنتی ہون بات میری تو صبر آجائے جیکی میری
ستم ہی اونکا خموش رہنا غضب ہے سنکر سنا نکرنا

خوشی ہی انکو چیتا ہون مگر مین کہنی کو بات اپنی
کہون یہ اونسی بعد مردن تم آکی ماتم میرا نکرنا

وہ جا مین عشق و ہوس کی جب تک حیات دشمن کی ہی غنیمت
بگڑ گئی اس سی تیغ اپنی کہ غارت اوسکو خدا نکرنا

سبب مرض کا تیری عادت یہان دید و الم کی خوگر
یہی سمجہنا دوا ہمارے کہ چارہ ساز و دوا نکرنا

اگر ہی نا تواب ہی اور تنگ اگر وہ کچہہ رین ہم
کہ جسکو سنکر کہی ہمانہ کیا جو اوسنی جو تہا نکرنا

یہ ایک مرگ کی ہی توقع مٹانا دنیا الہی اسکو
اگر ہی منظور پاس اوسکا ظہور روز جزا نکرنا

ہمین تجہی مرنا ہی آخر اکدن تمہاری سر سوکی قسم نکلی
ستا ہی جانا تمہین قسم ہی کمی نکرنا خطا نکرنا

تبا رہی مین فلک کو دشمن وہ منتقم ہی کہی جو جاہی
اوٹہی ہوی ہین جو ہاتہ اپنی تصور اوسکو دعا نکرنا

کہین عدو کی بریان کیا ملی ہو اوس سی ملو ولیکن
جتا ہی دیتی ہین اسلئی ہم کہ ہمسی اگر گلا نکرنا

لبون پہ رہنا کہ جب تک امید مدد اوسکی ہی تجکو باقی
کرے نہ وعدہ وفا اگر وہ تو مجہسی آ جان فدا نکرنا

مین اپنا سا حال دشمن ملی نہ دو رنج بلا اوسکو
نہ نکلی جب تک حسرت اپنی الہی محشر بپا نکرنا

حیا کا پردہ ہی ورنہ تم ہوی پشیمان جبکہ دشمن
نہین ہو فکر مصلحت مین تمہی ملکر حیا نکرنا

سہینگی جو کچہہ پڑیگی ہم پر بلا مین پہنستی ہو کیسی تم

اگر ہے منظور خیر سالک تو ہمہ ذکر اونسی میسر انکو نا

دم دیکھ تیرا عاشق ناشاد رہگیا — جو اب بھی کوئی ای ستم ایجاد رہگیا

مٹ جائیگا خیال ارم ایک روز مین — تیری گلی مین آکے جو شداد رہگیا

تاب و توان کی ساتھ ہی جاتا تو خوب تھا — بیتاب رہنی کو دل ناشاد رہگیا

خوبی دروغ مصلحت آمیز کی ہی سب — بدنام ایک تیشۂ فرہاد رہگیا

ای کاش بھولتا کہ وہی ہی سبب غم — جو لطف بزم یار سب مجھے یاد رہگیا

دم بھر کو آگیا ہے خیال وفا اوسے — کیون چھٹتے چھٹتے خنجر جلاد رہگیا

ای نالہ پایمال ستم ہم تو ہو گئے — تو ڈھونڈتا ہی چرخ کی بنیاد رہگیا

سالک وہ اہل دل ہین کرینگی وفا ضرور
وعدہ کیا ہوا جو کوئی یاد رہگیا

نہ پوچھو کہ نظرون سی گزرا ہی کیا کیا — ان آنکھون نی کیا جانی دیکھا ہی کیا کیا

شب وصل کہتے نہین حال دشمن — وہ بی پردہ ہین اور پردہ ہی کیا کیا

خوشی سی نہ کچھ کہہ سکون گا قسم لو — اگر پوچھیے گا تمنا ہی کیا کیا

زبان تھک گئی جسکی شکر جفا مین — وفا کا میری اوسکو شکوا ہی کیا کیا

رہین یون ہی گر وصل کی گفتگو مین — شب ہجر ہی عشرت افزا ہی کیا کیا

میری جان اٹکی ہوی ہے کسی مین — اجل کا الٰہی تقاضا ہی کیا کیا

کہان تک کئی جاون تکرار احوال — جو تم سن چکی ہو تو بیجا ہی کیا کیا

تماشا گہ دہر مین سیر کیسے
تماشائی خود تماشا ہی کیا کیا

ہزارون تمنائین اور ایک دل ہے
چمن سے میری دیکہہ اوگتا ہی کیا کیا

بہت کاسۂ سر گئے ہمسے رندی
مگر سر مین اتبک بہی سودا ہی کیا کیا

خبر کیا ہی اسرار قدرت کی سالک
کہ پوشیدہ کیا کیا ہی پیدا ہی کیا کیا

سودا جو ستانی کا ہی سر مین رہیگا
تا حشر فلک آپ بہی چکر مین رہیگا

ایک زلزلہ ہر وقت جب اس گہر مین رہیگا
دہ کیونکہ ہمارے دل مضطر مین رہیگا

کہتی ہین فلک کی ہی فنا حشر کو نالہ
کیا تو بہی اسی گنبد بیدر مین رہیگا

جائیگا تصور تیری مژگان کا نہ دل سے
یہ بال ہمیشہ میری ساغر مین رہیگا

کہتا ہی شب وعدہ یہ مجہسی دل بیتاب
کانٹا کوئی اس گل کی عوض مین رہیگا

دیکہیگا میرا گریہ جو طوفان گذشتہ
کشتی کی طرح آپ بہی چکر مین رہیگا

پامال کیا ہمکو نہ تو نے تو ہوا کیا
مر کر بہی دم اپنا تیری ٹہوکر مین رہیگا

عاشق کو تو ہنگامہ ہی درکار کہین ہو
جائیگا تیری در سی تو محشر مین رہیگا

قاتل مجہی کیون قتل کیا جرم وفا پر
اس خون کا دہبا تیری خنجر مین رہیگا

ای پیر مغان مجکو نہ بیہوش سمجہنا
قطرہ کوئی جب تک خم و ساغر مین رہیگا

یاد آئیگی سالک کی ہی آشفتہ مزاجی
چرچا میری مرجانیکا اکثر مین رہیگا

غیر یون اوس سی میری بعد گلا کرتا تھا
وہ ستم سہنی مین کیا جانی کیا کرتا تھا

طول سا طول ہی ای کاتب تقدیر مگر
آج تک تیرا نوشتہ ہی لکھا کرتا تھا

شکوہ سنج آپ کیا جبر تہو نکا دیکر
ورنہ راضی تہی ہم اوسمین جو خدا کرتا تھا

کیا کہون کچھ دل وابستہ کا احوال نہ پوچھ
شکوہ وا کوئی تیری بند قبا کرتا تھا

کیا عجب گزری بات مین پہلی تاثیر
بہولکر آج عدو ذکر میرا کرتا تھا

وہی مین جوان وہی بیچارگی و نشطاوی
تیری حسرت عبث ای روز جزا کرتا تھا

مین کرون شکوہ تو غیر اونکو سنای قصی
تا وہ سمجھین کہ یہ پہلی سی ہوا کرتا تھا

مجھ سی ہی پوچھتی مین ذرا اوٹھا کر ہی
کس تجاہل سی کہ یہان کون ہا کرتا تھا

کم نہین زندگی خضر سی جیسے نام نکو
کیون سکندر ہوس آب بقا کرتا تھا

مقتل اس ضعف مین یون جی ہی زنگین لیکن
قتل کی نام سی کچھ خون بڑہا کرتا تھا

نہین ایکبار ہی اب سنی کی طاقت دلمین
پہلی سو بار تیرا نام لیا کرتا تھا

غیر کی بخشش لب پر گران ہی وہ شوخ
جو میرا قصہ غم روز سنا کرتا تھا

خوگر ظلم ہوا ہون تو بظاہر ہے کرم
ورنہ کچھ چرخ سی بڑہکر وہ جفا کرتا تھا

دیکھنی جاون اونہین انجمن غیر مین کیا
وہی جلوہ ہی جو آنکھون مین ہا کرتا تھا

ہوگئی نزع مین اب میری زبان بند تو کیا
پہلی مین پاس سی کس روز دعا کرتا تھا

جان یون سہل دہی فرہاد نی عاشق ہوکر
پہلی اقبال ہی اللہ عطا کرتا تھا

تہا وہ سالک کہ در کعبہ پر ایک بیتارہ

سر جھکائے ہوئے روتا تھا دعا کرتا تھا

بتون کی بزم کہ کوتی نہین جہان اپنا
خدا کو کرکی چلا ہون نگاہبان اپنا

پسند ہجر مین کیون ہی زیان جان اپنا
کہ ہم عدو کو بناتی ہین رازدان اپنا

جو ہم صفیر سنین کچھ بھی سرگذشت میری
کوئی چمن مین بنای نہ آشیان اپنا

یہ ضبط راز ہی یا رعب حسن ہی کیا ہی
وہ پوچھین اور نہو مجھسی کچھ بیان اپنا

زمین کوچۂ جانان ہی آسمان بلا
ذرا سمجھ کی بنا گھر رقیب وہان اپنا

حقیقت اپنی ہون بھولا ہوا کہ مدت سی
میری نظر مین نہین جسم ناتوان اپنا

ندامت اسکو ہو کیا سنکی اپنی جور و ستم
جو بار بار کری فخر سی بیان اپنا

گری ہین چشم خلائق سی خاک ہوکر ہم
ستم سی تم نی کیا کس طرح جہان اپنا

یہ نہ سپہر نہون سنگ درہ اگر اسنپی
تو کیا بتائین کہ منظر ہی کہان اپنا

رقیب کھالے اگر زہر جاننا عاشق
تم ایک شب تو کرو ہمکو میہمان اپنا

لگا ہی بیٹھی ہو بستر مگر کہین سالک
سمجھ لیا در دلدار کو مکان اپنا

جوش ہی دلسی لبون تک نالۂ پرشور کا
پھر میری سینہ مین ماتم ہی دل مغفور کا

کیا بیان ہو اوس شبستان سراسر نور کا
چھپ گیا جسمین چراغ صبحگاہی طور کا

شرم سی گردن نہین خم بار عصیان دیکھیے
بوجھ پڑتا ہی تو جھک جاتا ہی سر مزدور کا

خوگر اندوہ ہجران ہون شب عشرت مجھی
غم سی بہلانا پڑا ہی خاطر مسرور کا

چادر گل قبر پر ہی پہول بستر پر نہین
ہی شب مہتاب مین عالم چراغ گور کا

پڑ گیا جو زخم آنکہون کی طرح بہنی لگا
مل سکی دل مین تپا کیا اوس ناسور کا

می ملاؤن کچہہ سیاہی دوڑ نیکی واسطی
وصف لکہنا ہی کسیکی نرگس مخمور کا

تاری آتی ہین نظر روز سیاہ ہجر مین
تیرہ روزی رنگ لائی ہی شب دیجور کا

ہاتہہ آجا ہی جو مجکو تیرگی ظلمات کی
چاند سمجہون اوسکو مین اپنی شب دیجور کا

کوئی جانان سی نکل کر اسطرح آتی ہین ہم
جسطرح کوئی تہکا آئی کہین سی دور کا

خود نہین آتی دکہاتی ہین عدو کو دور سے
وہ جنازہ جا رہا ہی سالک مہجور کا

کام آگیا جنون ہی عشاق خستہ تن کا
ہر زخم پر ہی پہاہا اپنی ہی پیرہن کا

باعث ہی لا کہ غم کا موجب ہی صد محن کا
ہی ٹہہر یا در ہنا لطف اوسکی انجمن کا

تیغوں پہ تیغ کہائی تیروں پہ تیر برسے
اب امتیاز کیا ہی زخم نو و کہن کا

کیا ہو غم اسیری نظروں مین ہی گلستان
بہہ ہی قفس مین پوچہو عالم چمن چمن کا

خوش خوش وہ سن ہی ہین تنگی دل کا اسکو
گویا کہ کہہ رہا ہون وصف اوسکی ہی دہن کا

اب جابجا سی شق ہی سنگ مزار اپنا
آخر ہوا نہ ہمسی ضبط آہ شعلہ زن کا

نکلا ہون جسطرح سی ہی دلپہ نقش ورنہ
غربت مین یاد آنا دشوار تہا وطن کا

جوش جنون ہی یارب یا فرط ضعف سے یہ
جو تار رہگیا ہی ایک بار ہی بدن کا

مطلب ہی مدعا ہی گویا میرا نکلنا
ہون انجمن مین تیری محسود انجمن کا

بیکاری جنون مین ہو شغل ہی بلا سے
رتبہ گہٹا سکے ہی الو کا م کہ کون کا

کوی تبان مین جانا یون بار بار کیا ہی
اپنی جگہہ پہ سالک ٹہہری لاکہہ من کا

یون بہی ہوتی ہین خوار کیا کہنا
ای دل ہرزہ کار کیا کہنا

بزم دشمن کا سن رہے ہو حال
پہر ہی آنکہین ہین چار کیا کہنا

دیکے سو طرح سے مجہے آزار
ہین وہ بیمار دار کیا کہنا

ہوسے مہمان غیر وہ کب کے
مین ہون اور انتظار کیا کہنا

شوق بیکار وصال مین بہی رہا
واہ اے اضطرار کیا کہنا

ای وفا خو لگا دی اوسنے
ستم آموزگار کیا کہنا

آسمان کتنی دور ہے اے آہ
تو ہے عنقا شکار کیا کہنا

کر لئے سینکڑون ہی اپنی سے
چشم بیمار یار کیا کہنا

مجکو اغواے غیر سے مارا
اب ہوے شرمسار کیا کہنا

تجہپہ مرکر ہی ہم نہین مرتے
عیسی روزگار کیا کہنا

روز محشر کی صبح اول سے ہے
ای شب انتظار کیا کہنا

ہاتہہ جب تک مرکے نہ قاتل کا
لب پہ ہے بار بار کیا کہنا

قطع امید زندگانے کی
واہ شمشیر یار کیا کہنا

ضبط اوس بزم مین گئے نالے
صبر پر اختیار کیا کہنا

بنگیا نامہ ایک دفتر شوق / پہر بہی ہے اختصار کیا کہنا

مین اگر کوہکن تبون تو اسے / بول اوٹہے کوہسار کیا کہنا

دم مین اوس کوسی نکلی دم مین گئے / سالک ہرزہ کار کیا کہنا

کیا پوچھتی ہو حال شب انتظار کا / وعدہ اور آپ جیسی تغافل شعار کا

آہ زمانہ سوز کو مانع ہی یون وہ شوخ / گویا شریک ظلم مین ہی روزگار کا

ہی خود شکست عہد سی نفرت اونہین مگر / دل توڑنا پسند ہی امیدوار کا

شوق ستم ہی یہ کہ میری دیکھتی ہین راہ / مجہہ سی زیادہ اونکو ہی رنج انتظار کا

نعش رقیب پر وہ بہانی لگی سرشک / آنسو کہین تہما ہی میری چشم زار کا

تم ہی کہو کہ کیونکہ سہون طعنہ ہای غیر / یہ بہی ستم ہی کیا فلک بد شعار کا

کہتا ہون بر ملا یہ سنون کان کہول کر / نالہ نہین ہی آج میری اختیار کا

کیون آنکہہ کہولئی کہ جہان دیدنی نہین / پر کیا کرین کہ سامنی جلوہ ہی یار کا

دشمن سی کہنی بیٹہہ گیا ہای راز دل / پہر پوچھتی ہو حال میری اضطرار کا

گو ابتدای عشق مین سو حشر ہو چکے / کہٹکا مگر ہنوز ہے انجام کار کا

میری خموشیو نپہ کسی نی نظر نہ کی / گویا چراغ روز ہون مین رہگذار کا

دکان میفروش پہ سالک پڑا رہا / اچہا گذر گیا رمضان بادہ خوار کا

بیہوش و بیخود اپنی طرح کونسا نہ تہا — آج اوسکی بزم ناز مین جز کوئی تہا نہ تہا

محشر مین اوسکو دیکہہ کی یون خلق ہی خموش — گویا کہ کوئی طالب روز جزا نہ تہا

تدبیر کیونکہ عقدۂ تقدیر کہولتی — ناخن نہ تہا عدو کا وہ بند قبا نہ تہا

کیا محتسب کو رند لگا لاے راہ پر — یون میکدہ کبہی رمضان مین کہلا نہ تہا

تم غیر کے ہوی تو رہا کیا جہان مین — گویا ہماری واسطے کچہہ بہی بنا نہ تہا

بیٹہی ہوی تہی ضبط سے لئے گریہ اقربا — تم آگئے وگرنہ یہان کچہہ رہا نہ تہا

کیون میری خواریون سی ہوئین انکی شہرتین — گہٹنا میرا جو باعث نشو و نما نہ تہا

کرتا نہین ہی کیا دل بے مدعا ثبوت — کیونکر کہون کہ ساغر گیتی نما نہ تہا

فرہاد مر کے عشق کو دہبا لگا گیا — کچہہ خودکشی طریقۂ اہل وفا نہ تہا

یوسف ہو تم تو میرے گرفتار ہو رہو — ورنہ کہین گی لوگ کہ دعوی بجا نہ تہا

سالک جفای یار کی ہر دم شکایتین
بیصبر تیری واسطے روز جزا نہ تہا

تہا چین رات کو مجہی بہیریا نہ تہا — تجکو تو پاس عہد کا اپنی ذرا نہ تہا

گویا کہ ایک خراش جبین کا بہانہ تہا — دست جنون سی کم مجہی دست دعا نہ تہا

واعظ نی آج قایل جف القلم کیا — مین شکوہ سنج کارکنان قضا نہ تہا

شوق جواب مین یونہین قاصد کو خط دیا — لکہا ہنوز ہمنے کوئی مدعا نہ تہا

اب دل کہان کرم ہی کرو تم تو قہر ہے — وہ دن گئے کہ مجکو جفا کا گلا نہ تہا

ہم حشر مین چلی گئی بجوف اسطرح ۔۔۔ گویا یہ فتنہ اوسکا اوٹھایا ہوا نہ تھا
غم کہانیکی رہی نہین جب جیے تو مر گئے ۔۔۔ گویا کہ یہ تھا یہ رزق مقدر سوا نہ تھا
کیون غیر کے کہی پہ گئی خیر ہی تمہین ۔۔۔ مین شکوہ سی کبھی نہوا آشنا نہ تھا
جو فتنہ آسمان سی گرا مجھپہ آ گرا ۔۔۔ جو تیر اس کمان سی چھوٹا خطا نہ تھا

سالک یہ قدرت اونکو ہی ایجاد ظلم مین
وہ رنج دیتے ہین جو ازل مین ملا نہ تھا

توڑا ہی بت بیمہر مجھی پر ہی جفا کا ۔۔۔ دنیا مین کوئی اور بہی بندہ ہی خدا کا
چھوڑا نہ گران جان محبت نی تیری دم ۔۔۔ سو بار پہرا خون مین پر تیر قضا کا
رکھتی ہین یہ بت شرم کی پردہ مین تغافل ۔۔۔ الہام کی رکھتا ہی صفت لفظ حیا کا
ہی پہلوی چپ مین تو سمجھ کیون نہوا دل ۔۔۔ کیا عشق مین شکوہ دل اندوہ فزا کا
پہولون مین بسا لاتی ہی اون نرم سی کیا ۔۔۔ دیکھا نہ کبھی تار بہی دامان صبا کا
لائی اثر شوق اوسی یون میری گھر مین ۔۔۔ دروازی ہی سی ہاتھہ مین ہو بند قبا کا
آجائنگی یہان ہوتے سحر ہوتی ہی ہوتے ۔۔۔ پائینگے شب غم مین نہ ہم وقت دعا کا
اوس بت کی برابر نہ سنونگا نسونگا ۔۔۔ زاہد تجھی کچھ خبر ہے نام خدا کا
سر پیٹے لیا جب تیری کوچہ مین نہ پہنچا ۔۔۔ قدمون کی عوض ہاتھہ چلا راہنما کا
کیا روز کہ فرقت مین نہ پہنچائی سر مرگ ۔۔۔ کیا شب کی درازی مین نہو روز جزا کا

پوچھو جو زمین کی تو کہی عرش کی سالک

دیکھا تو عجب رنگ ہی اوس مرد خدا کا

پردہ ابھی اوٹھہ جای اگر غیر خدا کا
ہر سمت بپا شور ہو موسی صفتا کا

بخشین تیری عاشق جو اثر آہ رسا کا
موسی سے کے لئی اور سہارا ہو عصا کا

جل جای اگر اوسکی ضعیفونکی فغان سے
شہپر ہو قوی اور ہی مرغان ہوا کا

مرتے نہین اس راہ مین جان دیکی اگر عمر
کیون زندہ جاوید لقب ہی شہدا کا

سوتی ہوی چونکے نہ کبھی راہ عدم کے
گو چار طرف شور ہی آواز درا کا

ہی ایک ضیا دیدہ توحید نگر مین
ہوتا نہین یہ آینہ محتاج جلا کا

اندوہ علایق سی چہٹے عشق مین تیرے
اس درد نی بخشا ہی اثر ہمکو دوا کا

بہولین جو تیری راہ تو پہر کون بتائے
یہان نقش قدم تک بہی نہین راہنما کا

تعمیم ہی خاص ایک ہی دن کے لیے منظور
کیون موسی عمران کو ہو دیدار خدا کا

سالک بھی تعلیم ہو لام و الف ہی
ہون قاعدہ آموز دلستان فنا کا

آوارہ ہون اوس وادی پر خوف و خطر کا
ہی ڈر سی نہان جسمین نشان راہگذر کا

دم بہر مین لگا را بے مجھے دشمن کو بتایا
ایک شعبدہ ہتی فلک شعبدہ گر کا

دشمن کی شب وصل ہی اور اپنی شب ہجر
منظور مجھی شام سی ہونا ہی سحر کا

ناچار ہوا وادی محشر کو روانہ
جس فتنہ کو پایا نہین ستمبری گہر کا

کچھ ضعف ہی کچھ سر مین خیالات ہین
دشوار ہی بالین سی اوٹھانا مجھی سر کا

گہبرای ہوی تیز چلی جاتی ہو سالک
ہم سے بہی تو فرماو ارادہ ہی کدہر کا

خوبان ظلم دوست کو مین نی برا کہا
ہم کہتی ہین کہا نگیا ہمنے کیا کہا
فریاد کیا سنی گا میری حشر مین کوئی
وہ سوختہ جگر ہون کہ جسنے تمام عمر
کیا کیا سزا ہی ہی مجہی وصل کی عوض

تم کیون خفا ہوی تمہین للہ کیا کہا
وہ کہتی ہین کتاب تہی یا مدعا کہا
دنیا مین جب سنا نہ کسی نی میرا کہا
باد سموم کو بہی شمال و صبا کہا
مین نی شب فراق کو روز جزا کہا

سالک کے کچہہ حواس ٹہکانی ہوی کہ آج
بندہ کو بندہ اور خدا کو خدا کہا

تیری آنکی ہو پہر کیا مجہی امید کہ مین
آج بانداہ مین ڈرسی نہین جاتا کوئی
غرق دریای محبت ہوی جب کشتی عمر
دیکہنا مجکو کہ وہان تک نہین پہنچا تا صید

آپ مین بہی اگر آیا تو بہ مشکل آیا
مژدۂ شوق شہادت کہ وہ قاتل آیا
کان مین آئی یہ آواز کہ ساحل آیا
کہہ رہا ہون کہ وہ پہر کر کبی منزل آیا

وحشت قیس بہی ہی تو مقرر سالک
چین لیلے کو پس پردۂ محمل آیا

کیا کہا ہی مین نی حال دل جو ہوکر بیدماغ
کبہی کیا ناتوانی مانع پرواز ہے

آپ کہتی ہین غم ایام کا دفتر کہلا
ورنہ دروازہ قفس کا رہگیا اکثر کہلا

روزن در سی جو جہانکا اگیا دشمن نظر
دیکہتی ہی پہر کہین چاک گریبانکی بہار

حال اوس بت کا کہلا ہمپر تو پہر کیا پہر کہلا
پہر نصیحت پر تیرا موںہہ ای نصیحت گر کہلا

اوس سی اور بوسہ کی خواہش اپنی ضد سی بات گرا
وہ اگر دی بہی تو سالک تیری موںہہ پر کہلا

ولہ

یہ بہی عہد وفا سے پہر جاتا
گاہ نالہ سنا گہے فریاد

دل ہمارا تیسری زبان نہوا
راز جو سینہ مین نہفان نہوا

ڈر گیا کچہہ خدا سی جو سالک
عازم کوچۂ بتان نہوا

ولہ

کیا مین اظہار مدعا کرتا
ٹوٹتی ہاتہہ اگر دعا کرتا

میرا افسانہ لوگ سنتی ہین
ایک تو ہی نہین سنا کرتا

خوگر جور ہون ستم سی بس حسن
لطف کرتے تو مین گلا کرتا

عشق اور ان بتونسی ہان سالک
اپنی حق مین نہین بہلا کرتا

غضب ہمپر اور لطف اغیار پر
زمانہ ادہر کا ادہر ہوگیا

ہوی شکل خوش اب سالک کا حال
کہ رونا اشکو نہین ہوگیا

ہماری گریہ سے کس جا بہا نہین دریا
سپہر چشمہ طوفان ہے اور زمین دریا

نہان ذگریہ کا ماخذ بنا ہی دل سالک
نہان ہین کرۂ نار سے ہین دریا

وہ دن سیکئے وہ وقت گیا وہ محل گیا
اب کیون ستم اوٹھائین زمانہ بدل گیا

جرعہ می سی مجہی پیر مغان شاد کیا
ولہ
لاکہہ میخانہ سی ایک شہر کو آباد کیا

ردیف الباء

اسقدر سیلاب گریہ نی کیا ہی گہر خراب
دشت کیا ہی دشت الفت سے ہی مرون تر خراب

مین کہان صیاد کیسا دام کیا شی ہی مگر
توکر کئی طاقت پرواز بال و پر خراب

گام زن دلکی ہدایت پر ہوا ہون عشقمین
اس طرح تو صعب مین ہی ہی ملا رہبر خراب

ہی سواد نسی نگاہ ناز اونکی فتنہ ساز
سیر اختر جرخکی گردش سی ہی ٹہر کر خراب

تیرگی بخش دل روشن کدورت غم کی ہی
میری آئینہ کو کرتی ہی یہ خاکستر خراب

وحشت دل نی نہ دم لینی دیا ایکجا مجہی
پہر رہا ہون چار سوئی عرصۂ محشر خراب

رتبہ اسکا ساغر گیتی نما سی کم نہ تہا
مضطرب جیح کر ہوا لیکن دل مضطر خراب

منزل مقصود تک پہنچا نہ کوئی عشقمین
مجہہ سی پہلی ہو چکی اس راہ مین اکثر خراب

یار و دشمن مین الہی دید کا ہی واسطہ
صورت زخم جگر ہو شگاف در خراب

سالک بیمار کا اب جو معالج ہی طبیب
حال مین نی اوس سے پوچھا تہا کہا انتر خراب

یون جان دی کہ جسکی بنی داستان ہی اب
مرنا ہمارا نام کا تیری نشان ہی اب

اپنی ستم کشی کا مجہی امتحان ہی اب
درکار ایک دوسرا آسمان ہی اب

الفت مین کیا تغیر احوال ہو گیا
جو پہلی بات تہی وہ لبون پر فغان ہی اب

طالب نہین ہین اوج کا پستی سی خوش ہین ہم
منظور تجھسی بعد مجھی آسمان ہی اب

مین لاغری مین طعن عدو کب اوٹھا سکا
ہلکی سی بات دوست کی دلپر گران ہی اب

افلاک کو غبار پس کاروان کہون
خلق خدا عدم کیطرف کو روان ہی اب

سینہ ہجوم راز سے اپنا اوبل گیا
دل سی ہی جو چہپا مین سو منہہ سی عیان ہی اب

کہیا دہ دور دور کا جانا تو ضعف نی
آماج تیر نالہ فقط آسمان ہی اب

واماندگی پہ میری کسینی نظر نہ کی
ہمراہ ایک گرد پس کاروان ہی اب

دیر و حرم مین جا کی کوئی جہانکتا نہین
عالم اوسیکا معتکف آستان ہی اب

افشای راز جرم انا الحق سرا ہوا
اس خوف سی ہی بند ہماری زبان ہی اب

شمشیر ہاتہہ مین لئی پہرتی ہین اور وہ
ہر ایک سی پوچھتی ہین کہ سالک کہان ہی اب

اب کیا کرین وہ خط کا میری پہیجکر جواب
یہان زندگی سی چکلی ای نامہ بر جواب

ہم کہہ کی مدعا ہوی محو جمال دوست
اب کیا ہمین دیا ہی ہوا دینی اگر جواب

ہو اضطراب شوق کو تسکین اونسی کیا
جو شام سے کی سوال کا دی تا سحر جواب

مین اور سر نگون رہون یون انتظار مین
قاصد گرا چکا ہے سر رہگذر جواب

حاجت نہین ہی تمکو حجاب و نقاب کی
یہان دیچکی ہی پہلی ہی اپنی نظر جواب

کچہہ عرض مدعا کی خرابی نہ پوچھیی
کہتی ہین دینگے غیر سی ہم پوچھکر جواب

حاضر جوابیون کا نہ کچہہ اونکی حال تو پوچہہ
مین نی کیا سوال کہ پایا ادہر جواب

مضمون خط یار نہ پوچھو کہ شرم سے  دروازہ ہی پہ پھینک گیا نامہ بر جواب
وہ کوچہ اور بہشت بھلا کیونکہ ہو سکے  آدم کی وقت کا یہ پرانا سا گھر جواب
آئین گے یا نہ آئین کی دو حرف ہین یہی  قاصد کو دی چلو نہ کہین مختصر جواب
کیون عرض مدعا پہ ہوی گرم ستمگر  دیتی ہین آدمی کو زرا دیکھکر جواب
نالے بھی کھینچی آہ بھی کی روئی بھی مگر  تیری ستم کا ہو نہ سکا فتنہ گر جواب

قاصد سے ٹکری کر چکی سالک وہ خط کے ساتھ
اب راہ کس کی نامہ کہا نکلا کدھر جواب

جیا اس جور پر مین ناتوان کب  مجھی طاقت بقدر امتحان کب
وہ ہاے مجھ پہ ہوا مہربان کب  پھرا میری موافق اسمان کب
کیا شکوہ یہ دھوکا کھا کے افسوس  کہ دشمن سی ہوی وہ سرگران کب
اوسکی چال مین آئی قیامت  ابھی لایا ہون مین لب پہ فغان کب
جو ہوتا جذب کامل اسے زلیخا  تو منزل پر ٹھہرتا کاروان کب
وہ آمین غیر ہی کو لیکے لیکن  مجھی آتی ہے مرگ ناگہان کب
کرو ضد سی نہ تم اغیار پر لطف  ہوا ہی چرخ مجھپر مہربان کب
تماشای جہان مین دیکھتا کیا  تھما تھا آنکھہ سی اشک روان کب
جسی دیتے ہین دنیا کی فریب خضر  اوسی دیتی ہین عمر جاودان کب
ستم سے تیری ظالم سرنگون ہین  گرا سر پر ہمارے آسمان کب

بھلا دشمن پہ کیونکر حال میرا — وہ سنتے آئے میری داستان کب
وہ محشر میں نہیں گے کیا کسیکی — ٹھہرنے دینگی اونکو شوخیان کب

کرو تم شوق سے سننے کا اقرار
کہ سالک سی ہو اغم کا بیان کب

لیکی اوڑ جانیکی طاقت گر نپائی عندلیب — غل سی گھر صیاد کا سر پر اوٹھائی عندلیب
گر خزان کو فصل گل میں بھولجائی عندلیب — خار کیون اپنی نشیمن میں بچھائی عندلیب
بیوفائی رنگ گل کی سب نظر آجائیگی — خاکپای یار کا سرمہ لگائی عندلیب
خانہ صیاد سی کو پہونکتی ایک آہ میں — قید ہوتی گر قفس میں ہم بجائی عندلیب
حاملان عرش تک پہنچا خزان ایکا شور — آسمان کی بار گذری نالہائی عندلیب
زندگی کیونکر ہو یہ صیاد کی مٹھی میں — ایک فشار گور ہی گویا برائی عندلیب
گر حصول لذت الفت کی رکھے آرزو — پھول تربت پر میری اگر چڑھائی عندلیب
وہ چمن میں بزم آرا ہون تو دیکھون کس طرح — شمع پر پروانہ جای گل پہ جائی عندلیب
آشیانہ کی نبانی سی چمن میں فایدہ — پہلی دل میں باغبان کی گھر بنائی عندلیب

بس کہ اس اشباع سی نفرت ہی بدلا کبر کو
سالک اب کب تک مجھے جاون کہا ہی عندلیب

ہی عمر بھر قفس میں تیری جای عندلیب — سو بار گر چمن سی خزان جای عندلیب
اوس رشک گل کو روز جو دیکھہ آئی عندلیب — فصل خزان سی کچھہ بھی نگھرائی عندلیب

کہنچا ہی سوی باغ نسیم بہار نے — موج ہوا ہی سلسلہ پا ہی عندلیب
صیاد آشیان کی تلی آسمان پہ برق — آفت مین گہر گیا ہی سراپا ہی عندلیب
ہی گفتگو ثبات جہان مین چمن تو کیا — سمجہی ہی جسمین کیا مجہی سمجہا ہی عندلیب
نی باغبان کو موت نہ صیاد کو اجل — پوری ہوی نہ کوی تمنا ہی عندلیب

یہان مفلسی مین گہر کا ہی سالک چراغ گل
عاشق جو گل کی ہی تو ادہر ای عندلیب

واعظ ملیگی خلد مین کب اسقدر شراب — پانی کی بدلے پیتی ہین ای بیخبر شراب
آمد مین اوسکی مست ہوی کچہہ خبر نہین — ساقی ہی کون جام کہان اور کدہر شراب
ادس قلزم گناہ مین ڈوبا ہوا ہون مین — جسمین ہی ایک موجہ دامان تر شراب
مستی مین اونکو لگ گئی لو اور غیر کی — دینی شب وصال نہ تہی اسقدر شراب
اقرار وصل اور وہ مست غرور ناز — آیا ہی پیکے تو کہین ای نامہ بر شراب
مین ایک بار آنکہہ چرا کر جو پیگیا — لایا نہ زخم دہونیکو پہر چارہ گر شراب

سالک ملی جو بزم مین اوسکی تو لطف ہی
ورنہ پیا ہی کرتے ہین ہم اپنی گہر شراب

کچہہ مجہی سکہلے نہ کہوائی آپ — بس زبان میری نہ کہلوائی آپ
دوش پر اور نہ بہاری ہوجای — میری سر کی نہ قسم کہائی آپ
بزم ناز اوسکی ہی ای حضرت دل — پانو اپنی ہی نہ پہیلائی آپ

غیر کے شکوے نہ پوچھو شب وصل
پہلی مروسے نہ اوکھڑائی آپ

لوگ جا سینگے تمہارا عاشق
مین اگر آون تو شرمائی آپ

کچھہ پتا میرا بتا دیجیگا
کچھہ خبر میری اگر پائی آپ

ساتھہ میرے نہ کوئی پیچ اوٹھے
مجھکو محفل سے نہ اٹھوائی آپ

جاتے جاتے کہین اغیار کی گہر
کاش رستے ہی مین ملجائی آپ

ایکدم اوسکو بہلا کر سالک
جی کسی طرح تو بہلائی آپ

کیون رشک جو کبھی سی آئی خفا ہین آپ
بندی اگر نہین تو جہلے خدا ہین آپ

سنتی ہین اسطرحسی بیان مجھسی غیر کا
گویا کہ اوسکی نام ہی نا آشنا ہین آپ

آرائشون کے حیلہ سی فرصت نہین کبھی
یہ وہ بلا ہی زلف کہ خود مبتلا ہین آپ

یہ بحر عشق اور ہر ایک سمت موج لطمہ خیز
کشتی شکستہ حضرت دل ناخدا ہین آپ

تاثیر میری گرمیٔ شوق نہان کی ہی
خود وصل مین جو کہولتی بند قبا ہین آپ

کہتی ہین کس ادا سی وہ آئینہ دیکھکر
شہرت جہان مین جسکی ہی نام خدا ہین آپ

سالک چلی ہو کوچۂ سفاک کی طرف
کیا زندگی سے اپنی نہایت خفا ہین آپ

سن لین جو کبھی میری فغان آپ
شرمندہ ہو مجھسی آسمان آپ

مسجد سی ہی پاس میکدہ شیخ
بہکی ہوی جاتی ہین کہان آپ

ہی روز جزا مین پرسش جور
گرسیجئے پہلے کچھ بیان آپ

گردش ہی میری خدا کو منظور
گردش مین نہین ہی آسمان آپ

یہ شوق بیان مدعا ہے
ہلتی ہے دہن مین کچھ زبان آپ

اس ضعف مین وہانکا عزم سالک
دیکھو وہ گلی کہان کہان آپ

یارب ہی جسقدر کہ مجھی آرزوی دوست
وہ دل نصیب ہیں کہ کہون روبروی دوست

ہی ایک چراغ سا کاشانہ تھے
کیونکر ارم سی دی کوئی تشبیہ کوئی دوست

مجھ پا شکستہ کو بہی نہانا ضرور ہے
ای رہران بادیہ جستجوی دوست

پھر جان لیگی غیرت ہم بزمی رقیب
پھر لیچلی کشائش دل مجکو سوی دوست

کافر ہون گر سنا ہو کہ واعظ نی کیا کہا
یہان دل سی بزم وعظ مین تہی گفتگوی دوست

محتاج پیرہن ہوی یعقوب کیلئے
میری طرح مشام مین کتنی تہی بوی دوست

ای چارہ گر نہ ڈر میری تغیر حال سے
مین کیا کرون بدلتی ہی دم دم مین خوی دوست

گر صبر جا چکا ہی تو طاقت ہی جا چکی
بھرتی ہی دل مین اور بھی آرزوی دوست

بگڑا نہ کچھ رقیب کا نبکر خوشامدی
لیکن خراب ہوگئی طبع نکوئی دوست

سیکھے جدا جدا ہین حکایات جور و ظلم
سو عاشق اور ایک دل کینہ جوی دوست

صحرا و شہر و دیر و حرم ایک کر دیئے
سالک ہی اب بہی حوصلہ جستجوی دوست

یاد ہی واعظ مجھی بہی آستان کوی دوست
کرچکا تعریف خلد اب مین بیان کوی دوست

میری قسمت مین ہی ہان آوارہ ہونا جا بجا
میری پیشانی پہ لکہا ہی نشان کوی دوست

ہی ہجوم خلق سی بیرون درانا محال
تنگ آجائین نہ کیونکر ساکنان کوی دوست

خاک اڑاتا جاونگا مجکو جنون عشق ہے
خوف کیا اندہا نہین گر پاسبان کوی دوست

ای صبا صدمہ سی پائی مور کی جو سو عیان
رہ گیا ہون وہ غبار ناتوان کوی دوست

جابجا ہی نقش سجدہ کا زمین پر آشکار
سر کی بل چلتی ہین رستہ رہروان کوی دوست

یہ زمین ہوگی نہ ایسا آسمان قاصد وہان
کیا بتاوان اور مین تجکو نشان کوی دوست

فرش میری قاصدونکی سر مین وہان سالک تمام
خاک پر چلتی نہین ہین سالکان کوی دوست

دہونڈا کیا ملا نہ تیرا در تمام رات
رکہا نہ مین نی دوش سی بستر تمام رات

ایک جان رہ گئی ہی بیماری بساط مین
وہ بہی رہی سی آج لبون پر تمام رات

ہم جبین خوش تہی آگ لگی پر خبر نہ تہی
وہ شعلہ رو عدو کی رہا گہر تمام رات

تمکو تو وعدہ کرکے نہ آنا ہی ایک بات
وہ کیا کری گزرتی ہو جس پر تمام رات

تا دن کو جستجو نہو طفلان شہر کو
وحشت مین ایک جا کئی ٹہر تمام رات

عالم نپوچہہ مجہسی شب انتظار کا
گذری ہی روز مرگ سی بدتر تمام رات

کہتے ہین دیکہنا کہین سالک پہر آگیا
آئی سی بانگ نالہ برابر تمام رات

آنسو بہای ہجر مین ای چشم تر بہت
تو نی ملای خاک مین گنج گہر بہت

احسان ہین تیغ ناز کی مجہہ خستہ پر بہت
ٹکڑی ہوا جگر تو ملی ہین جگر بہت

ہین دل مین درد و حسرت دلبران جدا
اس ایک گہر کی ہمنی بنای ہین گہر بہت

گہبرا نہ چارہ گر مری تغیر حال سے
اللہ نے دیا ہی دوا مین اثر بہت

ہو گی شب فراق شب روز حشر کیا
سبکو دعا کا شوق ہی وقت سحر بہت

اب غیر کی خیال مین جانا سمجہہ کے تم
جانی لگی ہے دور ہماری نظر بہت

اپنا ہی دور کہینچ نہ ای آہ آپ کو
تجہہ سی تو بات مین ہی عدو کی اثر بہت

رکہنا سمجہہ کے دل مین ہماری قدم کو پاس
ٹوٹی ہوی پڑی ہین یہان نشتر بہت

چہپ چہپ کے میری رونیکی سن لے خبر کہین
ہنستے رہی وہ آج بہی دیکہکر بہت

دیکہا تیری غضب سی تغیر نہ غیر کو
تیر نگاہ کا ہے ہمین پر اثر بہت

آباد ایک کوچہ جانان ہوا تو کیا
ہمکو بہری بہری نظر آتی ہین گہر بہت

تو رنج اوٹہای کیون پی کین میری واسطے
دشمن ہین تجہسی ای فلک کینہ ور بہت

عیش شب وصال دم صبح مٹ گیا
ہی عمر بہر کی عیش کو غم لمحہ بہر بہت

تیغ نگاہ کا وہ بہروسا نہین رہا
شمشیر اتو رکہتے ہو زیب کمر بہت

اگر تیری فراق مین خود رفتہ ہی رہے
تہوڑی دنون مین ہمنی اوٹہای سفر بہت

پہنستی ہی ہمنی رنج قفس کو سمجہہ لیا
ہرسو پڑی ہوی ہین نچی بال و پر بہت

پہلی حسرا بیون سی نکلنا گئی ہین پہول

پہر اندنون مین جا ستے ہین سالک اور ہر ت

وہان فلک جو رہوش نہین اپنی یہان درست
انفعان عرش سے میری لب پر پہنچ چکی

کیا ہوا اگر کہے نہوا امتحان درست
اب ترک شیوہ ستم ای آسمان درست

سالک جو کوئی عشق مین مجکو برا کہے
تکتا ہون مونہہ کو اور یہ کہتا ہون ہان درست

سنی جو وصل مین ہجران کی بیقراری رات
دہوان فراسی اوٹہتا ہی تفتہ جانونکی

تو غیر کی تہی رفتار ہا وہ ساری رات
یہ کسنی کی تیری کوچہ مین اشکباری رات

اچہی ہوی ہی اور نہوگی جگر کی چوٹ
کچہہ دل کی اضطراب سی ہوتی ہی آگہی
گفتار یار ہی کوئی جادو سحر سے

کچہہ آج کی نہین ہی یہ ہی عمر بہر کی چوٹ
آتی ہوی نظر نہین آتی نظر کی چوٹ
لگتی ہی بات باتین دلپر اثر کی چوٹ

سالک ہون کب سے یون تو اوسی رو رگ مین مگر
اب کی بری طرح سی ہی اوبہری جگر کی چوٹ

مخلوق کوئی خیر جہان مین نہین عبث
مین اور کثرت ستم و جور کا گلا

پیدا کیا ہی مجہی کو جہان آفرین عبث
تکو عدو کی کہنی پر آیا یقین عبث

سالک کچہہ اوسپہ زور ہی گرد عدو ہو لیجائین
صورت بنای بیٹہے ہو اندوہگین عبث

مجکو یون خاک مین ملانے کا
ہای مین اور کچھ پریشانی
آنکھہ سے کیون لہو ٹپکتا ہے
کیون میرا ہوگیا ہے یہ احوال

گردش چشم سر ما سا باعث
کیا ہی ای کاکل دوتا باعث
دل مین کچھ درد سا ہی کیا باعث
تو ہی بے مہر کچھ تبا باعث

میری تخریب کے لئے سالک
ہوگئے ہین ہزار ہا باعث

ساقی کی دلمین لطف کی گر کچھ بہی ای موج
دریا کی دم کی ساتھ لگی ہی بقای موج
یون جوش پر ہی بحر معاصی تو کیا عجب
ہم آشنای بحر محبت ہوی تو ہین
غافل سراۓ گاہ جہان سی کنارہ کر
یہ بحر عشق ہے تو نہنگ بلا بہت
گرڈوبنی کو جائین تیری ناتوان ہجر
بحر فنا سی پار ہو کیا کشتی حیات
تشبہ دی چکی تیری چین جبین سی ہم
دیکہین ڈبوی کشتی امید کس جگہہ

می کا ہر ایک گھونٹ نہ کیا کیا دکہای موج
پانی پر استوار ہی کتنی بنای موج
ہر ایک تار دامن تر مین دکہای موج
گرداب کی طرح سی نہ چکر مین آی موج
جنبش مین ہر گھڑی ہی لب بی صدای موج
گرداب سی نکل کی ہوا کیا آشنای موج
خس کی طرح کنارہ ہی پر پہنچاے جای موج
گسترده سطح آب پہ ہین دامہای موج
ڈر ہی کوی غضب کی نہ بجلی گرای موج
ہمراہ ہی کنارہ ہی سی ناخدای موج

جس جا کہ رہئین بیٹھکے سالک فراق مین

صحرا بھی ہو تو اوس مین سمندر کی آی موج

طوفان ہی جوش زن جو ہی چشم تر سی آج
ہمنی تو ہاتھ دہو لئی دیوار و در سی آج

یہ تازہ رشک کسکا ہی دل مین بجز عدو
شاید ملی ہین وہ میری پیغام بر سی آج

قسمت کا آب و دانہ ہی صیاد تیری ساتھ
ہان اوڑ گئی ہی طاقت پرواز پر سی آج

فردای حشر کیونکہ بیان ہونگی یہ ستم
ہوتی نہین ہی بات بہی یہان تیر ڈر سی آج

یہ نور مہر تیرگی شب سے کم نہین
گذرا ہی کسکا جلوہ الہی نظر سی آج

کہنا خدا لگی کہ رقیبان کو ہی دو دست
نکلا ہی موہنہ چہپای عدو کسکی گہر سی آج

اس سی تو بیقراری فسردا ہی خوب تہی
سالک نبی ہی جان پہ درد جگر سی آج

لب پر فغان شور و شر آفرین ہے آج
آجا کہ ضبط راز کی طاقت نہین ہی آج

گہبرا کی لب پر آگئی کیون جوش یاس سے
کیا جای تنگ سینہ مین جان حزین ہی آج

کیون غیر کو بلاتی ہو کیون ہی یہ اہتمام
فریاد کچھ نئی تو ہماری نہین ہی آج

رفتار مین سپہر کی سرعت ہی شام سی
ای دل وہ اپنی وعدہ پر آتی یقین ہے آج

صحرا کی ایک گوشی مین تہک کر رہا ہی ٹہیہ
سالک سا ہرزہ گرد بہی خلوت گزین ہی آج

نقد جان تک ہی دون بہای قدح
ایک ہی گر کوئی پلاے قدح

ظرف ساقی کو جانتا ہون اور
ہون طلبگار خم بجای قدح

ترک سے کر چکا وے اب بہی
قدح سے ہو جس طرح لبریز
کاش میری ہی خاک ہو جسپہ

وردہ رکہتا ہون مین دعای قدح
یون ہی سر مین بہری ہوای قدح
ہاتہہ سی اوسکی چہوٹ جای قدح

جبین آجای ایک خم **سالک**
ایسی وسعت کہان سی لاسے قدح

بستر سی ایک جان ہوا تار کی طرح
مجہپر گمان شکوۂ بیداد کس لئے
اوٹہی نہ بزم مین کوئی فتنہ جو ایکدم
رضوان ارم مین جی ہی نہ بہلی تو کیا علاج
ای رشک آفتاب چہپایا جو تو نی موہنہ
وحشت مین پانو پڑتی ہین اوس کوچہ کیطرف

یہ ضعف سی ہوی تیری بیمار کی طرح
جاتا ہی مجکو بہی کہین اغیار کی طرح
پہلو مین بیٹہہ جاو دل زار کی طرح
جاتا کہ سب ہی کوچۂ دلدار کی طرح
ہم گر پڑینگے سایۂ دیوار کی طرح
ہم نشہ مین بہی چلتی ہین ہشیار کی طرح

**سالک** گذار نے نفس چند ہجر مین
آسان نہین ہے مردن دشوار کی طرح

ولہ

وہ چال ہی رہی ہی صدا مرگ عام کی
کب آتی ہین وہ لب پہ ٹہرنی سی فایدہ
بیزار بات بات مین ہوتا جہان سے
عاشق نبلکے حق نی بہی ایک جان دی

ہر ہر قدم پہ کرتی ہین عاشق نثار روح
اب کسکی منتظر ہے شب انتظار روح
عاشق کی جسم زار مین رہتی ہی خوار روح
پیکر مین میری پہونکتی تہی چند بار روح

وله

آی ہین حسرت دیدار مین کس شوق سی ہم | آج تو مونہہ ہو تیرا روزن دیوار کے رخ
پٹ پڑی قاتل سفاک کی تلوار تو کیا | خود رکھون شوق شہادت مین گلا دھار کے رخ
کوئی میلا نہین کیون جمع ہی خلقت لیکن | وہ سر بام چلی آئی ہین بازار کے رخ
سیل گریہ سی مٹی گہر کی نشان کچہہ ایسے | کہ میری یاد سی آتری در و دیوار کے رخ
مر گئے پر کشش عشق نی چھوڑا نہ ہمین | پہر گیا قبر مین مونہہ کوچۂ دلدار کے رخ

## ردیف دال

سب فتنے جاگین گے کہان میری بعد | روئین گے اہل جہان میری بعد
کسکو معلوم نہین عاشق تھا | کیا کرین دوست بیان میری بعد
میرے نالون نے زمین کو اولٹا | نہ رہا کوئی مکان میرے بعد
دہر مین اتنا پہرا تھا کہ رہا | مدتون شور و فغان میری بعد

وعدہ تھا ان آنیکا اونکو سالک
یاد آ جائیگا ہان میری بعد

اب انتظار روز جزا ہی فنا کے بعد | کیا دیکھئے گذرتی ہی روز جزا کے بعد
کیا اسے نعش پر وہ میری جو بپا ہوا | شور عظیم نالۂ اہل عزا کے بعد

اصحاب اسی طرح سی ہین سالک پس از نبی
جیسے نبی کا رتبہ عالی خدا کے بعد

یہ صفت تجمین نئی ہو گئی بد خو ہو کر | آپ بہی مونہہ سی نکلتا ہی تیری تو ہو کر

حال کہتا ہون تو وہ طنز سی کہتی ہین
راست گفتار ہی آپ سخن گو ہوکر

پہلی جو بات تہی اعجاز و کرامت مشہور
اگلی ہی تیری گفتار مین جادو ہوکر

قہر ہی رحم انکا جسکا انکارون پر
کہ دکہاتی نہین صورت مجہی مہرو ہوکر

جانور کیونکہ بہلا نامہ رسانی کرتا
لیگیا شوق سلیمان اوسی بازو ہوکر

ہم وفادار مین کرتی ہین شکایت کوئی
گر ستائین وہ ہمین چرخ جفاجو ہوکر

بلہوس کہتی ہین جمعیت خاطر اسکو
تو پریشان نہوا مائل گیسو ہوکر

سر اوٹہا سکی تو کیا تاب غنیمت ہی یہی
کہ سلامت رہی سر رونق زانو ہوکر

دل صد چاک چہپا ایک شکن سی نہ کبہی
شانہ اوس زلف سی نکلا سر مو ہوکر

لاف ہم پائگی عارض جانان سی غلط
رنگ ہی چہرہ گل سی نئی اوڑہی بو ہوکر

حسن صورت ہوا گر کچہہ تو سی حسن سیرت
تیغ کو کاٹ ملا صورت ابرو ہوکر

کہہ سکی کون کہ ہی بی سبب آزار یہی
حشر کی روز بہی وہ چہٹ گئی بدخو ہوکر

حسرت اس ضعف پر اپنی ہی کہ تجہسی فریاد
عشق نی کام لیا قوت بازو ہوکر

کیون چلا آتا ہی ہر بات پہ رونا سالک
آج اوس کوچہ سی آیا ہے مگر تو ہوکر

تیری رفتار سی کیا جانی رہے کیا ہوکر
کچہہ قیامت نہین بیجا ہی جو برپا ہوکر

وہ سراپا ہین اگر حسن تو ہم بہی اونکو
دیکہتی ہین ہمہ تن دیدۂ بینا ہوکر

منحصر تیری ہی در پر نہین عالم ہی وسیع
بیٹہہ رہنا ہی ہمین تو کہین تنہا ہوکر

ہمسی پوچھو تو کہین شان گھٹی جاتی ہی
غیر سے ربط بڑہا ہی کوئی تم سا ہوکر

ظلم کا شوق ہی مرنی نہین دیتی مجکو
طول آزار کو دیتی ہین مسیحا ہوکر

ہمت ای پیر مغان تشنہ لبی کو میری
جی چرانا کہین سائل سی نہ دریا ہوکر

وہان ہی امید شہادت کہ دم ذبح جہان
لب سی تکبیر ہی نکلی دم عیسی ہوکر

چرخ ہر حال مین کرتا ہی مجھی کو پامال
ہی وہ کجباز کہ چلتا نہین سیدہا ہوکر

خلق کو میرے نکلنے کی خوشی سی کیا کیا
مین رہا کوچۂ جانان مین تمنا ہوکر

وصل کی رات ہی اور بیم سحر ہی دل مین
عیش ہی ہمکو ملا ہی غم فردا ہوکر

ظاہرا طور رہین آغاز محبت مین برے
یون تو جو کچھہ ہی قسمت مین رہیگا ہوکر

بیگنہ کش ہین وہ اور بی سبب آزار فلک
کیا کریگا کوئی اس دور مین پیدا ہوکر

اجر بیداری صد سالہ ہی قسمت مین اگر
نیند آئیگی مجھی خواب زلیخا ہوکر

میری نالی تیری دل مین اثر کرتی مین
لب پہ آتی ہین تیری شکوہ بیجا ہوکر

کسکو دل دینی ہو کیا کرتی ہو دیکھو سالک
ہای نادان بنی جاتی ہو دانا ہوکر

ملی ہی چشم عبرت ضعف سے خوار و زبون ہوکر
نظر آتا ہی زیر خاک جانان سرنگون ہوکر

جلا دل سوز غم سی اور ہنوز اشکون مین ہی سرخی
مگر حسرت سر مژگان نکل آئی ہی خون ہوکر

شب عشرت وہ میرا طرز سی شکار جفا کرنا
وہ چپ چپ بیٹھنا اونکا سمجھکر سرنگون ہوکر

ہوئی جاتی ہی کچھہ صورت دگرگون سنتی ہی
تمہارا ذکر آتا ہی میری آگی فسون ہوکر

پوچھو مجھسی کچھ سبب اب میری بیقراری کے
وہ بیٹھی ہین بغل مین غیر کی صبر و سکون ہوکر

یہ کہتا ہون کہ حال اونسی کہونگا مختصر لیکن
دم اظہار لب پر آہی جاتا ہی فزون ہوکر

میری گم کردہ راہی ہر قدم پر آشکارا ہے
مجھی ہر جادہ پیش آیا بیابان جنون ہوکر

نہین ہین یہ شراری کوہکن تیشی نکلتی ہین
فلک سے سنگ مین پنہان ہوا ہے بیستون ہوکر

ترو کو حضرت سالک وہ سن کی چپکی جاتی ہے
سنبھل جائینگی آخر آپ ہی خوار و زبون ہوکر

ہی در و دیوار زندان سی میری پیدا بہار
کیا چمن مین آگئی ای بلبل شیدا بہار

اونکو گلگشت گلستان ہمکو صحرا گردیان
ایک طرح کا رنگ دیتی ہی جدا ہر جا بہار

آدمی کیا خاک مین بھی سر ہی آجاتا ہی جوش
پر نہ بدلا حال ناصح کیا خزان اور کیا بہار

دیکھنی مین آینہ کی مجکو بھی کچھ تو شریک
کیا مزا آتا ہی تمکو دیکھ کر تنہا بہار

جتنی اچھی ہین شکایت مند ہی رہتی ہین سب
دست تاراج خزان کا کرتی ہی شکوا بہار

ہم تو اک مدت سی اس عالم کو ہین بھگتی ہوئے
تو نہی ہی رنگ ثبات دہر کچھ دیکھا بہار

ہم گریبان چاک کرتی رہتی ہین ہر فصل مین
کون وحشی ہین کہ جنسی ہوگئی رسوا بہار

جنسی سالک گذر جای شب وعدہ کہین
اس نہ آنیکی سحر اونکو دکھاونگا بہار

زور چلتا ہی مجھی سی ناتوان و زار پر
تو کریگا کیا ستم ای آسمان اغیار پر

پاسبان ہم سا اگر ہو آستان یار پر
دھوپ کا آنا ہی مشکل ہو در و دیوار پر

جب نبایا ہی نہین تونی تو یارب کسطرح
حال بزم یار سنکر یہان ہوا مین مضطرب

مہر خاموشی لگادی ہی دہان یار پر
یا الٰہی کیا بنی ہوگی دہان حضار پر

کل کیا تہا حضرت سالک نے خرقہ رہن می
آج میخانہ مین ایک ساغر پیا دستار پر

کیا کہی کیون ستم مین ہوا آسمان شیر
کہتا ہی کون آتی ہوی تجکو اس جگہہ
بس چپ ہو سنی کوئی کب تک برا بہلا
مجنون کی سمت ناقہ لیلے کو ہانک دے
کیا مونہہ عدو کا ہی جو کری مجہسی بڑہ کے بات

ہوتا ہی بس غریب پہ سارا جہان شیر
ای موت آدمی ہون نہین ناتوان شیر
کیون ہوگئی ہی آپ کی مجہپر زبان شیر
بیٹہا نہین ہی اوسطرف ای ساربان شیر
تمنی ہی کر رکہا ہی اسی میری جان شیر

شہو دان سنکہ عدل سی ظالم شکار ہین
سالک کہو ڑہای ستم کی دکان شیر

نالان نہین کچہہ تیری ستم پر
ہر داغ پر ایک زخم آیا
لو اہل جہان نوید فرحت
کیسی ہی صدا ہیبت آجاے

ایسی ہی بنی ہی اپنی دم پر
قاتل کا یہ سکہ ہی درم پر
مائل ہی دل اپنا اخذ غم پر
نالہ کا گمان کرین وہ ہم پر

سالک سی لیا تمنی دل مفت
یہان اور ہی بچتی ہین کم پر

دیکھہ لیتے ہین جو دردا زیکی اکثر باہر
تو مجھی لمحہ سی کہدیتی ہین باہر باہر

نامہ بر سامنی آیا نہ میری خجلت سے
دیکھیا خط میری دربان کو در پر باہر

کوی قاتل کی زمین پانو پکڑ لیتی ہے
خون گرفتہ کوی جاتا نہین آکر باہر

نامہ اوس قاتل بیمہر کو میرا دیکر آئے
گہر سی ہوا نہی اگر کوئی کبوتر باہر

تو سی آ بام پہ تا فتنہ دو بالا ہو جائے
ہی قیامت سی قیامت تیرے پر باہر

سالک اور توبہ می کیا سی جو گہر سی آئے
توڑ کر پہینک دیئے شیشہ و ساغر باہر

جنون مین دشت گردی ہی میری آثار سی ظاہر
کہ سو سو خار مین دامن مین ہر اک تار سی ظاہر

مصیبت ہی اگر صیاد کو مجہسی ہوی الفت
صدای خوش ہو یارب میری منقار سے ظاہر

پس مردن ہماری قبر سی شعلہ نکلتی ہین
ہوا یہ کثرت مرغان آتش خوار سی ظاہر

حدوث حشر سی انصاف کی امید ہی ورنہ
یہ فتنہ روز ہوتا ہی تیری رفتار سی ظاہر

یہ نور حسن سی جو دہوپ مین روشن نظر آیا
تمہارا جہانکنا ہی روزن دیوار سی ظاہر

نشان سنگہای کودکان سر پر نہین سالک
گل زخم جنون ہی گوشہ دستار سے ظاہر

پہری ہوی ہی کسیکی نظر الہی خیر
اجل اشارہ کی ہی منتظر الہی خیر

شب وصال کی آئی سحر الہی خیر
بطور چہار کسے بیٹہی ہین پر الہی خیر

بتون کی شر سی نہ ہمکو کبہی نجات ملی
کٹی ہی کہتی ہوی عمر بہر الہی خیر

آ کے دنیا مین رہا مین پئی عقبی بی صبر
برق بیتاب کہون یا اسی سیماب کہون

سچ کہا ہی یہ کسی نی کہ ہی بندا بی صبر
دل بہی قسمت سی ملا ہی مجہی اچہا بی صبر

وصل مین شوق سی اور ہجر مین غم سی بیتاب
ہمنی سالک کو تو ہر حال مین دیکہا بی صبر

ق

انکار وصل غیر مین خجلت ہی آشکار
واعظ ملیگی خاک مین جب مل چکیگی ہم
صدمی اوٹہای فرقت جانان مین بیقدر
گر پوچہی کوئی کیسی ہو کہتا ہون شکر ہی

اس جہوٹ سی تمہاری صداقت ہی آشکار
ادنا یہ ایک خوبی جنت ہی آشکار
پہر ایسی رنج بات سی حسرت ہی آشکار
یون موہنہ بنا کی جس سی شکایت ہی آشکار

سالک جو خاک مین رہی تو چہپی رہے
منعم کے سر کنایہ سی دولت ہے آشکار

وہ بہانہ جو جو سنکر نہ لکہی جواب ہرگز
نہین فرق عیش و غم مین یہ ہین دونوں ایک صورت
یہ ہی تیغ اور گلا ہی یہین زہر ہی دہرا ہے
غم حشر کیا ہو مجکو غم زندگی ٹہر ہا ہے
میری امتحان کو یارب وہ ستم نہ کر رہی ہون
مجہی خاک مین ملانا او نہین ایک کہیل سا ہے

میری خط کو اسمانی نکہو کتاب ہرگز
تیری شوخیون سی یہان کم نہین اضطراب ہرگز
کہین نامہ بر تو آتے وہ نہ دین جواب ہرگز
کہ عذاب وعدۂ حق نہ رہا عذاب ہرگز
جو دعا مین مانگتا ہون نہون مستجاب ہرگز
نہ سر عنایت اونکو نہ سر عتاب ہرگز

میری تیرہ روزی او وہین نہین روز حشر کا غم
نظر آئیگا نہ واعظ مجھی آفتاب ہرگز

او نہین مجھسی ہی یہ نفرت کہ اگر ہو مین سامنے
تو عدو کی بزم مین بھی نہ پئین شراب ہرگز

تیری چال نی شا کردہ بنای ایک صورت
کہ جہان کو اب ہوئے گا کوئی انقلاب ہرگز

کوئی ایسی جای جا کر کہو کس طرح پہر آئے
نہین نامہ بر کو خود ہی طلب جواب ہرگز

نہ ہو حسرت ای زلیخا تیرا خواب سنکی افزون
جو نہ آئی خواب مین تو نہ آئی خواب ہرگز

کوئی بزم یا مکان ہو مجھی اس سی کیا جہان ہو
میری سامنی ہوئیون تم کہ نہین حجاب ہرگز

شب غم کٹی ہی سالک ہوئی ئی صبح روز محشر
مگر آج بھی نہ نکلی کہو آفتاب ہرگز

جی ہیچ جان ہیچ نہ دل نی جگر عزیز
آئی خبر جو دسکی تو جائیگی اپنے جان

سب سی سوا ہی وصل تیرا فتنہ گر عزیز
اتنو برابر اپنے ہوا نامہ بر عزیز

لیجائین اپنی بی ہنرون پاس التجا
رکہتی ہین لوگ اسلئی کسب ہنر عزیز

رہنی ندی جو وحشت دل ہی تو کیا کرون
وہ کون ہی کہ جسکو نہین اپنا گہر عزیز

سالک شب وصال مین نفرت ہی جسقدر
اوس سے زیادہ ہی شب فرقت سحر عزیز

خم لڑہائین سر بازار یہ ہی باک ہنوز
شرم مین رہتی ہین الودہ نہین پاک ہنوز

ملکی بھی خاک مین اندیشہ ہی اکبیا ہوگا
پہلی ہی ڈہنک سی گردش مین افلاک ہنوز

مل ملکی روینگو گیا احباب صاحب دل کی پاس — جاتا ہی دنیا سی بھی جاتا ہون اوس قاتل کی پاس

چھوڑ چمن کی جلوی حسن کی باہر نکل آ ملیی آپ — بیٹھی رہی یون ہی اگر تم پردہ حایل کی پاس

نظارہ جان بخش سی آزار کو دنیا ہی ملول — رخ سی نقاب اولٹی ہوی بیٹھی ہین وہ بسمل کے پاس

ہی دل تو اونکی بزم مین چلتی یہ حیلہ خوب ہی — کہدینگی تم سی کام کیا آئی ہین اپنی دل کی پاس

یہ رو تو دامن ہنین اشک ندامت بعد قتل — بھجر تمی مقتول کا محضر ہی خود قاتل کی پاس

ہر گام پر دشت بلا ہر ایک قدم میدان حشر — جانا بہت دشوار ہی منزل تو کیا منزل کے پاس

اب فتنہ اوٹھاتا ہی کوی اب انجمن ہم ہی — بیٹھی ہو تم جا کر کہان اغیار نا قابل کی پاس

تخریب گے دو دن کیا ہوی لو اور بھی زینت تری — ہر آہ تار ابن گئی جا کر تہ کامل کی پاس

گذرین گریبان کو اگر ثابت رہی دو چار روز — جا بیٹھتا ہون آپ ہی مین ناصح جاہل کی پاس

ہین ناخن تدبیر ہی دقت بڑہانیکی لئی — پہنچونگی صورت بنگئی ہر عقدہ مشکل کی پاس

ہمکو نکالا کیلیئے در پر ہی دینگی جان آج — بنتا ہی اب اتم کدہ ظالم تری محفل کی پاس

ہو لیلئی محمل نشین ناقہ سی کچھ آگے روان — جذب دل مجنون مگر پہنچا نہین محمل کی پاس

تنہا نہ اوسکو چھوڑتی گردین تبا کچھ بھی تی — اللہ تجھسی مانگتی ایک درد دل ہم دل کی پاس

پہنچی تہ بحر فنا جب کشتئ عمر روان — آیا زبان موج پر لو آگئے ساحل کی پاس

قاتل تڑپتا چھوڑ کر دشمن کو آیا سیر کا — ای کاش ہو تو ناز سی کہتا ہوا بسمل کی پاس

جاتی ہی آہ نارسا گر چرخ کی جانب تو کیا — بجلی سی گر کر کیا ایک کشت بیحاصل کے پاس

وصل بتان کی غیر سی تم اور سائلک التجا — حسرت بڑہانی ہی اگر سائل گیا سائل کی پاس

مین ہوا زینت مکان قفس
دود فغان ہی سایبان قفس

لو اسیر ذکر و بیان چمن
اور مجھسی سنو بیان قفس

ضعف سی مین نظر نہین آتا
جان صیاد مجکو جان قفس

تو سمجھتا نہین اسیری صیاد
مین سمجھتا نہین زبان قفس

آگئی لب تک آہ آتش بار
اب خدا ہی نگاہبان قفس

نہین آتی خبر رہائی کی
طالع بد ہی پاسبان قفس

کسکی فریاد نی ہلائی زمین
سینہ ٹوٹا ہی آسمان قفس

سالک آنی سی سو سکی ہوگا
فایدہ اپنا اور زیان قفس

عالم ستم کشی مین یہ میرا ہوا کہ بس
اونکو فلک نی کرکے ملامت کہا کہ بس

بیٹھی ہوی ہین کیا وہ کنار رقیب مین
ہوتا ہی خود بخود یہ مرا دم خفا کہ بس

لکھا خرابیان میری قسمت مین اور بھی
بولا قلم ہی کاتب تقدیر کا کہ بس

ہم مرگئی تو حسرت وصل بتان رہی
جیتی رہی تو جینی مین یہ غم سہا کہ بس

اس ڈھب سے اپکی رد ئی یون نالہ کیجئی
بول اوٹھین ایکبار تو ارض و سما کہ بس

بیٹھی تھی اوس سی کہنی کو ہم ماجرای ہجر
کچھ ہونٹ ہی ہلی تھی وہ کہنی لگا کہ بس

اتبک بھی ہوش میری ٹھکانی نہین ہوئی
سالک کا حال رات کہا سنا کہ بس

کیجی بیان خاک تیرے روبرو ہوس
نکلی ہی کسکی تجھسی بھلا کینہ جو ہوس

کیونکر سما گئی ہین دل تنگ مین خدا
ارمان حسرت آز امید آرزو ہوس

اس جستجو مین ایک زمانہ خراب ہی
کرنا نہ وصل یار کی ہرگز عدو ہوس

اوس بزم کی ہون دُرد کشو مین کہ جسمین ہے
مینا امید جام تمنا سبو ہوس

ای آنکھہ کور ہو جو تبون پر کبھی پڑے
ایدل دو نیم ہو جو رکھی انکی تو ہوس

دیکھا شب اوسکی بزم مین سالک پہ کیا بنی
کھوتی ہی آدمی کی ضرور آبرو ہوس

قیمت دل کو نپوچھو کہ کہے کیا کوئی
دل ہی لینی کا نہ دیکھی جو خریدار کی پاس

بادہ نوشی کو ملے ظرف سفالین اچھے
بنتی ہی مسجد نو خانۂ خمار کے پاس

بند کس واسطے آواز ہوے ماتم کی
کہین آ بیٹھی ہین وہ میری عزادار کے پاس

یون تو بیباک بجا ئینگے وہ ہر روز وہان
گھر بنا لیتی ہین ہم خانۂ اغیار کے پاس

دیکھکر اپنی سی بدتر کو تسلے ہو جاے
ہم شفا پاتی ہین اگر تیری بیمار کے پاس

آشنا ہی سر وحشت زدہ میرا سالک
جتنی پتھر ہین پڑی دامن کہسار کی پاس

ملی نہ فرصت عیان ہون غش سی اوٹھی جو کبھی نقاب عارض
مگر سمجھتی نہین ابھی تک تم اپنا جلوہ حجاب عارض

نہ دشت ایمن مین ذکر اسکا نہ طور ہی پر کبھی یہ چمکا
نہو نظر مین جو تیرا جلوہ تو پھر کو دون خطاب عارض

تصور اونکا ہی مجکو ہر دم نہ شب کو تسکین نہ چین دنکو
ہوی ہین اوقات سب یہ بالکل تباہ کاکل خراب عارض

خوشی کی کثرت اگر ہوا ونکو تو نکلی نہ تھمنین آنسو
زیادہ یہانتک بڑھین ہین اپنی حد سے نہ ٹھہری عارضین اعارض

بیدرنگ نرم عدو تو دیکھو کہ لاکھہ پردے کئی ہین حائل
نقاب اوسکا تھا وہ گو ہین مشتی گی ہی غیرت حجاب عارض

الہی میری جگر فگاری رقیب سنکر او نہین سناوین
وہ مصلحت ہے سمجھہ کے آہن کہا نیکو ماہتاب عارض

نظر فرا ہی جہان ہی جلوہ تمہارا احسان سب یہ ہوگا
اوٹھا دو عارض سے تم جو پردا تو گھٹ نہ جائیگی تاب عارض

یہ نام جسکا قمر رکھا ہی مجھہ مین ہی سی ایک داغ لیگیا ہے
سمجھہ تو دیکھو سمجھہ رہا ہی فلک اسی کو جواب عارض

کہین الہی شب جدائی تمام ہونیکو آگئی ہے
نمود صبح خبر ہو شاید کہ مین نے دیکھا ہی خواب عارض

ہوئی یہ حال زبون کی شہرت کہ اوسنی خجلت سے منہہ چھپایا
بنا ہی رنگ شکستہ میرا بہت دنونمین نقاب عارض

نہ پوچھو ہم سی کہ کیا سبب ہے سیاہ روزی کا اپنی سالک
چمک رہا ہی بہت دنون سی عدو پہ وہ آفتاب عارض

پند کا ناصح ہی اور مین درد الفت کا مریض
اس زمانہ مین ہی ہر ایک اپنی عادت کا مریض

ہی ازل آورد یہ آزار اپنے عشق کا
چارہ گر دیکھا ہی کوئی اتنی مدت کا مریض

بعد سیری کسکے آگے روی جا کر پندگو
ہوگیا بیچارہ آخر ترک عادت کا مریض

محفل اغیار مین جاتی ہو جا اور شک کیا
ایک پروانہ ہی وہان سوز محبت کا مریض

عیش ہو یا رنج ہو ہر رنگ مین خاموش ہون
شکر کا عادی ہے مین سالک شکایت کا مریض

مجھہ ناتوان پہ حشر مین وہم فغان غلط
مین گفتگو کی تاب کہون یہ گمان غلط

سب آنکھہ بند کرکے عدم کو پہنچ گئے
کرتا نہین یہ راہ کبھی کاروان غلط

وہو کی سے کہنچتا ہی سوی نجد جذب قیس
کرتا ہی یہان کی راہ ہر ایک سار بان غلط

تم بہی وہی کہو تو کہین سب بجا درست
مین بہی وہی کہون تو کہی ایکجہان غلط

نار جحیم ہی کی فقط ایک مثال دو ن
تا سمجہو تم نہ شکوہ سوز نہان غلط

بندی کے حق مین آپ ہی جاہین جو کچہ کرین
سیر نجوم و گردش ہفت اسمان غلط

گرمی سی اسکی حسن کی کسکا جگر جلا
تشبیہ مہر و روی نکوی بتان غلط

کیسی اسیر خو ر آتش سنبل کو نی ہوا
دینی مثال کاکل عنبر فشان غلط

سچ ہی کہ آدمی کو غرض آدمی سی ہی
واعظ بیان دلکش حور جنان غلط

کہکر تمام سالک غمگین کا ماجرا
سینی کہا غلط ہے تو بولی کہ ہان غلط

فتنہ پاتا ہے چین یہان رہکر
رہتی ہے میری گہر بلا محفوظ

سالک آفت ہی عشق اور یون تو
ہر بلا سے رکہے خدا محفوظ

وصل مین تہا لطف گر تہا لحاظ
کہو دیا اسے نشہ صہبا لحاظ

لیتے لیتے نام دشمن رہگئے
رہگیا ہے اتنو بس اتنا لحاظ

دہر مین پہیلین ہیں میری رسوائیان
سالک اب شہرا دین کسکا لحاظ

اوس شعلہ رو کی سامنی جسوقت اے شمع
جلکر نکلنا آنکہہ سی آنسو بہا ہی شمع

وہ آگیا ہی بزم مین یا ہوگئی ہی صبح
کیون کم ہوی ہی بار خدایا ضیای شمع

اوسکا خیال ہی مجھی شمع و چراغ ہی
حاجت نہین مزار پہ کوئی جلای شمع

شبہای تار ہجر مین ڈہونڈون سحر کو مین
کہدو کہ آفتاب کی کوئی دکھائی شمع

دلکا بخار رکسکے نہ ہرگز نکل سکے
آشکون سی کیونکہ آتش دلکو بجہای شمع

اوسکی فروغ حسن سے آتی ہی بی نمود
پروانہ گر چراغ سی ڈہونڈی بنای شمع

فرماؤ اپنی عارض روشن کا کچھہ علاج
مانا شب وصال نہ کوئی جلای شمع

اس گرمی سخن سے جلاتا ہی جی فقط
خاموش اگر نہو نہ آرام پاسے شمع

سالک جو مستعار دمی پروانہ پر اسے
اوسپر نثار بزم مین ہونیکو اسے شمع

انصاف کی ہی مرگ سی ای فتنہ گر طمع
پوچھین نہ پوچھین حشر مین ہمکو مگر طمع

انعام کی ہی مجھسی عبث بخیہ گر طمع
رکھتا ہی اور زخم کی تیرا جگر طمع

چندی رہین جو نالہ تہی نارسائیان
نجاتگی ہماری امید اثر طمع

زاہد نی خواب مین کہین دیکھا ہی باغ خلد
اہل خرد تو کرتی ہین کچھہ دیکھکر طمع

دو نو جہان ملتی ہین اوسکی عوض مگر
اللہ بڑہگئی ہی میری کسقدر طمع

کرلی فلک سی عشق قضا لگای جی
لیکن رکھی نہ وصل بتانکی بشر طمع

مین نی کہا کہ نیم نگہ دلکا مول ہے
ہنسکر کہا خدا سے ڈرو اسقدر طمع

دشمن ہو درمیان تو نہین وصل بہی قبول
مین اور تجہسی ای فلک کینہ ور طمع

سالک کا نام بی نقط اور وہ بہی بی نقط
گہیرے نہ اوسکو کیونکہ رہے بیشتر طمع

کب تک غم فراق مین انسان اوٹہائے داغ
نعمت تو کچہہ نہین ہی کہ ہر روز کہائے داغ

کہویا برہنگی کو میری سرسی پانوتک
کیا ٹہیک آگئی میری تن پر قبائے داغ

مانا کہ مین ہی حشر مین کوثر کو پی گیا
پر کیونکہ جا سکیگی تپش دیر پائی داغ

بچ جای جان آتش بے زینہار سی
یارب دردن سینہ ہو دوزخ بجای چراغ

ظاہر ہون آہ شعلہ فشان سی تو کیا علاج
مانا کہ جی کی جی ہی مین ہمنی چہپای داغ

پہاہا دہرون جوم ہسم کا نور کا کہی
اوسکو بہی پیرہن ہی سمجہکر جلا ہی داغ

نی نالہ نی فغان ہی نہ فریاد ہی نہ آہ
اب رہگیا ہی سبکی عوض لب پہ ہائے داغ

مین نی شب فراق مین تاری گنی تمام
تجہسی بہی ایفلک سری گنتی مین آئے داغ

ظلمت کدہ سی اپنی ہو باہر کسی طرح
آشوب حشر کو کہین رستہ دکہای داغ

تجہسی نہ ایک مہر بہی ایچرخ چہپ سکا
ایسی ہزار سینہ مین ہمنی چہپای داغ

سالک کہلی ہین داغ جگر پر کچہہ اسقدر
پیدا ہوی ہے دیکہہ کی دلکو ہوای داغ

روشن ہماری قبر کا ہی جاودانی چراغ
رکہا ہی داغ عشق نی دل مین نہان چراغ

داغ دردن سینہ بجہی ہین نہ بجہہ سکین
بجہتا نہین جو ہوتہ دامن نہان چراغ

دیکہو گی صبح لیتی ہے کسطور انتقام
پروانہ کو جلا کی ہی نازش کنان چراغ

اچھا ہی داغ دورئی دنیا لگار ہے
مجھسا ہی توبھی تفتہ دروں گرنہیں کیوں تو ہون

بعد فنا لحد مین میسر کہان چراغ
باہر نکل پڑی ہی دہن سی زبان چراغ

روشن بیان کین میری اوستاد سا پایئن
سالک اگرئی بہرین اہل جہان چراغ

مین عدم سی جو چلا عالم امکانکی طرف
وہ میری چاک گریبان کا ملامت گرہی
گر چلون اوطرف جسمین ارادہ کرکے
قابل دید ابھی سی ہوہی وحشت اپنی
آسمان خاک مین شاید کہ ملاکر رویا
ڈر گئی دیکھہ کی گہر پر میری فتنونکا ہجوم

آنکہہ پہلی ہی پڑی کوچۂ جانانکی طرف
یہان نظر پڑتی ہی ناصح کی گریبانکی طرف
پانو پڑتی ہین میری کوچۂ جانانکی طرف
کہتی ہین سیر کو آئینگی وہ زندانکی طرف
نظر آتی ہی گھٹا گور غریبان کی طرف
صبح موںہہ کرکی نہ سوئی شب ہجر انکی طرف

وہ چلی ہی گئیے اغیار کی جانب سالک
کون آتا ہے میری کلبۂ احزان کی طرف

اب سرشک کیوں نکہ ہو چشم پرآب صاف
کیون بات موںہہ سی صاف نکلتی نہین کبھی
مظلوم بیگنہ کو کوئی پوچھتا نہین

ہی کب غبار سی دل خانہ خراب صاف
قاصد اگر ملا نہین وہان سی جواب صاف
کہدی نہ مجھہ سی داور روز حساب صاف

اچھون مین ایک عیب بھی سالک ضرور ہے
کہتا ہی دیکھہ داغ رخ ماہتاب صاف

| | |
|---|---|
| درازا تنی نہوتی جو داستان فراق | تمام حشر کی دن کرتی ہم بیان فراق |
| ہماری لب سی گیا ہنستے ہنستے نالہ نکل | گئی تو وصل مین بہی عادت زبان فراق |
| ہوی نہ اونسی سیر کبہی ہم آغوشی | نشانہ دلسی میری داغ جاودان فراق |
| سنی کسی نی نہ زنہار سن سکی کوئی | زبان ہلا دون اگر سوزش نہان فراق |

لب آشنائی شکایت کبہی نہو سالک
کہ ہوگیا ہون بہت کہنہ کاردان فراق

| | |
|---|---|
| نہ دیتے رخصت اونکو دتیی سحر تک | جیا اب کون نامے کے اثر تک |
| دعا یہ مانگ کر جاتا ہون گہر سے | نہ آوِن پہر کے یارب اپنی گہر تک |
| وہ مشتاق اسیری ہون کہ صیاد | ہلایا دام مین مین نے نہ پر تک |
| وہی ظالم گیا جو رہگذر سے | ہجوم خلق تہا دشمن کے گہر تک |
| سنا کیون حال وصل غیر مین نے | جیا کیون بازگشت نامہ بر تک |
| شہادت مین شریک اوسکو ہی کرلون | چلی لیکر جو اوس قاتل کے در تک |

یہی طول شب غم ہے تو سالک
قیامت ہم پہ گذریگی سحر تک

| | |
|---|---|
| پہر کاسی ایک کان کا زخم پہ یہان نمک | ہو جائیگا جہان مین اتنو گران نمک |
| پانی سے کے بدلی خاک پہ مجہ دلفگار کے | برسای کیا عجب ہی اگر آسمان نمک |
| حسن ملیح عارض جانان پہ خط کہان | روئیدگی ذرا نہو نکلی جہان نمک |

شکل ملیح دوست سے سالک خیال مین
گفتار سے نکلیونکہ ہو میری عیان نمک

ایک عمر سے ہی لب پہ میرے ہای ہای دل
کوئی اگر سنے تو کہون ماجرای دل

کیا ایسی چیز ہی کہ کہین ہم نہ جای دل
جای پر اس طرح کہ کسی پر نہ آی دل

عرش عظیم جسکو سمجھتے تھے سو کہان
مانا کہ داغ دلکو سمجھ لین بجای دل

سب کچھ عیان ہی دیدۂ خونابہ بار سے
تو جو ہو نہ صورت جگر و ماجرای دل

ناچار صرف دیدۂ خونبار ہو گیا
دلمین جو غم سمای تو برمین سمای دل

سینہ مین ایک کھٹک تو ہی گو اور کچھ نہین
ای چشم دجلہ بار کہین بہ نجای دل

آواز بیٹھ جای تو مجبور ور نہ ہم
کرتی رہین گی بیٹھی ہوی ہای ہای دل

ہم اور اوسکو دیکھ سکین بزم غیر مین
سالک سے تو دکھئی کیا کیا دکھای دل

اوٹھ کے در سے تیری کیونکر نہو جانا مشکل
ہمکو ہی اور زمانہ مین ٹھکانا مشکل

مجھسے خود رفتہ کو کیا لذت وصل جانان
وہ جو آئین تو ہی آپ مین آنا مشکل

صبح سے پہلی شب وصل پہ اوسان گئے
ساغر مے مین ہوا زہر ملانا مشکل

ہاتھہ کیا چرخ ستمگار پہ اوٹھی میرا
ضعف سے دست دعا بھی ہی اوٹھانا مشکل

کھو دیا کرتی ہین عشاق اسی طور سے جان
تمنے پروانیکے جلجانیکو جانا مشکل

کوچہ یار سے جنت سے عدم سے کیا ہی
آدمی کو ہی وہان جاکے پھر آنا مشکل

کیونکہ ممنون نہون مین اپنی گرانجانیکا
اونکو نظرون سی ہوا میر اگر اٹھانا مشکل

پہلی ہی تیشہ یہ بولا تہا دم کوہکنی
کوہکن صدمۂ فرقت ہی اوٹھانا مشکل

کس سیاہی سی خدا جانی لکہا کرتی ہین
خط تقدیر جبین سی ہی مٹانا مشکل

کام سالک نکل آتا ہی وہ نادانون سے
جان تیسے ہین جسی مردم دانا مشکل

مایوس و ناامید ہین کیا مدعا سی ہم
کہتی ہین اور کہتی ہین کس التجا سی ہم

آئی نہ باز تا بہ قیامت وفا سی ہم
کیجی ستم کہینگے نہ ہرگز خدا سی ہم

ہی حسرت پیام تو رشک پیام ہی
خط دیکھے پہیر لیتی ہین باد صبا سی ہم

کاش ای سپہر تجہسی ہی کہتی تو سہل تہین
وہ خواہشین جو کہتی ہین اوس بیوفا سی ہم

ہی چارہ گر کو لاف مداوای درد عشق
موہنہ پر تو کچہ ہی کہہ نہین سکتی حیا سی ہم

کہتی رقیب ہی کی طرح سی تو مانتے
عرض وصال کرتی ہین کیون التجا سی ہم

فرط نشاط وصل سی ڈر ہی کہ مرنجائین
ذکر غم فراق ہی چہیڑین بلا سی ہم

ہو جای گر وصال تبان کی دعا قبول
ساری خدائی مانگ لین سالک خدا سی ہم

آخر تو لائین گی کوئی آفت فغان سی ہم
حجت تمام کرتی ہین آج آسمان سی ہم

ہین شوق مین دلیل قدم کی نشان سی ہم
آگے بڑہی ہوی ہین بہت کاروان سی ہم

تم آگئے تو ہوش کہان ہین زبان ہو کون
آج آپ اپنی گہر مین ہین کچہ میہمان سی ہم

یہ جستجو ہی یار کی خود رفتگی نہین — کیا جانی کتنی دور گئی ہین جہان سی ہم

کیا کیا حکایتین نہین دل مین بہری ہوئین — چپ ہو رہی ہین کثرت عجز بیان سی ہم

بی اختیار راز نہان اوسنے کہدیا — مجبور آپ ہو گئے اپنی زبان سی ہم

چپ چپ پڑی ہوی تہی ابہی جانقاہ مین — کچہ کچہ کہلی ہین بیعت پیر مغان سی ہم

یہان بہی زمین پرنہ لگی پانو ایک جا — گردش مین کم رہی نہ کبہی آسمان سی ہم

یہان جسکی جستجو ہے وہ منزل ہی اور ہے — ملتی نہین ہین جان کی خود کاروان سی ہم

سالک خبر نہین کہ پس از مرگ کیا ہی
چہوٹی ہین اپنی زعم مین بحر تہان سی ہم

یون عیان تجکو دیکہتے ہین ہم — کہ نہان تجکو دیکہتے ہین ہم

نہین دادید ماسوا درکار — بی نشان تجکو دیکہتے ہین ہم

غیر کی وہان نظر نہین جاتی — اب جہان تجکو دیکہتے ہین ہم

دیدنی کچہ نہین زمانے مین — جاودان تجکو دیکہتے ہین ہم

جان دینے پہ کیون نہ ہو راضی — جانستان تجکو دیکہتے ہین ہم

یون کرین ہمکو پائمال عدو — آسمان تجکو دیکہتے ہین ہم

یون وہ گل گشت کو چلے آئین — گلستان تجکو دیکہتے ہین ہم

آج اپنا کہا سنا ہو معاف — ناگہان تجکو دیکہتے ہین ہم

آرزو گو کہ ایک حرف ہے تو — داستان تجکو دیکہتے ہین ہم

نگرین اب کلیم سے بھی کلام
ہم زبان تجھکو دیکھتے ہین ہم
ہم اور غیار سے گلا تیرا
بدگمان تجھکو دیکھتے ہین ہم
اور کرنا ہے چرخ کو دشمن
مہربان تجھکو دیکھتے ہین ہم

اوسکا آنا یقین ہی کیا سالک
نگران تجھکو دیکھتے ہین ہم

رسم الفت سے نہین آگاہ ہم
ضبط کی جا کھینچتے ہین آہ ہم
سر جھکا کر بند کر لیتے ہین آنکھہ
ڈھونڈھتے ہین کس گلی کی راہ ہم

دشت الفت کو کئی مٹھی ہین سطے
نام کو ہین سالک گمراہ ہم

حسن کی کس شی سے پیدائی نہین
وا ہین یون آنکھین کہ بینائی نہین
عقل کو کامون مین تیری دخل کیا
اپنی دانائی بہی ہے دانائی نہین
ہین تیری بیمار کتنے اہل ظرف
لب پہ دعواے مسیحائی نہین
تو ہماری ساتھ ہی ہر حال مین
ہمکو خلوت مین بہی ہے تنہائی نہین
کب ہوئین آنکھین تصور مین نہ بند
کب تیری صورت نظر آئی نہین
کس جگہہ ملتا نہین تیرا سراغ
دشت مین بہی ہرزہ پیمائی نہین
نور ذات کبریا ہر شے مین ہے
کس صفت مین جلوہ آرائی نہین
ہم ہین یون گمگشتہ اوسکے راہ مین
عمر بہر اپنی خبر پائے نہین

بند تھین آنکھین تو کچھ پردہ تھا　　کھل گئی آنکھین تو بینائی نہین
چاہئیے ہر مو سے حمد کردگار　　آدمی محتاج گویائی نہین

قصد سالک کب کیا توحید کا
ٹھوکر اس رستے مین کب کھائی نہین

یاد اوسکی بزم کب آئی نہین　　ایک جہان ہی رنج تنہائی نہین
شور افغان نکلے لب پر آگیا　　دل مین جس غم نی جگہہ پائی نہین
چارہ گر لذت شناس درد ہون　　احتیاج چارہ فرمائی نہین
تھی شکیبائی علاج اضطراب　　چارۂ رنج شکیبائی نہین
کارگاہ بے ثبات دہر کیا　　آفت جانِ تماشائی نہین
ہون نہ جب مختار اپنے فعل کے　　پھر کسی پر جرم خود رائی نہین
بیخبر ہے حال بد سی میری کون　　عشق مین کس سی شناسائی نہین
لائینگے شور فغان سے آج ہم　　وہ قیامت جو کبھو آئی نہین
قدر کیا نیرنگ قدرت کی اوسی　　آپ جو اپنا تماشائی نہین

ایک ہوتے ہم سبہی سالک دہر مین
پر کوئی تدبیر بن آئی نہین

دل جہان سی اوٹھای بیٹھی ہین　　سبکو دیکھے دکھای بیٹھی ہین
چاک دامن یہ کہہ رہا ہے کہ ہم　　دل کے ٹکڑے اڑا ای بیٹھی ہین

وہ سر بزم حال کیا پوچھین
میرے مطلب کو پا لیے بیٹھی ہین

اب اجل کیونکہ آ سکیگی دیکھون
وہ عیادت کو آئے بیٹھی ہین

کرتے ہین یون دعا کہ ہم گویا
ہاتھہ اثر سے اوٹھائے بیٹھی ہین

اگر آتے ہین وہ تو آنے دو
ہم بھی آنکھین بچھائے بیٹھی ہین

اوسکے دل مین اثر کرے گریہ
غیر کیا گھر بنائے بیٹھی ہین

اوسکے وعدہ کو جانتے ہین ہم
شام سے زہر کھائے بیٹھی ہین

در سے وحشت زدونکو خود نہ اوٹھا
یہ کوئے ایک جا سے بیٹھی ہین

اتبو لب تک بہی آ نہ اے نالہ
ہم تجھے آزمائے بیٹھی ہین

تم بہی کر جاؤ پائمال کہ ہم
نقش ہستی مٹائے بیٹھی ہین

کسکو دیکھہ آئے حضرت سالک
آج کچھہ موہنہ بنائے بیٹھی ہین

گذاری زندگی کوئے بتان مین
میری گردش مجھی لائی جہان مین

ادہر بجلی ادہر خس آشیان مین
خرابی اپنی مضمر ہے فغان مین

تیری کوچہ کی مجھپر راہ ہے تنگ
کہ آنا ہے نگاہ پاسبان مین

سراپا جان کی صورت ہے مفہوم
رہا کیا اب تمہارے ناتوان مین

سنو اچھی طرح اور پھر نہو رحم
اثر ہے یہ ہماری داستان مین

ازل سے تا ابد ہے ایک ہی نس
دہرا کیا ہے حیات جاودان مین

دغا دینا نہ کچھ دن اور اے صبر
ستم آخر ہے اب کے امتحان مین

کہون خواہش نہ تم سے پر کرون کیا
زبان کو آپ جنبش سے ہے دہان مین

دل بیتاب سے دم ناک مین ہے
مجھے جانے دو بزم دوستان مین

خدا پر کام اپنے چھوڑ سالک
نرہ اندیشۂ سود و زیان مین

احباب عیادت کو میری آی ہوی ہین
پر حال کچھ ایسا ہی کہ گھبرای ہوی ہین

ہم بیٹھی ہین یون منتظر اوس راہ گذر مین
گویا کہ اوسی شوخ کی ٹھہرای ہوی ہین

آنا ہے تو آجاؤ کہ حیلہ ہنون آخر
اب تک دل بیتاب کو بہلای ہوی ہین

ای غیر نہ جانا کہین اس لطف پر اونکے
مدت سی اسی دہوکے مین ہم آی ہوی ہین

یون پوچھتی ہین حال کہ سمجھے نہین گویا
ہم خوب سمجھتی ہین کہ سمجھای ہوئی ہین

ممکن نہین وہ آنکھ اوٹھا کر مجھے دیکھین
یون بزم مین بیٹھی ہین کہ شرمای ہوی ہین

انکار ہم آغوشی اغیار بجا ہے
گل میرے ہی بستر پہ تو کملای ہوی ہین

تاثیر ہی افسردہ دلی کی کہ نئے زخم
ہر چند نمک سود ہین مرجھای ہوی ہین

جب تھک کے تیری راہ مین بیٹھے تو کھلا حال
جو کھوی گئی ہین وہ تجھی پائی ہوی ہین

زانو پہ ہی سر بیٹھی ہین دروازہ پہ سالک
کیا محفل جانان سی نکلوائی ہوی ہین

مریض عشق ہون کب تک دوا کئی جاؤن
دوا اثر نہین کرتی دعا کئے جاؤن

ضد اونکو اور ہو کیون التجا کئی جاؤن
عدو کی حق مین کہان تک بھلا کئی جاؤن

شب وصال کا آتا ہی گر خیال کبھی
تو چاہتا ہون یہی تذکرا کئی جاؤن

قیامت آئی نہ جب تک تم اپنی ضد سی ہٹو
کہ مین فغان سی قیامت بپا کئی جاؤن

ادہر وہ ناز کہ پوچھین نہ بات بھی ہنسکر
ادہر یہ عجز کہ مین التجا کئی جاؤن

شکیب و تاب و توان مجھکو دیچکی ہین جواب
تمہین کہو کہ کہان تک وفا کئی جاؤن

ہجوم نالہ و افغان سی لب فگار ہوئی
یہ شکر تو نہین جسکو ادا کئی جاؤن

جوان تمہون سی خدا انکی پھیر دی دلکو
تو دل مین ہی کہ خدا ہی خدا کئی جاؤن

پھرینگی دن تو خموشی بھی کارگر ہوگی
اثر نہین ہی تو پھر کیون بکا کئی جاؤن

میری فسانیکو کافی اگر ہو روز جزا
بیان داور روز جزا کئی جاؤن

بلا سی کیون نہ درازی شب فراق کہو
بیان قصہ زلف دوتا کئی جاؤن

اگر رقیب کے کہنی سی تم نہ دو آزار
سپاس لذت جور و جفا کئی جاؤن

خدا کری کہ سمجھ جائین یہ کنایہ وہ
ابھی تو چرخ برین کا گلا کئی جاؤن

سنی نہین ہی مگر تمنے بیوفائی عمر
تمہین کہو کہ کہانتک وفا کئی جاؤن

نقاب چہرہ سی الٹو کہین کہ مین کب تک
شکایت نگہ نارسا کئی جاؤن

یہ کیا ضرور ہی ہو جای آج وصل نہان
خدا کبھی تو سنیگا دعا کئی جاؤن

کہین سی زہر ہی لا دو تو سالک حیران ہو
مریض عشق ہون کب تک دوا کئی جاؤن

دام دلکی وسلی کہتی ہین دلبر ہاتھہ مین
یون توہوتی ہین لکیرین ایک سی ہر ہاتھہ مین

دیکہنا شوق شہادت مین اونسی یہ کہون
آپ سی اکثر لئی پہرتی ہین خنجر ہاتھہ مین

برق ہی سیماب ہی ایک شعلۂ جوالہ ہے
سچ تو ہی دلکو ہماری لین وہ کیونکر ہاتھہ مین

چاہئی اتنا تو چشم مست ساقی کا اثر
ہاتھہ سی اوسکی لیا جائی نہ ساغر ہاتھہ مین

رنگ اصلی ہاتھہ کا رنگ حنا پر چہا گیا
کبہی وہ رنگ حنا ٹہرا نہ دم بہر ہاتھہ مین

ہمنی مانا بی سروسامان رہی ہم عمر بہر
تیری کیا آجائیگا چرخ ستمگر ہاتھہ مین

سالک وحشت زدہ جنگل سی کیا پہر آگیا
شہر کے لڑکی لئی پہرتی ہین پتہر ہاتھہ مین

ترک کیفیت دنیا ہمین منظور نہین
ورنہ ایکدم مین پہنچتی ہین عدم دور نہین

پوچہتی ہو کہ کبہی غیر کے گہر دیکہا تہا
جان کی خوف سی کہدیتی ہین مجبور نہین

رخصت ایکدم کی ہمین اے قفس کو صیاد
کہ اب آجاتی ہین اتنا تو ہمین دور نہین

غیر سی کام ہی تخریب جہان سے کیا کام
لوگ کیون ڈرتی ہین نالہ ہی مرا صور نہین

بدگمان مرگ سی ہی چارۂ حرمان مطلب
ہوس خلد نہین آرزوی حور نہین

چارہ گر اتنا تو یہ حالت میری پہنچی ہی کہ بس
وصل جانان بہی علاج دل رنجور نہین

دیکہنا صبح شب وصل بہی سی کیا ہی بلا
مین تو مین شمع کی بہی مونہہ پہ ذرا نور نہین

پاہی جاتی ہین بری داغ جگر کی اطوار
گرچہ اب تک یہی کہتی ہین کہ ناسور نہین

ق

کیا کہون حالت بیتابی امید جواب
کوی جانان مین چلا جاون یہ مقدور نہین

کبھی کہتا ہون کہ قاصد کو کیا قتل اوسنے / کبھی کہتا ہون کہ ایسا کہین ستمگر تو نہین

آج جاتی ہین ہم اوس بزم مین سالک کہ جہان
رحم کا ذکر وفا کا کہین مذکور نہین

ہم بھی جو نالہ ای فلک کینہ جو کرین / تو ہی بتا کہ تیری کہان جستجو کرین
آجای دل بباد کسی ظلم دوست پر / پہلے ستم کشی کی فلک ہی سی خو کرین
کب دیکھی قفس سی رہای نصیب ہو / کیا آمد بہار کی ہم آرزو کرین
کچھ تو رہے نمود بھی اب ضعف دیکھنا / گر حشر مین خدا کے مجھے روبرو کرین
جس خاک پر کسی سی گری ہو کہین شراب / وہ خاک صرف کوزہ و جام و سبو کرین
یہان مثل گل ثبات ہی یکروزہ ای نسیم / باغ جہان مین کیا ہوس رنگ و بو کرین
ہمکو ستم کشی کی عوض مین بہشت ہی / کیونکر نہ شکر جور و جفای عدو کرین
ممکن ہی خون نہ ٹپکی رقیبون کی آنکھ سے / زخم دل و جگر کی جو ہم گفتگو کرین

یا دشت یا وہ کوچہ ٹھکانے یہی ہین دو
سالک ہم اور تیری کہان جستجو کرین

ہوا ہون جادہ پیما جب سے مین دشت مغیلان مین / کہ ای مجنون نشان پا نہ تھا تیرا بیابان مین
غضب کے ہین اشارے ان بتون کی چشم فتان مین / نظر آتی ہین زخمی سینکڑون کی دین و ایمان مین
نہ وہ آئی نیند ای شب وعدہ مگر یارب / ہماری نیند لیکر سوی اوسکی پانو داман مین
سبکدوشی نہ بعد قتل بھی ہمکو ملی قاتل / کہ پاتے ہین زیادہ بوجھ سر سی تیری احسان مین

یہ حیرت چھا گئی آتی ہی اوسکی اہل محفل پر
کہ سب ہین اور پہر گویا نہین کوئی شبستان مین

گناہ تہمت معشوق اچھا ایک بہانا تھا
رہی ہمراہ یوسف ہی زلیخا کیون نہ زندان مین

جنون عشق ہی مجکو خجل کیا ہون ندامت سے
گریبان بھی نہین ناصح کہ مونہہ ڈالون گریبان مین

میری شوراب گریہ کو چھڑکدی زخم پر قاتل
نمک تیز اسقدر ہوگا کہان تیری نمکدان مین

ہماری ناتوانی جامع اضداد ہے گویا
گران ہین دوست کے دلپر سبک ہین چشم دربان مین

جو اچھے ہین وطن سی بہی نکلکر تہی ہین اچھے
وہی باہر بھی قدر بوی گل جو تھی گلستان مین

نہین تھا نقش کوئی نام گر عالم فریب اونکا
تو کیا تھا پہر نگین خاتم دست سلیمان مین

سرشک افشانیون نی جوش وحشت کا مزا چکھا
کسی جا خاک اوڑا ایکو نہین ملتی بیابان مین

بیان عارض دلدار مین کب چین آتا ہے
کوئی رخنہ نہ جب تک ڈالئی مہر درخشان مین

بلند اختر محبت زلیخا کی سمجھ اوسکو
نہین یہ حضرت یوسف کا گرنا چاہ کنعان مین

غنیمت ہی جو ہوکر فتنۂ محشر ہی رہ جاے
خدا جانی بھرا ہی کیا بھی اوس چشم فتان مین

نیا مین آدمی اس خاک سی جب حال ظاہر ہو
کہ کیا کیا حسرتین ٹوٹی ہوئی ہین کوئی جانان مین

میری ہمراہ وہ گل پیرہن ہی گر نہین سالک
تو مین کیا خاک اوڑانیکی لئی جاؤن گلستان مین

ادھر پہنچی تیری در پر اودھر آئی شبستان مین
نہ ٹہیرے لاغری سی ہم کبھی چشم نگہبان مین

چھڑایا آکی یہ فصل خزان نی جی گلستان مین
چمن کیسا نہ باندھون آشیانا باغ رضوان مین

ظہور صبح محشر تک نہ لے کروٹ بھی وہ کشتہ
سلا دی جسکو تو اے تیغ قاتل اپنی دامان مین

ملا کیا جذب الفت مل گئی گویا خضر ہمکو
کہیں جائیں پہنچ جاتی ہین لیکن کوی جانان مین

سمای بزم مین کیونکر تیری عشاق کا مجمع
زیادہ اوس سے در پر ہی جو کثرت ہی شبستان مین

نہ دیکھا تیرا جلوہ ہی جو دنیا مین تو کیا دیکھا
رہا ایک کور مادر زاد گویا مشرقستان مین

اگر جذب زلیخا الفت یعقوب سی کم تھا
کوئی مین گر کی یوسف کیون اوٹھی آتے کنعان مین

زبان پر آئی دل کی بھید سب مضمون بنکر
پشیمان ہین ہم اپنا نام لکھکر اپنی دیوان مین

ادہر روتی بھی دیکھا اودہر دشمن مین جا آئی
مگر ہی چشمۂ حیوان کا پانی چشم گریان مین

یہ عقدہ کھل گیا ہمپر کوئی حسرت نہ نکلیگی
کہ ارمان دل ہین ہین اور دل ہی اوس زلف پریشان مین

ٹھہادیگا بہادیگا یہ گریہ گھر کوئی دم مین
ہم اوس کشتی مین بیٹھی ہین جو آئی ہی طوفان مین

نکلا انکا خرق عادت پیر مغان زاہد
تصرف ہی کہ یون چلتا ہی ساغر بزم رندان مین

تصور سامنی رکھتا ہی وہ تصویر کا عالم
کہ ایک صورت نظر آتی ہی میری چشم حیران مین

بسر کیونکر کرون طول شب فرقت یہ کہتا ہے
ازل سی تا ابد دو روز ہین ایام ہجران مین

قیامت کا بیان تو کر چکا ہم سن چکی واعظ
بہت کھیل ایسی آگی کھیلتی ہین کوی جانان مین

تعجب ہے دعای مرگ یون مقبول ہو جای
مگر تھی آرزو ہی غیر شامل اپنی ارمان مین

جھکی جاتی ہی کیون ساتھ آنکھ کی گردن شب وعدہ
دبی جاتی ہو تم تو آپ ہی کچھ اپنی احسان مین

اگر لی آون لب پر ہی تو بھی مدعی کیونکر
نہان ہی اور ہی کچھ راز اپنی راز پنہان مین

کیا پھر رفتگان کی غم کو تازہ مرگ سالک نے
بھروسا زندگی کا کیا ہی کیا رکھا ہی انسان مین

یون تو نا چیز خاکسار ہون مین
تیری دل مین ہون وہ غبار ہون مین

اختر و آسمان و ناصح و غیر
کس کس آفت سے اب دوچار ہون مین

میری لوح مزار لرزان ہے
بعد مردن بھی بیقرار ہون مین

میری ہی زہد تو ریائی ہے
سچ ہے زاہد گناہگار ہون مین

جنبش نبض سے لرزتا ہون
چارہ گر سقدر نزار ہون مین

کوئی دم نالہ سے نہین خالی
غم مین سبکا شریک کار ہون مین

ضعف سے گو نظر نہین آتا
نالہ سے سالک آشکار ہون مین

ای کائنات سیر کو تجھسا چمن کہان
پر مجکو مہلت مژہ بر ہمزدن کہان

مین ہی سیہ گلیم ہون کیا پوچھتی ہو تم
برق ستم گرائیگا چرخ کہن کہان

وہان ایک کھیل بر ہمی روزگار ہی
وہ انجمن آئین تو پھر انجمن کہان

خود رفتگی مین بادیہ پیما ہوا ہون مین
مجھسی نہ پوچھیئی کہ ہی بیت الحزن کہان

رکھنی تھی ایک چھیڑ سی دل مین خراش کی
تیشہ کی زخم مین بھی مزا کوہکن کہان

دلکو کسی شکن مین چھپایا تو کیا ہوا
ظالم چھپیگی زلف شکن در شکن کہان

آوارگان بادیہ جستجو سے یار
اب اس تلاش مین ہین کہ ہی راہزن کہان

منظور ہی عجب حسن کا ہی امتحان اوسے
یون بات پوچھتا تھا وہ بیداد فن کہان

لیکر خیال غیر نہ آؤ خیال مین
دل مین سیر ہی سمائیگی انجمن کہان

ہر داغ پر ہی داغ تو ہر زخم پر ہی زخم | تمیز داغ تازہ و زخم کہن کہان
ہو رشک ہمکنار تری دشمن تو دل کہی | اتنا فشار اور وہ نازک بدن کہان

لالہ بھی داغ کہا کی نکلتا ہی خاک سی
مرقد مین چین سالک خونین کفن کہان

تم جیسی اچھا کہو لازم ہی مین اچھا کہون | غیر کی حق مین یہ کیا کہتے ہو ہسکو کیا کہون
جان ہی جای اگر ایسی اب جو ہی کہنا کہون | میری کہنی کو بھی گنجایش نہو ایسا کہون
شکوہ کب اپنی زبان سی ہو کہ ہو سکتیا نہین | مین زبان غیر سی ہی آپ کو بیجا کہون
سر لگا ہی انکی قدمو نسی ہیرا حیران ہون | اپنی سجدیکا نشان یا انکا نقش پا کہون
باطن او ملاوہ کہ ہر دم دل پہ دزدیدہ نگاہ | گفتگو مین ہی یہ آتنا کہ بی پروا کہون
غور سی دیکھون اگر اپنی جنون عشق کو | محملہ سودا ہی کہ پہر صحرا کہ مین صحرا کہون
راہ پر آیا نہ اس سی بھی دل بیراہ رو | داغ ہجران کو چراغ راہ نابینا کہون
وسعت آباد دل مشتاق وصل یار کو | آرزو کا ایک جہان امید کی دنیا کہون
امتحان تک دیکہی بنتی ہی کیا کچھ جانبکر | لطف مین جسکی ستم ہو پہر ستم کو کیا کہون
پستی طالع نے اس عالم کو اب پہنچا دیا | چاہئی تحت الثری کو عالم بالا کہون
رحم کہا کر وہ نہین سنتی کسیکی بات کو | کیون کرون فریاد و زاری راز کیون دلکا کہون
مر گیا ہین اور نہ دیکھا دسکی ہی شام فراق | عمر اپنی ہمیروز عشرت اعدا کہون
ہجر مین جس طور گذری یون ہی گذری جائیگی | دی کو امروز اور فردا کو پس فردا کہون

ہون موحد ماسوا پر کب پڑی میری نظر
غیر کو سا تہہ اونکی گر دیکہون تو مین تنہا کہون

ہیچ ہون سالک مگر ہون وہ حقیقت آشنا
ذرہ کو مہر درخشان قطرہ کو دریا کہون

کہو زنگ میری چشم تر مین خاک نہین
کہ دل مین حال نہین اور جگر مین خاک نہین

تمہاری جی مین ہی باقی غبار کچہہ اب بہی
دم آج عاشق شوریدہ سر مین خاک نہین

ہماری گریہ نی وحشت کی آبرو کہو ئی
کہین اوڑانی کو آتی نظر مین خاک نہین

قفس کو کیونکہ نہ دارالامان کہون اپنا
کہ تاب طاقت پرواز پر مین خاک نہین

عدو کی سامنی کیا خط کا مانگتا تہا جواب
تمیز عقل سمجہہ نامہ بر مین خاک نہین

شگاف ڈالی ہین سیلاب گریہ نی یہانتک
کہ فرق اب میری دیوار و در مین خاک نہین

اور اڑائی خاک یہانتک جنون الفت مین
کہ لوگ کہتی ہین سالک کے گہر مین خاک نہین

طلب وصل پہ کہتے ہو تکرار نہین
خوش ہون دو نفسون مین اتنا بہی انکار نہین

خاک پر میری طرح سی جو پڑا رہتا ہے
تجہہ عاشق تو تیرا سایۂ دیوار نہین

کیون نہ لون زہر بہی دیجائین اگر وہ مجکو
جیسی بیزار ہون کچہہ اونسی تو بیزار نہین

اس زمانہ مین تو مر کر بہی غنیمت ہی نجات
مرض الموت سی بہتر کوئی آزار نہین

کر کی آرایش حسن آپ چلی کیون بیباک
خانۂ غیر تماشا گہ بازار نہین

سو گئی پانو بہی کیا تیری طرحسی ای بخت
یہ دریا رہے اور طاقت رفتار نہین

تجھسی دشمن کی بھی گردش پہ مدار شب و روز
ہان فلک صبح شب ہجر کے آثار نہین

کچھہ خریدار سی بھی زیب ہی ای مایۂ حسن
جنس تنخفا سبب گرمی بازار نہین

یہان وفا ترک ہو وہان ظلم پہ کیونکر مانون
مجکو جو سہل نہین کیا اونہین دشوار نہین

مین تو معراج سمجھتا ہون پہنچنا لیکن
وہان چلا ہون کہ فرشتے کو جہان بار نہین

گر قناعت مین کوئی دو نو جہان دی سالک
تو کہون رہنے ہی دیجے مجھی درکار نہین

نی گرد سامنی نہ جرس کی صدا کہین
مین کاروان سی دور کہین کا رہا کہین

تہوڑی سی رہگئی ہی مری عمر ہجر مین
ای صبر چند روز نہ دینا دغا کہین

ظلمت بقدر سایہ بڑہی او رنجت مین
ہوتی ہی یہان سعادت ظل ہما کہین

کرنے پڑے ہین یار کی مرضی پہ کاروبار
ای آہ لب پہ آکے نہو نارسا کہین

لکھکر تمہارا نام یہ بیخود ہوا ہون مین
اپنا بھی نام خط مین نہ بینی لکھا کہین

پرسش کا خوف ہی تو اوٹھانا نہ ایک گام
بیٹھی رہو کہ حشر نہو وہی بپا کہین

کیون چپ ہوی وہ سنکی شب وصل میرا حال
اونکو خیال ہجر عدو آگیا کہین

ای شمع کاٹتے ہین زبان تیری کسلیئے
مذکور بزم یار مین میرا کیا کہین

اوٹھتے کسی طرح سی نہین ہین دہانے وہ
ای گریہ تو ہی گھر کو عدو کی ڈہا کہین

سن سنکے بات بہر بہری فریاد کو کہا
دیتا نہین ہی موت بھی اسکو خدا کہین

سوفار کیونہ دل سی تیری تیر کا کہچے
قاتل ہوا ہے گوشت سے ناخن جدا کہین

سالک ادسی سی عشق و ہوس مین ہی امتیاز
کر بہشت انہ بہر عسدو بدعا کہین

ہمکو کیا تار جو باقی ہیں میری داماں مین نہین
سر تمہارا تو خجالت سی گریبان من نہین

کچھ تغیر میری احوال پریشان مین نہین
ایسی عالم مین ہون جو عالم امکان مین نہین

یون ہین آمادہ زمانہ کی دل آزاری پر
آپ گویا کہ کسیکی دل نالان مین نہین

متبذل ہوگئے نگہ تند [illegible] بیجا سے
وہ اشارہ کہ تیری نرگس فتان مین نہین

آتش افروز نہین داغ [illegible] کہتے ہو
شعلہ گویا کہ چراغ تہ داماں مین نہین

لاف دیوانگی اور غیر مگر [illegible] ہے یہ
پہول پتہر کی جگہہ دامن طفلان مین نہین

صبح محشر بہی دکہلاتی نہین [illegible]
روز بہی تو نصیب شب ہجران مین نہین

دیکہہ تو تو ٹکے سینہ کو ہے [illegible]
کوئی حسرت تو تیری تیر کی پیکان مین نہین

یہان تیری عشق مین ظاہر [illegible]
دل مین [illegible] چاک ہین وہ جیب گریبان مین نہین

یہ بہی ہی طالع [illegible]
خواب میری ہی طرح چشم نگہبان مین نہین

رشک ہی سب مین [illegible]
ذکر [illegible] میری [illegible] پریشان مین نہین

[illegible] ہو سالک
[illegible] یہان کہ [illegible] جانان مین نہین

ہمکو گردش میری [illegible] بیابان مین نہین
پانو اوسکی ہوئی کب چاک گریبان مین نہین

پہر تو کہتی کہ اثر نالہ و افغان مین نہین
جان لو جیراوسی کی جو شبستان مین نہین

کاشش گذری تو بھی روز قیامت نکر | پر گز نکلی گھڑی یہان شب ہجران مین نہین
آج واعظ کو ہی دعوی ثبات اجرام | صور گویا کہ میری نالہ و افغان مین نہین
وحشت عشق کو ثابت قدمی بہی ہی ضرور | قیس کا نقش قدم تک بھی بیابان مین نہین
ہو گیا ذوق فنای خلشِ یاد مژہ | کون کہتا ہی کہ لذت تیری پیکان مین نہین
کیون میری پیرہن چاک سی نفرت ہی تمہین | آپ کی پانو میری گوشۂ داماں مین نہین
سچ تو ہی رہگذر سیل مین ٹھیری کوی کیا | اب تصور بہی تیرا دیدۂ گریان مین نہین
صبح ہونی دو شب وصل یہ خنجر ہی یہ زہر | کاٹنی عمر مجھے حسرت و ارمان مین نہین
جوش وحشت نی میری دہر کو جاہل کہا | ایک مدت سی کوی طفل دبستان مین نہین
وہم ہم خلوتی غیر غلط ہی لیکن | کیون مجھی چین تیری سایۂ ایوان مین نہین
جوش نومیدی یعقوب نہ پوچھو تو کہون | آج جو مصر مین ہنگامہ ہی کنعان مین نہین
اب تک جای تو اوٹھا جگر و دل کو جلای | کیونکہ مانون اثر آہ شرر افشان مین نہین
عشرت غیر تماشا میری ویرانی کہیں | واقعی نفع و ضرر طینت خوبان مین نہین
دشت وحشت مین اوڑی پہرتی ہین آرام سی ہم | جو صفت ضعف مین ہی تخت سلیمان مین نہین

جسکا ہر لفظ نہ وہ شوخ کنایہ سمجھے
شعر ایسا کوئی سالک تیری دیوان مین نہین

جو خواب مین ہمکو دیکھہ پائین | یوسف کو خیال مین نہ لائین
گرتی ہین فلک سے جو بلائین | کیا ہو سیر اگھہر اگر نہ پائین

آجائیگا فرق ناز کے مین — محفل سی مجھے نہ آپ اوٹھائین
ہو تم بھی ستم شریک اوسکے — مین چرخ کی بھر چکا جفائین
اعجاز ہی تیرا بھی ای عشق — سینے مین یہ حسرتین سمائین
ڈرتا ہون مین اپنی لاغری سی — ایسا نہو جی سے وہ گرائین

ہی بند در قبول سالک
پھر آئین زبان پہ کیون دعائین

جانا عدو کے بلہوسی کو برا نہین — کیا تم گناہگار کو دیتی سزا نہین
دشمن فلک ہے مین پہ مجھکا نازرا نہین — گویا ہماری واسطی کچھہ بھی بنا نہین
ہر دل عزیز یون ہی رہی تم جو چند روز — ملنی کا آشنا سی کوئی آشنا نہین
کہنی چلے ہین اوس سی ہم افسانۂ فراق — جو حرف حرف سنکی کہی کچھہ سنا نہین
پھرتی ہین دادخواہ تیری حشر مین خراب — تو پوچھتا نہین تو کوئی پوچھتا نہین
وہ عیش غیر کو ہی کہ جسکو نہین زوال — ہمکو ملا وہ درد کہ جسکی دوا نہین

سالک کسی نہین ہی میری حال کی خبر
وہ کونسی جگہہ ہی کہ نالہ گیا نہین

کیون سیہ ہی نامہ کا جواب نہین — آسمانی کوئی کتاب نہین
پردہ رخ سے اوٹھا کہ قصۂ طور — میرے ابرام کا جواب نہین
کیون ہون سپیدوار روز جزا — ہم کسی جاسے کامیاب نہین

تم چلے ہو عدو کے پاس ضرور
فتنۂ حشر ہمرکاب نہین

ترک عادت بھی ایک عداوت ہے
مجکو تسکین سے اضطراب نہین

غلم دیکھو کہ شکوہ کرتے ہوے
اس وفا پر مجھے حجاب نہین

مجھسے دو چار ہی یہ صرف ہوا
کہ کبھی غیر پر عتاب نہین

کچھہ رسائی نگاہ کی ہی ضرور
پردۂ نہ فلک حجاب نہین

گھیر لیگے زمین کو سیل سرشک
یہ سمندر ہے کچھہ سراب نہین

جان لون کیونکہ زیست سی بدتر
مرگ بھگتا ہوا عذاب نہین

سب ہین اوس بزم مین مگر ساکاک
تو ہی اے خانمان خراب نہین

برق بنکر تیری ہجو رحیا کرتی ہین
تپش دل کی تڑپنے سی دوا کرتی ہین

کاروانان قضا دیکھی کیا کرتے ہین
روز ہم روز جزا روز جزا کرتے ہین

شکر کیجے مگر افسردہ سی ہو کر کیجے
تا وہ صورت ہی سی جانی کہ گلا کرتے ہین

نہین ڈرتے میری فریاد سی تم جانتی ہو
شعرا حشر زبانی ہی بپا کرتے ہین

شرم کی بات ہی دشمن سی مدد کی خواہش
کیون نظر جانب افلاک کیا کرتے ہین

یاس ہی وصل بتان سی کہ چلی ہم کعبہ
چارہ کچھہ بن نہین آتا تو دعا کرتے ہین

دیکھکر مجکو جو غصہ سی اوٹھی وہ سر بزم
سب نی جانا میری تعظیم سلو کرتے ہین

یار کا وصل تو کیا گر نہو قسمت سیدھی
سہل سے کام بھی دشوار ہوا کرتے ہین

جاتی آپ ہی صبح شب وصل مگر
دیکھتی جاتی ہمکو بھی کر کیا کرتے ہین

کٹ گئی عمر یونہین حضرت ناصح افسوس
ہم سنا کرتی ہین اور آپ کہا کرتے ہین

یہان وہ آزار پسندی ہی کہ اس قسمت پر
چرخ سی ہم گلۂ بخت رسا کرتے ہین

غور سی دیکھہ کہ معدوم ہین ہستی کی نقوش
پر وہ دلکش ہین کہ آنکھونمین رہا کرتے ہین

کیا ملی مبدا فیاض سے دیکھین ہمکو
آج اندازۂ تسلیم و رضا کرتے ہین

جنکو تقدیر نی دی روشنی نیر بخت
شمع کو وقف رہ باد صبا کرتے ہین

نور و ظلمت کی ہی کیا اہل بصیرت کو تمیز
سایۂ طور مین بیہوش رہا کرتے ہین

تہ ہر حرف لکہا کرتے ہین سو دفتر صدق
دار پر چڑہ کے جو اظہار خطا کرتے ہین

دلمین ہم رکہتی ہین عشق نبوی کو سالک
دیکہہ کعبہ مین مدینہ کی بنا کرتے ہین

عشق ہی غیر سی چہپتی تیری انداز نہین
ہی وہ ناز اوسکو جو مجھپر بھی تجھی ناز نہین

یہ وفا ہی وہ ظلم آپ کی سب جان گئی
جسکو ہم راز سمجھتے ہین وہ اب راز نہین

بزم اغیار مین پروانہ کو دیکہا تمنے
یہ نہ دیکہا کہ کوئی عاشق جانباز نہین

جان بلب ہون کہو بچنا مجھی کیونکر ہو یقین
تم مسیحا نہین مین قائل اعجاز نہین

ناتوانی کی ہی یہ شان نہ ڈرنا صیاد
دل سی اوڑتی جو میری خواہش پرواز نہین

یہ بھی دو وقت کٹی اوسط ایام فراق
ابد انجام نہین یہان ازل آغاز نہین

آنکہہ نیچی نکرو غیر سی ملنا ہی غلط
تم بجا کہتے ہو مجکو کہ نظر باز نہین

شب غم زمزمہ سنجان سحر کیون ہین خموش
گر سیہ بخت سیہ سرمہ آواز نہین
جو نمانی سی کھچی ہی وہ نظر مین اپنی
تیری تصویر کو کچھ حاجت پرواز نہین

شب بسر کرنی ہی اوٹھہ اٹھہ کی سالک اتہو
آو مسجد مین در میکدہ گر باز نہین

یہ انقلاب اوس نگہ فتنہ زا کی ہین
ہر کام مین قدر کے کرشمہ قضا کی ہین
بیٹھی ہوی تہی آپ ہی ہم شرمسار سے
کیون خوش وہ بزم غیر سی ہٹکی اوٹھا کی ہین
برتی شب وصال کی برتاو غیر سے
باتون مین اونکی ڈہنگ یہ ہی التجا کی ہین
اب فلسفی کو خرق فلک مین ہی عذر کیا
گریہ ہی رنگ شورش آہ رسا کی ہین
کافی ہی ایک میری وفا سبکے واسطے
مانا کہ لاکھہ شیوہ تمہاری جفا کی ہین
مجھسے نہ پوچھو حال میرا اونسے پوچھ لو
جو دوست آپ جیسی رقیب آشنا کی ہین

سالک پہ صبر تجھپہ جفا ختم ہوگئی
ہمنی بھی دیکھی لاکھون ہی بندی خدا کی ہین

اونسی ظالم کا امتحان اور مین
یہ ستم تیرے آسمان اور مین
کبھی کہتا ہون اب وہ آتے ہین
کبھی کہتا ہون وہ کہان اور مین
بیقراری دلا رہے ہے یاد
ہائی تیری شوخیان اور مین
نہین سنتا کوئی کیسکی جہان
غم ہجران کی داستان اور مین
آخر آہی گئی فغان لب پر
ضبط راز غم نہان اور مین

چرخ بھولا ہوا ہے کیا گردش
یار کے گھر مین مہمان اور مین

کچھ سے کہئے جاؤ کچھ سنئے جاو
تمسے دو چار بدگمان اور مین

وہ گلی اور رات بھر پھرنا
دور باش نگاہبان اور مین

فکر دشوار سے ئے مطالب مین
ایک بیچارہ راز دان اور مین

آ سے ئے ورنہ دیکھ لیجے گا
ہر جگہ آپ کا بیان اور مین

پوچھ سالک نہ گھر میرا مجھسے
رات دن ہے دربتان اور مین

لذت نیش غم نہان مگر رکھتے نہین
زخم پر جو خواہش زخم دگر رکھتے نہین

قتل عاشق مین اگر تم کچھ خطر رکھتی نہین
یہان بھی رکھتی ہین وہ سر جسکی خبر رکھتی نہین

غیر نی کہہ کی اوس سی یون نکالا در سیرا
وہی نالے روز کی ہین جو اثر رکھتی نہین

خانہ بردوشی ہماری پوچھی ہمسی نہ کچھ
گھر کہان ہم آپ کی دلمین بھی گھر رکھتی نہین

وعدہ پر انکی رکھتی ہین توقع اوسی ہم
جز نزاکت سی قدم بیرون در رکھتی نہین

صبح ہوتی ہی تو ہم سو یاس سی کرتی ہین شام
شام ہوتی ہی تو امید سحر رکھتی نہین

جنسی اوٹھہ سکتا نہین فرہاد صدمہ ہجر کا
ایک حیلہ پردہ مرنا منحصر رکھتی نہین

دیدہ تر نے کیا واعظ کی آگی لاجواب
کسطرح کہدین کہ ہم دامان تر رکھتی نہین

کہہ رہی ہین ماجرا اشک خجے نین اوسی ہم
دل مین جو ٹوٹی ہوئی سو نیشتر رکھتی نہین

لی چکی خلق خدا سی نقد ایمان اوپہر
کچھ گرہ مین یہ بتان عشوہ گر رکھتی نہین

رکھتی ہین وہ راز ہم جو کہہ نہین سکتی کہین
رکھتی ہین وہ درد جسکا چارہ گر کہتی نہین

تیرہ بختون کو شمار سال و ماہ عمر کیا
دن وہ گنتی ہین کہ جو شام و سحر کہتی نہین

کان تک پہنچا نہ سالک تجھے دی ہین فکر غیر
ہم سنین کسکی خبر اپنی خبر رکھتے نہین

لاغری سی نظر آتا کہین تجھے نہین
تیر بہکی تو کماندار کی تقصیر نہین

نالہ رکنی کی جنون مین کوئی تدبیر نہین
پانون کی طرح زبان بستہ زنجیر نہین

اعتبار نگہ ناز سے کیا کیا انکو
قتل کرواتی ہین اور ہاتھ مین شمشیر نہین

ظلم جو اونسی رہین آپ تباہ دون انکو
اس سی بہتر کوئی مرجانیکی تدبیر نہین

دل کی دو حرف ہین اور وہ بھی جدا انکی
چاہتی مجمع احباب کو تقدیر نہین

وہ تیری بات کہ خاطر پہ زبانکی ہی نقش
یہ میرا نالہ کہ ایک تجکو بھی تاثیر نہین

خاک ہونی سی میری خوش ہین الہی کیون آ
اگئی ہاتھ کچھ اغیار کی اکسیر نہین

دعوی تفتہ دلی پر ہی دلیل روشن
یہ میرہی بات مین گرمی تم تقریر نہین

گریہ نی ہجر مین تسکین کا سہارا کھویا
کہ سماتی میری آنکھون مین وہ تصویر نہین

خون ناحق سی کسیکا اونہین کیا مطلب
اج خالی صفت ترکش شمشیر نہین

اوڑگئی اوڑتی میری چہرہ کا رنگ اکثر
اب کسی صدمہ سی ممکن جسی تغیر نہین

عیش مانگون تو کہے عیش کہ مانگی جا کر
موت مانگون تو کہی موت کہ تاثیر نہین

ایک کاشانہ دل ٹوٹ کی وہ بھی نہ بنا
اور دنیا مین تجھی حسرت تعمیر نہین

حال اچھا نہین بیمار کا تیری سچ ہے
ابکی دہوکا نہین حیلہ نہین تردید نہین

عمر بہر دار رکھا ہجر نی تیری ایسا
کہ میری نعش کو اب ذلت تشہیر نہین

شوق سننے کا بڑھاتا ہون یہی کہہ کہکر
تم سمجھ جاؤ کچھ ایسی میری تقصیر نہین

اوسکی کوچہ مین جو سالک گئی کچھ نالے
سنکے بولا کہ یہ من ہون فلک پیر نہین

یہ نہین ممکن کہ افزایش نہو تاثیر مین
گر ملا دون خاک پائی یار کو اکسیر مین

اک جہان کی خط لکھی لیکن اوٹھا ایک حرف
روشنی آئی نہ خط کاتب تقدیر مین

رہرو ملک عدم کی ساتھہ چلنا ہی محال
چلتی چلتی دم نہین باقی تیری شمشیر مین

کار فرما ہمکو ملجاتا کوئی تجھہ سا اگر
ہم نہ بودینی تجھی فرہاد جوئی شیر مین

قابل تعزیر ٹھہرا ہے وہان جرم وفا
بیگناہی ہوگئی ثابت میری تقصیر مین

تو قیامت تک نہ آئیگی تو کیا آئینگے وہ
ای اجل کیا فایدہ سمجھی ہی اس تاخیر مین

نارسائی مین بہی رکھتی ہی قیامت کا اثر
بہر رکہا ہی صور نہی آہ کی تاثیر نہین

اوس شکار افگن کی ہی برق تجلی کا اثر
جسقدر ہی جوش حیرت دیدۂ نخچیر مین

ملگئی دو گز زمین کیا اوس گلی مین دفن کو
آگیا سارا جہان گویا میری تسخیر مین

بزم کا بگڑا ہوا نقشہ نظر مین ہی ہنوز
دیکھتا ہون غیر کی صورت تیری تصویر مین

دل ٹھکانی ہو اگر میرا تو کیون نالہ کرون
عرش کا رکھنا ہی قایم ایک اس تعمیر مین

ہوگئین شاید کہ ساری حسرتین دل مین شہید
بوئی خون آتی ہی میری نالۂ شبگیر مین

| | |
|---|---|
| لیگئے قعر عدم کو جب گلی تک آگئی | دہار ہی بحر فنا کی کیا تیری شمشیر مین |
| کو دکان شہر کا وحشت مین شکوہ کیا کرین | سنگ فتنہ ہین بھری دامان چرخ پیر مین |

کیون پھر جای نہ انسان بنتی ہی سیلاک آدمی
چٹکیان عاشق کی دلکی ہین کلام میر مین

| | |
|---|---|
| ہمکو کیا پروا اگر برش نہین شمشیر مین | ذبح کو کافی ہی قاتل کی صدا تکبیر مین |
| کاٹنی تہی عمر دفع چرخ کی تدبیر مین | صرف کی ہمت عبث فریاد جو تاثیر مین |
| مژدہ ای وحشت کہ روز افزون ہی بیری لاغری | پا نورہ سکتا نہین میرا کسی زنجیر مین |
| رات کی چلنے مین کیا ہی کاروان سالار خوف | ہین گمی خورشید میری نالہ شبگیر مین |
| لوگ آتی ہین خوشی سی قتل ہونیکی لئے | آبداری اشک شادی کی ہی وس شمشیر مین |
| کس مزی سی کہاتی ہین لذت شناشان خلش | گرچہ ہی الماس کا پیکان تمہاری تیر مین |
| تیرہ بختی مین کیا ہی میری ایک فرق سیاہ | آج تک ہی در دست کاتب تقدیر مین |
| یہ بھی ہوگا ای ستم ایجاد سمجہا ہی کبہی | شوخیان اب تک جوانکی ہین چرخ پیر مین |
| رستگاری عمر بہر اوس سی نظر آتی نہین | حلقہ زلف بتان ہی کیا میری زنجیر مین |
| مجکو دد دو تیر ادسا کر پہنکتی ہے بارہا | گفتگو کیا ہی میری فریاد کی تاثیر مین |
| دیکھنا برگشتہ بختی ہاتھ آجاے اگر | سودۂ الماس کی تاثیر ہو اکسیر مین |
| خود چہری پہیری ہی تمنی خود شکار افگن ہیں ہم | دیکھہ لو صورت ہے ہکلی دیدۂ نخچیر مین |
| آتے ہین لخت جگر آنکہون مین یہ شوق ہے | صورت شمر کا اب جاملتی ہی تمہاری تیر مین |

دیکھتی ہی سرفرو کرتی ہین جانبازان عشق
صورت محراب ہی قاتل تیری شمشیر مین

چہوٹنا قید جنون عشق سی سالک محال
یہ صدا پنہان ہی میری پانوکی زنجیر مین

عشق مین کیونکہ کٹی عمر ذرا یاد نہین
یہ محبت ہی تہون کی کہ خدا یاد نہین

عشرت وصل نی سب شکر و شکایت کہوئی
جو کہا یاد نہین ہے جو سنا یاد نہین

مدتون جسکو جیا ہجر مین تیری سہنے
کوئی او نہین سی شب وصل گلا یاد نہین

یہ وہی وادئی الفت ہی کہ دیکھا سوبار
پہر یہ کہتا ہے میرا راہ نما یاد نہین

اتفاقاً جو شب وعدہ وہ ٹل جاتی ہین
یاد رکہتی ہین تو کہتی ہین ذرا یاد نہین

جور نی تیری بہلای ہین سب اگلی صدمے
چرخ بدکیش کی بہی کوی جفا یاد نہین

تو بلا کیا کہ حضر سے ملکے قاصد لیکن
کیا لکھون فرط مسرت سی پتا یاد نہین

دیکھنا بیخودئی عشق کہ دل کو کہو کر
کچہہ گرا آے کہین اسکی سوا یاد نہین

تجکو دیدار دکہانا ہی اگر ہو منظور
کیا ہے مجہے آیت موسی صعقا یاد نہین

رہتی ہین تازہ مصیبت مین گرفتار اسے
ہمکو آئی ہوی دم بھر کی بلا یاد نہین

ایکدن یون ہی قیامت بہی گذر جائیگی
ہم کہینگے کہ کب فتنہ اوٹھا یاد نہین

پیش آتا ہی جو کچھ عشق مین سب ہے معلوم
کس طرح کہئی کہ قسمت کا لکھا یاد نہین

پہر پہنسا چاہتی ہی عشق بتان مین سالک
پہلی غم کہانے کا حضرت کو ذرا یاد نہین

غیر کی گھر ڈ گیا خبر نہین
آج چلی آتی ہی قضا خبر نہین

کوئی فتنہ نہ رہا خبر نہین
اب ہوا حشر بپا خبر نہین

فتنہ چرخ کو پھر چھیڑا ہی
اُبکی ای آہ رسا خبر نہین

نہ رہا ضبط فغان جب مجکو
دہر مین شور اوٹھا خبر نہین

تجھپر ای نزع میری جان نثار
اوسنی گھبرا کی کہا خبر نہین

کوچہ قاتل سفاک سی لوگ
آتی ہین رو بقفا خبر نہین

صاف تھا دل تو نتھا کچھ بھی حجاب
اب وہ کرتی ہین حیا خبر نہین

پھر قیامت کی چلی آتی ہی
وعدہ پھر اوسنی کیا خبر نہین

کہین پھر ہوئی ہم آغوش رقیب
خود بخود دوم ہی خفا خبر نہین

زلف سی تم بھی خبردار رہو
سر پر آئی ہی بلا خبر نہین

کل تو قسمت سی بچی تھی کر
آج پھر درد اوٹھا خبر نہین

غم ہجر اور بڑھیگا اُبکی
وہ محبت سی ملا خبر نہین

جان کیا جائیگی کیونکر نکلی
زہر ہمکو نہ ملا خبر نہین

گرمی عشق عدو کا شک ہی
وا ہین وہان بند قبا خبر نہین

آفت آئی کوئی پھر سالک پر
سر ہی زانو پہ دھرا خبر نہین

جلوہ حسن تو ہی گرمی بازار کہان
آج یوسف بھی اگر ہون تو خریدار کہان

کب سقیمان درد دست کو آتی ہی اجل
یعنی ملتا ہی فرشتون کو یہان بار کہان

یار و دشمن مین نہین فرق ہی پر ڈر ایکاش
لیکن اوٹہتی ہی مری خاک سی دیوار کہان

جو قیامت کا ہو دل غلط سی بیان سب ہے بجا
اوسنی دیکھا ہی تیرا فتنہ رفتار کہان

نہین بیکار نظر تیرے تماشائی کی
ہو سکے تفرقہ کافر و دیندار کہان

بیخودی اپنی قیامت کی خبر لائیگی
ہمسی یہ ہوش ہوا کرتے ہین ہشیار کہان

آسمان توٹ پڑا ہے کہ قفس ہی صیاد
جاتے اب نالہ مرغان گرفتار کہان

ہوگئے سدرہ اشک جگر کے ٹکڑے
ورنہ ضبط اوسپرا دیدۂ خونبار کہان

تن مجروح دکہاتا ہون جبھی کہتا ہے
وہ نزاکت سی اوٹہا سکتے ہین تلوار کہان

حشر مین بہی رہی جلوہ ہی جو تہا ہر شی مین
اب ٹہریگی مری کیفیت دیدار کہان

می توحید کا ہر قطرہ ہی سالک دریا
ظرف بہی ہو تو ملے ساغر سرشار کہان

بہت صبر اس جفا پر ای ستم ایجاد کرتے ہین
کہے دیتی ہین ہم تجھسی کہ اب فریاد کرتے ہین

بہلائے بیٹھے ہین جنکے لئے ہم دین دنیا کو
کبھی کہتا نہین کوئی وہ تمکو یاد کرتے ہین

نہین تھمتی جب آنسو کہتے ہین اتنا اثر ہوگا
دل ناشاد کو ہم اسطرح سی شاد کرتے ہین

پڑی ہین راہ مین اوس شہسوار ناز کی اکثر
ہم اپنی خاک اپنی ہاتھ سی برباد کرتے ہین

کچھ ایسا بڑھ گیا شوق اسیری اندنون ہمکو
کہ خود کوشش کمین مین ہم تیری صیاد کرتے ہین

دم آخر ہی ہچکی لگ رہی ہی ہو نکی ہمکو
قیامت ہی کہ اب بہی وہ عدو کو یاد کرتے ہین

تم ون سی تم ون کی کشور دل کی خرابی ہے
کبھی ویران کرتی ہین کبھی آباد کرتے ہین

کہان جاتی ہین عاشق گو نکلوا دیجی کوچہ سے
یہ وہ بندی نہین ہین جنکو لوگ آزاد کرتے ہین

کہان ہم اور سالک پہلی ہنگامی محبت کے
اب ایک گوشی مین بیٹھی ہین خدا کو یاد کرتے ہین

مین کیا کہ اونکو شوق میری امتحان کی ہین
سامان مگر خرابی کون و مکان کی ہین

بیتاب کسقدر ہی ہمارے لگاؤ مین
گویا کہ ہم بنائے ہوئے آسمان کی ہین

ای خضر اونکو الفت خوبان نہ دی خدا
ماری ہوئی جو زندگی جاودان کی ہین

مشکل ہی اپنی منزل مقصود تک نمود
ذرہ بھی ہم تو گرد پس کاروان کی ہین

اچھا کہین تو آپ کہین جائین غیر کو
اچھی بری نظر مین ہماری جہان کی ہین

داغون مین رنگ بو می وشادسی ہی جدا
دامن مین اپنی پھول یہ کس گلستان کی ہین

ہنس ہنسکے کر رہی ہین بیان وہ رقیب سے
شکوہ بھی کس طرح سی ہماری فغان کی ہین

اچھی تو ہو چکے تیری زخمی مگر ہنوز
کچھ کچھ مزا دل مین لذت نوک سنان کی ہین

ایام کو دکی و زمان شباب و شیب
یہ تین ٹھیکہ تو سن عمر رودان کی ہین

اونکو خبر کہان ہی کوئی آئی کوئی جائی
کوچہ سی ہم نکالے ہوئی پاسبان کی ہین

آجاؤ یہان نصیب جاگین گی رات بھر
خوگر وہ ایک عمر سی خواب گران کی ہین

پہلی عدم کو جائین گی ہو کر مزار سے
رہرو جو تیری کوچہ جنت نشان کی ہین

قاتل کیا شہید یہ کس بیگناہ کو
دروازی سب کھلی ہوئی باغ جنان کی ہین

مسجود عرش تک تو نہ نالون پہ کیا کرون
پایۂ بلند اس سی تیری آستان کی ہین

پہنچہ جرم ٹرہ گیا کرۂ زمہریر کا
ٹھنڈی تیری زبانین جو آسمان کی ہین

مٹ کر بہی سیل گریہ سی رفعت ملی اسے
دہو کے مکان پر اپنی بہی لامکان کی ہین

جس جا گیا نئی کوئی آفت بپا ہوئی
قصے ہزار سالک بی خانمان کی ہین

نالہ ہی کر کی جلا دون نہ انہین خاک کرون
کب یہ فرصت ہی کہ مین شکوۂ افلاک کرون

وصل مین بہی تو رہا شوق سی مضطر کمبخت
ہجر مین خاک علاج دل غمناک کرون

حسرتین بگئین دل مین میری خون ہو ہو کر
ہمت ای گریہ کہ سینہ کو ذرا پاک کرون

آشیانے پہ گرای برق کہین گر بیتاب
نفس سرد سی پاس خس و خاشاک کرون

گر نہین گریہ مین تاثیر ڈبو دے مجکو
اور پہر کیا تجہے ای دیدۂ نمناک کرون

دہو چکا جان ہی سی ہاتہہ تو پہر کیا ناصح
اب تو جو کام کرون چاہئی بیباک کرون

کلبلاتی ہین میری ہاتہہ نہ رکہون کوی تا
فصل گل آئی ہی آرائش پوشاک کرون

وہ نہ آئین تو گلا کاٹ کی مرجاؤن تو ہین
آج چلکر کہین اس قصہ کو ہی پاک کرون

خوف بیداد سی پہر کوئی نہ چاہی تجکو
کہہ کی ظالم تجہی دنیا مین تیری دہاک کرون

مجہسی دیوانی کی سمجہانیکو آئی ناصح
آج حضرت کی گریبان ہی کو چاک کرون

بیوفائی سی وہ راضی ہین و فاسی ناخوش
مین بہی تقلید رقیبان ہوسناک کرون

سچ ہی صحرا مین نوآموز جنون کا کیا کام
خاک اوڑانی بہی نہ آتی ہو تو کیا خاک کرون

تم رہو بی سبب ازار یونہین اونکی شریک
اور گردش مین مین ہمراہی افلاک کرون

دل مین ہی اور وہ دکہائی نہین دیتا سالک
جب یہ نہین ہو تو کیا دعوی ادراک کرون

غلط نہین ہی کہ دل ہی مکان یار نہین
اگر نظر ہو تو کس جا نشان یار نہین

یقین دلائین ہمین جسقدر محبت ہے
ہماری بس مین دل بدگمان یار نہین

رکینگی ہم در جنت پہ کیونکہ رضوان سے
وہ اوسکا در نہین یہ پاسبان یار نہین

وہ ہمکلام عدو سی ہی مین یہ کہتا ہون
زبان بہی نہ ہی جب وہان یار نہین

بیان واعظ نادان کوئی سنی کب تک
کہ پند و وعظ ہی کچہہ داستان یار نہین

رقیب پہر نہ سکی دو قدم بہی ساتہہ اب
کہ دشت عشق سرا بوستان یار نہین

اوبجہا اوبجہہ کی کہین جال حشر مین ہم کیون
بیان کاکل عنبر فشان یار نہین

وہ کاوش مژہ بہی نہ خلش ابرو کی
جو زخم خوردہ تیر کمان یار نہین

یہ ضبط دیکہہ کہ عمر اوسکی یاد مین گزری
مگر زبان تک آیا بیان یار نہین

نہ دلکی راز سے ہو صائب اپنی فکر رسا
ملا وہ دوست کہ جو رازدان یار نہین

غش اپنے بزم تصور مین کہہ بیٹھے
وہ شب نہین ہی کہ ہم میہمان یار نہین

بگاڑ غیر سی اوسکا سنا ہی سالک نی
کہ شکوہ ہائے غم جاودان یار نہین

یہ صورت اے شکار افگن تیری نخچیر رکہتی ہین
سر ہر زخم چشم انتظار تیر رکہتی ہین

وہی ای کوہکن امید جوی شیر رکھتی ہین
نظر کے سامنی جو یار کی تصویر رکھتی ہین

ازل سی چاک کرتی ہین کہ ہم دامن کے تارون نہین
ہزارون رشتہ ہای خامۂ تقدیر رکھتی ہین

زہا ای سوز غم مشعل فروز داغ ہوجانا
عدم کو جاتی ہین در پیش ہم شبگیر رکھتی ہین

ہماری دلسی پوچھو تم قدر اندازیان اپنی
کہ سینی مین نہان ٹوٹی ہوئی سو تیر رکھتی ہین

تڑپ کر جان دیتی ہی یون شہید نازنی تیری
کہ حیرت حلقہ ہای جوہر شمشیر رکھتی ہین

سراپا قید وحشت مین کیا فکر رہائی نی
کہ دائم ہاتھہ مین ہم پانون کی زنجیر رکھتی ہین

یہ شہرت ہی کہ آتی ہین وہ دلکی داغ گننی کو
ہم اونکی آنی سی پہلی ہی سینہ چیر رکھتی ہین

کہا ہی بارہا ہمنی گلہ اب کیون ہی نالونکا
سنا ہی بارہا ہمنی کہ یہ تاثیر رکھتی ہین

ادای شکر اون ناوک فگن کا ہمکو آسان ہی
دہن زخمون کی سب گویا زبان تیر رکھتی ہین

سمائی کس طرح دفتر کی دفتر اپنی عصیان کی
گرہ ہر کی جبین ہی جسمین سب تحریر رکھتی ہین

جہکا ہی سر کب اونکا قتل کرنیکی بہانی سی
مگر گردن پہ خون عاشق دلگیر رکھتی ہین

شہادت پاکی ہم کیا جانیں کس خواب گران سوین
کہ نیند آتی ہی جب گردن تہ شمشیر رکھتی ہین

ازل اور وہی وحشت ہماری شکوہ ہی کسکا
ہم اپنی ہاتہہ سی اپنی گریبان گیر رکھتی ہین

کرین کیا ضبط دل مین ڈر سی ہی لکت دو دہنان کا
ہم اس آئینہ مین اوس شوخ کی تصویر رکھتی ہین

مین دفتر شکایت جانان جو وا کرون
محشر کا دن بہی ہو تو نہ پورا ادا کرون

گردش سی تیری تنگ ہین ای چرخ کیا کرون
کچہہ سر پہرا نہین ہی جو تیرا گلا کرون

وصل بتان کو مانگ کی پہر کیا دعا کرون | اب کیا جہان مین ہی جو توقع سوا کرون

یون دام مین پہنسا ہون کہ صیاد چہیڑ سے | کہتا ہی بار بار کہ تجہکو رہا کرون

جب تم نظر مین ہو تو نظر اوٹہا کے کہان | مین کیونکہ شکوۂ نگہ نارسا کرون

سمجہی نہوگے کیا میری صورت کو دیکہکر | میری زبان کہان ہی کہ مطلب ادا کرون

بس بس ہجوم آہ کہ اب چاہتا ہی تو | پہر مین تصور نگہ سرمہ سا کرون

یون غرق ہون تصور جانان مین رات دن | ہو پاس ہی تو یاد اوسیکی کیا کرون

سر پر فلک ہی خواہش ظل ہما ہی ہے
غفلت پر اپنی کیونکہ نہ سالک ہنسا کرون

کیا ناپسند کجروی آسمان نہین | لیکن زمینیون پہ خدا مہربان نہین

وہان ناز غیر یہان ستم اونکی گران نہین | نازک نہین ہین وہ بہی جو مین ناتوان نہین

یہ بہی کمال صنعت حق کی دلیل ہے | تم خود یہ کہہ رہی ہو کہ میرا دہان نہین

جب تمکو رحم آئیگا سمجہی ہوتی ہین ہم | ہمسی زیادہ اور کوئی خستہ جان نہین

افسانہ نیکے کان مین اسی صدائی صور | مرقد مین بی سبب مجہی خواب گران نہین

کیسا علاج چارہ کہان کہائی ہین زخم | آنکہون مین جنکی سوزن عیسی روان نہین

اندیشہ ہی کہ بہول نجائے پیامبر | تکرار مدعا مین اوجہتی زبان نہین

کیا جانی اضطراب دل مضطرب کی قدر | ظالم نظر مین جسکی تیری شوخیان نہین

بو آرہی ہی آمد فصل بہار کی | رنج خزان نتیجہ فصل خزان نہین

اغیار کا خیال تھین یہان ہجوم شوق | گویا شب وصال بھی خالی مکان نہین

سالک خموش بیٹھہ رہی پڑہ کی چند شعر
پورا ہوا فسانہ غم کا بیان نہین

اب تاب ضبط نالۂ آتش فشان نہین | چھوڑو ستم جو دشمن کون و مکان نہین
باور نہین تو دیکھہ لو سینے پہ رکھہ کی ہاتھہ | اب تک عدو کی زعم مین تم دلستان نہین
یہ پاس آبروی غم ہجر یار تھا | دیکھا کبھی کسی نی ہمی شادمان نہین
کس آفت جہان کی زمانی مین رنگ ہی | گردش مین ستارہ ہفت آسمان نہین
کھلتا نہین نتیجہ سر بازی وفا | شوق ستم ہی اونکو سر امتحان نہین
پاتا ہی بار کب مری بزم خیال مین | دشمن کو جانتا ہون تیرا رازدان نہین
اونکو کدورتین ہین تو کیا مدعا برآئی | کشتی کسی کی ریگ روان مین روان نہین
تنکی جلی ہوئی نہین ای برق کس جگہہ | باندہا چمن مین ہمنی کہان آشیان نہین
ہستی کو خیرباد قضا پہلے ہے وہان | آشوب رستخیز کو جس جا امان نہین
یوسف جمال آپ ہی لیکن آپ سی | پہنچا کسیکو مژدۂ بخت جوان نہین

سالک سمجھہ کی لاف و گزاف ستم کشی
بیداد یار کچھہ ستم آسمان نہین

جفائین بوجہ سہین تمہارا شکوا ہی نہین | یہ حال پہنچا کہ وصال کی تمنا ہی نہین
نظر ہو کچھہ بھی جو رسا تو کوئی پردا ہی نہین | پڑی کبھی غیر پہ گر تو چشم بینا ہی نہین

وصال جانان کی سوا نہین ہی تدبیر کوئی
دوا ہی عشاق غمزین جہان مین پیدا ہی نہین

کہو تو کیا شی ہی وفا بتاؤ تو کیا چیز ہی کرم
تمہاری محفل مین ہوا کبھی یہ تذکرا ہی نہین

اوٹھا چکی جور وجفا سہی بہت رنج والم
عدو سی ملتی ہو ملو اب اسکی پروا ہی نہین

نہین یہ غنچہ کہ اسی تو کھولی ای باد صبا
گرہ یہ میری کلام کی ہی کبھی ہو سی وا ہی نہین

ہنسی کی باتین ہین تمہونکو نالہ وآہ وفغان
جو آپ کرتی ہین یہ بیوفا وہ بجا ہی نہین

سمجھ تو دیکھو کہ تمہون کو دیکی دل سادگی سی
سمجھ رہا ہون مین کہ جان کا تقاضا ہی نہین

قدم اوٹھا ہی وہ گیا ہی آج کیا سوئی عدم
جہان پامال جو ہو تو اوسکو پروا ہی نہین

رقیب کو بھی تو ستاؤ تا کہ بھلی لاف وگزاف
ستاتی ہو اوسکو تو کہ جسکو شکوا ہی نہین

ہی عشق سالک کو اگر حواس پہ کیونکہ رہین
خمار سمین کہ نہو ذرا وہ صہبا ہی نہین

ابھی تو کوہی دم جوڑی رہو تم تیر چپکی مین
تماشا ہی نگاہ حسرت نخچیر چپکی مین

میری برگشتہ بختی کی ہی یہ تاثیر چپکی مین
کہ بنکر خاک اوٹھتی ہی جو ہون اکسیر چپکی مین

گذارش شوق کی ہی کب ٹھہر سکتی ہی کاغذ پر
قلم کیا جانی کیونکر ہے دم تحریر چپکی مین

کشش ای ناوک افگن گر دل مشتاق کی سچ ہے
ٹھہر نیکا نہین ہی ایکدم بہر تیر چپکی مین

خدا سمجھی ہو فندق کی اودہر باندہی ہی سر کہو کی
یہ مشکل ہی میری حل کی نہین تدبیر چپکی مین

سر مینا نہین کھولا نہین پی ایک مدت سے
مگر ہی آج تک بھی بوی می جاگیر چپکی مین

ہم اوس ناوک فگن کو ڈہونڈتی پہرتی ہین ورنہ خود
صدا آئی کہ کوسون اوڑ گیا نخچیر چپکی مین

نہ کھینچ اے چارہ گر چٹکی سے تیر اوسکا کہ ڈرتا ہون
دکھائی دیتی ہے سوفار کی تصویر چٹکی مین

نہ یون چٹکی چٹکی چٹکیان محفل مین دشمن کے
ملو اس سے تو جان عاشق دلگیر چٹکی مین

اگر آتش زبانی کا کرے اوس بزم مین دعوے
زبان شمع کو پکڑے ابھی گلگیر چٹکی مین

ٹھہرتا ہے دل سیماب شررانی سے کچھ اونکے
لیے پھرتی ہین خوبان جہان اکسیر چٹکی مین

کچھ انداز پوچھا اوس نوجوان ناوک افگن کا
اوڑائے جو تجھے اے آسمان پیر چٹکی مین

یہی جی چاہتا ہے حال دل انکو لکھے بھیجا دون
جما جاتا ہے کچھ خامہ دم تحریر چٹکی مین

دکھاتی ہین قدر انداز یان لوگونکو وہ اپنی
تھیلی پر اودھر جان ہے ادھر ہے تیر چٹکی مین

نہ لب تک بات کوئی بھید کی آجاتی تا ہون
زبان کو تھام لیتا ہون دم تقریر چٹکی مین

کمان اوتری نہ سالک کسطرح تدبیر والونکی
فلک جوڑی ہوئی ہے ناوک تقدیر چٹکی مین

غم دوری کا بیان مجھسے وہ کب سنتی ہین
پاس آجاتی ہین اغیار تو جب سنتی ہین

جان کر ڈالتی ہین نیند مین بس آپکو وہ
خوب کیفیت بیداری شب سنتی ہین

حشر کو حشر نہ سمجھی تیری آفت زدہ لوگ
کہتی ہین حشر کا ہنگامہ عجب سنتی ہین

میری فریاد قیامت ہے نہ چھیڑو مجکو
مین پکارے ہوے کہتا ہون یہ سب سنتی ہین

سالک خستہ عجب تجھ سے ہے روتی صورت
تجھسے جب سنتی ہین ہم رنج و تعب سنتی ہین

وہان معطر نکہت گلہای تر سے آستین
اور رنگین ہے یہان خون جگر سے آستین

دیدۂ طوفان فشان اتنی تو فرصت دی کہ مین
خشک کرے لون سوزش داغ جگر سی آستین

دادخواہون کی کہین سرشتہ نہین اس وقت مین
پہر چہپائی تیغ نی قاتل کسکی ڈر سی آستین

ماجرای اشک خونین کس طرح اسالک رقم
باندہ دون بازوی مرغ نامہ بر سی آستین

اپنی در پر مجہی رونی دی کہ سائل ہر روز
جہولیان گوہر شہوار سی بہر لیتے ہین

صبح کہتی ہین جسی ہی وہ شب وصل مین موت
جان کیون بولکی مرغان سحر لیتے ہین

ہوتی ہی رحم و نزاکت مین لڑائی کیا کیا
سر بیمار جو زانو پہ وہ دہر لیتے ہین

یہہ بہی قسمت کہ ہوا نام ہمارا سالک
بی نقط ہی وہ سناتی ہین اگر لیتی ہین

کہنی کا غیر کے تو کسیکو یقین نہین
پر تیری آنکہہ راز کی تیری امین نہین

گہیری جو لوگ رہتی ہین مجکو تو شرم سی
آتا خیال مین بہی وہ پردہ نشین نہین

خط مین نہ لکہہ کی حرف وفا کو اوٹہائی
ورنہ کہین گی لوگ کہ یہ نازنین نہین

اوٹہتی ہین روز فتنہ و آشوب یہانسی ہی
کچہہ آسمان سی کم تیری گہر کی زمین نہین

کیا شور بن رہا ہی خدایا کہ چرخ پر
ملتا نشان نالۂ شور آفرین نہین

ہم ہی اسی اوٹہا مین فرشتونکی کیا مجال
سالک یہ بار عشق ہی عرش برین نہین

دل بیتاب آئی اب ایک آن مین
زلف کچہہ کہتی ہی اوسکی کان مین

سناتہہ اوسکی غیر بہی آجائے گا
قیمت دل چاہئے بوسے کئے
ہی یہ نفرت غیر سے لائے نہین
پوچھتا کیا ہے ہماری زندگے

کیونکہ اوس کافر کو لاؤن بیان مین
آگے جو آے تیرے ایمان مین
رشک کا مضمون بہی ہے ہم دیوان مین
جیتے ہین پر موت کے ارمان مین

طور میں نیکے نہ تہے سالک نیز سے
ہان مگر رکھا ہی کیا انسان مین

تیری بیداد کا قیامت مین
ہوس زلف حور مین واعظ
جانیوالے عدم کی بیٹھے ہوے

ہم تجہی کو گواہ کرتے ہین
یون ہی نامہ سیاہ کرتے ہین
ہر نفس قطع راہ کرتے ہین

کیون میرا انصاف اوسکو دیکھکر
کار فرما وہ نگاہ ناز ہی
کہتی ہین بولا ڈہتی ہی تصویر ہی
وصل سی خوش ہی خیال وصل یار
لیتی ہین عشاق انکھون قدم

دادر روز جزا ہوتا نہین
یہان مقدر کا لکھا ہوتا نہین
پردہ مین اوسکا ہی وا ہوتا نہین
دخل یہان اغیار کا ہوتا نہین
ظاہر اوسکا نقش پا ہوتا نہین

غیر کو واقف اسرار کرون یا نکرون
سو ستم کرتے ہو انصاف سے کہدو تم آپ
جانکر طنز دہ کیا جانی کہین کیا اہدل

اونکو الفت سی خبر دار کرون یا نکرون
مین بہی شکوہ کوئی ایک بار کرون یا نکرون
صفت محفل اغیار کرون یا نکرون

جہانک کر مجکو وہٹ جائین تو حسرت سے نگاہ
جانب روزن دیوار کرون یا نکرون

صدای غیر بہی آی جو سونا یزدر تک
کہون نیرنگ سازی کیا دل بیتاب کی
مقرری نگاہ شوق آیا ڈہبری کہین
دہلون ہتا ہی اہونین کبہی حرف دیدہ تر

روان تہی تہک شمع ایک گوشہ مین بیٹہا تہا
عجب احوال سی سالک نے دیکہا بزم دلبر مین

مرض عشق کا علاج نہین
وصل دشمن سی کچہہ امید ہوی
عشق کی بی نیاز ان دیکہو
کل اگرچہ گئی تو آج نہین
کہ بیمار دردلا علاج ہین
ہمکو اپنی بہی احتیاج نہین

کبہی بر سوین خط اوس جبین کا ہم جو پاتی ہین
کبہی رکہتی ہین سر پر حرز بازو کہہ بناتی ہین

غیر سی مشورہ ظلم و ستم کرتی ہین
دیکہئی آج وہ کیا ہم پہ کرم کرتے ہین
دیگر

رشک نی غیر کی مرگ کی خوشی بہی کہوی
اب یہ غم مجکو ہوا ہی کہ وہ غم کرتی ہین

کہینچ لی ابروی جانان کی جو بانی تصویر
تو اپنی تیغ سی ہم ہاتہہ قلم کرتی ہین

خود نباچاہتی ہین مورد بیداد اغیار
زہر دیکر مجہی اپنی لئی سم کرتے ہین

کہہ حال غیر مجہسی قسم سے اگر کہون
عالم مین وہ نہین کہ ادہر کی ادہر کہون
دیگر

دشمن ہی اور کون جو برسا ہی یون بلا
کس طرح آسمان کو مدنظر کہون

نزع مین مطلب دل کس سی کہاجاتا ہی
اب بہی سمجہو تو اشارون سی ادا کرتا ہون
دیگر

ایک تو رنج اسیری ہی اور اوپر صیاد
چہیڑتا ہے کہ تجہی آج رہا کرتا ہون

تجھہ مین جو بات ہی ترکیب عناصر مین نہین
آدمی کیا یہ ادائین تو مہ و خور مین نہین

خاک مین مل کر رہی عرش معلی کی قریب
شان جو عجز مین دیکھی وہ تکبر مین نہین

دیگر

فریاد رات بہر میری سن سن کی یون کہا
دنیا نہین ہی موت ہی اسکو خدا تہین

دیگر

پہری ہین ساتہہ ہی ہم اور یہ سارا جہان برسون
ہماری خاک پر رویا کریگا آسمان برسون

دیگر

نہین گزری ہی اپنی اور گزریگی نہین برسون
رہیگی پانو پکڑی کوی جاناکی زمین برسون

دیگر

نجانگا پس مردن بہی نالونکا اثر برسون
تزلزل مین رہین گی دہر کی دیوار و در برسون

دیگر

کیا جانی ہی کیا سحر بتون کی نظر و نمین
ایک تیر ہی سینو نمین دون مین جگر و نمین

دیگر

دست قدرت نی بنائین آپ ہی اونگلیان
پنجہ خورشید نی پائین کب ایسی انگلیان

لیتی ہوتی ہین کبہی ناخن تو زمی کی لیتی
خون عاشق مین ڈبوتا ہی وہ اپنی اونگلیان

دیگر

بیتاب وصل مین ہون قرار ایک دم نہین
ذوق نشاط بہی غم ہجران سی کم نہین

چہلنی کیا ہی سینہ میرا ہی غم فراق
تیر نگاہ یار سی کچھہ تو بہی کم نہین

دیگر

آتش فشان نفس ہو جب موسم خزان مین
پہر آگ دینی جاون کیا اپنی آشیان مین

می دیکہی پوچہہ مجہسی کچھہ خار خار حسرت
کانٹی پڑی ہوی ہین ساقی میری زبان مین

رہ رو کی آہ سالک آتا ہی یاد ہمکو
ایسی بری ہی اتنو پیدا نہین جہان مین

کہان ہم اور کہان سالک وہ ہنگامی محبت کی
اب ایک کونی مین بیٹھی ہین خدا کو یاد کرتی ہین

نہ پہنسا ہمکو دام مین صیاد *
اگ ہم بال و پر مین رکہتے ہین

نہین رکہتے تصور مژہ ہم *
ایک برچہی جگر مین رکہتے ہین

لطف سی بہی ادہر نہ دیکہین کاش
غیر کو وہ نظر مین رکہتے ہین

جو دل مین غم نہو چشم اشکبار کیونکر ہو
سمای دل مین تو راز آشکار کیونکر ہو

اگر نہ وعدہ کرو انتظار کیونکر ہو
سکون خاطر امیدوار کیونکر ہو

اگر لگاے نہ رکہو کمر سے تم خنجر
ثبوت صنعت پروردگار کیونکر ہو

شب فراق یہ رکہتے ہی اور تارے گن
سحر سے پہلی ہے روز شمار کیونکر ہو

گرہ سی اپنے جو ہو نقد جان تو دون انکو
کسی کی چیز رکہے پر نثار کیونکر ہو

جلا دیتی ہی صحرا مین گرمی رفتار
چبہا ہوا مرے قدمون مین خار کیونکر ہو

کسی طرح سے نہین قربت ملک منظور
ہماری خاک سی اونچا غبار کیونکر ہو

زبان کیل رکہی ہے میری محبت نے
زمانہ دوست سمجھے راز دار کیونکر ہو

نظر عدو کی طرف اور مجہسی وعدۂ وصل
تم آہی جاؤ مگر اعتبار کیونکر ہو

زمین کی ہو رہتے ہین پیوند ہم ابہی لیکن
کسی سی پوچہو کہ زیر مزار کیونکر ہو

یقین نزع ہے تمکو گمان شکوہ نہین
کہ مجہ سے پوچہتی ہو بار بار کیونکر ہو

وہ بدگمان ہین اسکو کنایہ جانتی ہین
شکایت ستم روزگار کیونکر ہو

نبا کے حق نی کہا کل من علیہا فان
نبا سے دار فنا استوار کیونکر ہو

نگاہ یار جگر کو عزیز دل کو عزیز
خدنگ ہی سہی سینہ کی پار کیونکر ہو

خدا نی ڈالی ہے بجلی خمیر مین لگی
ملا ازل سی نہین اب قرار کیونکر ہو

گئی ہین خواب عدم مین ہم آخر شب ہجر
ہماری نیند بھلا ہوشیار کیونکر ہو

جگر کی ٹکری ہوی سد راہ انکھون مین
وہی مژہ ہی مگر اشکبار کیونکر ہو

وہ لی چکے ہین دل اب لطف ظاہری کیسا
شکار کر کے کمین شکار کیونکر ہو

نہ کوہکن ہی فرصت ہی اوس گلی سی مجھے
وہ رونق اب تیری ای کوہسار کیونکر ہو

وفور ضعف سی اب بیٹھ ہی گیا سالک
تیری گلی مین گزر بار بار کیونکر ہو

نہین ممکن کہ سیدہا آسمان ہو
غلط سمجھو تو مجھپر مہربان ہو

غنیمت ہجر مین کیونکر نہ جان ہو
ستم پر جب گمان امتحان ہو

جوان بختی سے کیون خوش ہی کہ ای غیر
اوسی پیری ہے لازم جو جوان ہو

وہ سرگوشی کسی سے کر رہے ہین
کہین یارب نہ میرا رازدان ہو

رہے دعوے کہ روئی عمر بھر ہم
شب وصل اشک شادی گر روان ہو

جو ہم وہان خاک مین ملنے کو جائین
زمین کو ہی جانان آسمان ہو

نہو غش ہی تو مین انکھین نہ کہولون
میری نظرون مین تم ہر دم نہان ہو

زبان ہلتی نہین ذکر عدو مین
خدا نا کردہ تم میری زبان ہو

یقین ہو عرش پر بجلی ہو پیدا
اگر سدرہ پر اپنا اشیان ہو

مشابہ ہی ہمارا حال سب سے
نہین سنتے وہ کوئی داستان ہو

اگر روکون نہ چشم ترکو سالک
جہا نکا نام پھر کیون خاکدان ہو

وہ دشمن دوست ہو یا آسمان ہو
اجل نبکر ہی کوئی مہربان ہو

یہ الفت کیونکہ سینے مین نہان ہو
کہ خاموشی بہی جسکا ایک بیان ہو

زلیخا وصل دایم کی سے خوبی
دعا سے آدمی کیونکر جوان ہو

نظر مین ہی حقیقت شبہت کی
مکین سبنئے اگرکوئی مکان ہو

مجہی رسوا کیا دشمن نی خوش ہون
وہ رسوا ہوکے شاید بدگمان ہو

کہون احوال یا دیکہون کرون کیا
قیامت سامنی ہی تم کہان ہو

کرین ضرب المثل صحت کو میرے
کوئی بیمار غم جب نیمجان ہو

اوٹہایا در سے کتنا سہل مجکو
کہو گے پہر کہ تم سب پرگران ہو

سنین اچہی طرح اور پہر سنین وہ
فغان ہو اور پہر میری فغان ہو

اگر زیر زمین ہی جاؤن سالک
زمین کو گردش ہفت آسمان ہو

مہلت ایکدم گردہہر لینی کی دی نخچیر کو
روک چٹکی مین ذرا اس ناوک افگن تیر کو

لاونگا مصر سلیمان بہی تیری تسخیر کو
گو نہ پہنچی وہ کلام غیر کے تاثیر کو

وہ فرامشکار غفلت کیش کب کرتا ہی یاد
طاق نسیان مین لگا جی میری تصویر کو

مین نے یہ دیکھا کہ وہ مجھسی ہوتی ہین ہمکلام
صورت دل بستگی زندان مین کچھہ ہوجائگی

یہ بہی تہا ایک امتحان کارپردازان شوق
تم بہی ہو مین سخت جان ہون اب مقتل سی چلو

میری سینے مین جگہہ پانی بہت دشوار تہی
عقدہ قسام ازل نی جب لکھا ہمنا کام مین

حلق پر چلتی ہی رک رک کر اگر آیا ہی کیا
خط پیشانی نہین شستا مٹائین لاکہہ ہم

جاون پوچہون اوسی ہی اس خواب کی تعبیر کو
زلف سی دیجی کوئی حلقہ میری زنجیر کو

ورنہ فن عشق مین کیا دخل جوئی شیر کو
دیکھہ لینگے ایک دم مین جوہر شمشیر کو

تیری قمر گاکی نہ صورت گر بناتی تیر کو
خامہ سی پہلے تراشا ناخن تدبیر کو

تیری نازک ہاتھہ سی چلنا تیری شمشیر کو
مل گئی تہی کیا سیاہی کاتب تقدیر کو

اوسکی عاشق ہوگی مرجائینگی تو بہی نام اوسکا
ورنہ سالک کون پوچھی نعش کی تشہیر کو

تیرا کرم ہو تو کیونکر وصال یار نہو
جگر جلا ہی کہ آنسو مین تیرگی سی ہی

وہ وعدہ کرتی ہین اور زہر کی ہی مجکو تلاش
وہ بدگمان ہین کہ کرتی ہین امتحان لیکن

پناہ عرصہ محشر سے مانگتے ہین لوگ
نظر مین خاک سمائی وہ ہو قیامت ہی

بیان کرتے ہین ہم خاکساریان اپنی

وہ زندگی دی الہی جو مستعار نہو
یہ وہ گھر ہے جو دہونی سی ابدار نہو

ڈرا ہوا ہون کہ پھر درد انتظار نہو
جو مر بہی جاون تو الفت کا اعتبار نہو

گمان ہمکو یہ ہوتا ہے کوئی یار نہو
خرام ناز سے جو فتنہ آشکار نہو

الہی اوسکی طبیعت مین کچھہ غبار نہو

ابہی سی ناخن دست جنون یہ کاوش کیا
کہ ہوکشا کش امید و یاس مین سینا
خراش سینہ سوجب پیرہن مین تار نہو
یہ خوف ہی متلون مزاج یار نہو
جہان ہون زیر زمین دفن تیری سوختہ جان
خبر کوئی نہو یون حسرت کو جلا دیجی
ہرا ہوا کوئی گلبن سر مزار نہو
وہ آہ کہینچیے دل سی جو شعلہ بار نہو
وہ ایک غیر کے ملنی سی میل آنکہہ مین لائے
شہید ناز ہون کو تر پر تشنہ لب جاؤن
جو لاکہہ جبر کری اور شرمسار نہو
دعا یہ ہے کہ وہ شمشیر آبدار نہو
زبان سی کرتے ہین وہ وعدۂ وصل لیکن
ادا یہ کہتی ہے کوئی امیدوار نہو

مدام وصل بتان چاہتی ہین ہم سالک
وہ لاکہہ بار ہو کیونکر جو ایک بار نہو

اوٹہاؤن ہجر مین زانو سی کس لیے سر کو
بہا مین گریہ سی ایک بار ہی سمندر کو
کہان دماغ کہ دیکہون مین چرخ اخضر کو
نباہین کس لیے ناسور دیدۂ تر کو
وہ کشتہ ہون کہ میرا نام زندہ ہی قاتل
کہون رقیب سی گر لذت خلش اپنی
ابہی نیام مین کرنا کہین نہ خنجر کو
تو کہینچ لے میری سینہ سی نوک نشتر کو
فلک گرے تو گرے ہمنی پہلی ہی سر پر
ابہی تو رو کے ہوی ہین ہم آہ عالم سوز
فغان سی اپنی اوٹہایا ہی غیر کے گہر کو
ابہی تو دیکہتے ہین چرخ کینہ پرور کو
سمجہتی ہین مگر تعین ہم سودی انتظار بر ہے
نہ تہا کوہی دل بی آرزو کی لایق کیا
دگرنہ پوچہتے کیون وعدہ کرکی وہ گہر کو
کہ جم کو جام ملا آئینہ سکندر کو

خلش پسند ہین جو درد ہو دوا ہمین
ہم آپ توڑ کی رکہتی ہین دل مین نشتر کو

شریک خواہش زاہد ہم ہی ہو جاتی
ارم کے بدلے اوٹہاتی جو کوی دلبر کو

خدا قفس سی نکالی سلامت اکی اگر
بچہائین توڑ کے ہم آشیان مین شہپر کو

بہرا نہ پیر مغان کیا سمجہہ لیا تو نے
حیات غیر کا پیمانہ میری ساغر کو

کہان کی صبح کدہر کا طلوع مہر یہان
شب فراق دکہائیگی روز محشر کو

چلی ہین کوچہ جانان مین حضرت سالک
یہ جان لو کہ گئے گذرے زندگی بھر کو

کیونکر کہون کہ نزع مین خاطر حزین نہو
تو سامنے جو میری دم واپسین نہو

ڈہب کا میری جہان کہن کو نبا دیا
یارب یہ آسمان نہو یہ زمین نہو

دیکہا تہا مجکو خلق نی دشمن کی گہر مین رات
چرچا میرا ہے دہر مین تم شرمگین نہو

رگ رگ مین نیش عشق ہی ای چارہ گر مرے
یہ درد وہ نہین کہ کہین ہو کہین نہو

فصل بہار جای تو یون دام مین پہنسون
صیاد کو ہی چاہئے رنج کہین نہو

ناصح کی پند ہی کہ میرا نالہ وہ سخن
مونہہ سی نکلتی ہی جو تیری آتشین نہو

سالک جو صبح تک کئی جاون مین فغان
بیدار شبکو زاہد خلوت نشین نہو

لگی پہانسنے بہت حق اجر دی اونس ناوک افگن کو
شا یا خستگی نے صورت عریانی تن کو

بنایا دوست ایک مدت مین ہمنے دل سی دشمن کو
کنوئی مین کہون جہکا کر راہ پر لی آئی رہزن کو

تیری غم کی سوا گر ایک بہی آنسو نکل آتا
وہ دشمن ہین کہ تیر نگ ستم سی بول اٹہتی ہین
نبیگی زخم سنگ کودکان شہر کی یہا ہے
ابہی ہمکو ملادی خاک مین ای چرخ کین پرور
وہ کیون ہین تنگی کاشانہ اغیار سی ناخوش
جنون سی کم نہین بخیہ سازی چارہ گر میری
نکلنے کو ہین وہ گہر سی ہجوم خلق ہی در پر
زمین جنبش مین ہی بیتابی دل سی پس مردن
رہیگا دفن ہو کر کیا شہید عشق کا پردہ
خدا جانی وہ دل کیا ہی جگر نہ میری نالون نے
ہوا کیون غیر خوش مین نی تو عمر تسی کہا ہوگا
بتان خوبرو کی چاہنی مین کیا برا ہی ہے
فزون ہو جاسگا غوغا بقدر ایک محشر کی

تو رکہہ لیتی مژہ کی جا ہی ہم آنکہوںمین سوزن کو
ہمین بہی دیکہنا ہی اوس نگاہ سامری فن کو
ابہی ہی چاک کر رکہون جنون مین جیب دامن کو
ابہی اوس شہسوار ناز نی چہیڑا ہی توسن کو
اگر بجلی گرانی ہی تو رکہدین میری خرمن کو
رفو تار گریبان سی کیا ہی چاک دامن کو
کوی سنتا نہین ہی حال جیون کی شور شیون کو
ہمین کیا خاک چین ای ہمکون ہو جب بدفن کو
کہ ایک روخون کی اگر بہا دیتی ہی مدفن کو
کیا ہی گرم تپہر کو کیا ہی نرم آہن کو
کہ ازار محبت یا الہی ہو نہ دشمن کو
برا یدل چاہنا ایسی جفا کردار پرفن کو
ملا لینگے صدائی صور مین گریہ شیون کو

ابہی بہولا ہوا ہی ایک ذرا وہ کوچہ یاد آئی
تو پہر سالک کو دیکہون کون لیجاتا ہی گلشن کو

جا دان جنت مین کہ دہان چین ملی خوب ہی ہو
تیرہ روزی مین ہی داخل شب مہتاب فراق
پر تیری یاد میری دل سی کبہی دور ہی ہو
وصل مین دن ہی اگرچہ شب دیجور ہی ہو

میری نزدیک تو یہ ہی سہل عدم کا جانا
اسقدر بعد مگر یار سے منظور بہی ہو

میری ظلمت کدہ مین شمع سحر بنجاے
جس سے دنیا کی نمائش ہے جو وہ نور بہی ہو

گریہ خون کا بہانا نہین آسان اسے ابر
یہ جب آتا ہی کہ دل مین کوئی ناسور بہی ہو

بخت وہ حال یہ کیونکر ہو مجہی وصل بتان
یہ تو جب ہو کہ مقدر بہی ہو مقدور بہی ہو

ہی بجا ایکی یہ گریہ و زاری سالک
خستہ درد غم عشق ہی مجبور بہی ہو

ظاہر کیا ہے فتنہ رفتار یار کو
آسودگی پسند نہین روزگار کو

اس طرح کہیئے لذت آزار یار کو
حرص جفا ہو بوالہوس بدشعار کو

ڈر ہے کہ اونکو دیکہہ کی آرام آنہ جاے
آئی ہین دیکہنے وہ میری اضطرار کو

افسوس جان سے بیٹہے ہین سب لگکے دعا
خاموش دیکہکر وہ میری رازدار کو

ہم لیکی ساتہہ حشر مین واعظ کو جائینگے
دیکہینگے شان رحمت پروردگار کو

یہ حیلہ درستی بند قبا ہے کیون
ذکر گذشتہ مین نگہ شرمسار کو

شاید کہ آئین دیکہنے میری خون کی سیر
کہدو نہ اونسے مژدہ فصل بہار کو

نظرون مین چہپ رہے ہین اشارات دلفریب
مشاطگی ضرور نہین حسن یار کو

یہ کس جہان فریب نے پردہ اوٹہالیا
پہچانتا نہین ہے کوئی یار یار کو

طفلان شہر نے کہین چہوڑا نہ ایک سنگ
وحشت نے میری دشت کیا کوہسار کو

پنہان میری نظر سے ہو یارب کہین فلک
اتنا سیاہ کر میری شبہای تار کو

احوال زار اونکو کہانی چلا ہون آج
کانٹا سمجہتے ہین جو میری جسم زار کو

سالک ملا رہیگا مجھے خاک مین یہی
سمجھا ہوا ہون مین فلک بدشعار کو

دیکھون اگر گھٹا کے شب انتظار کو
بس ہو ہزار زندگے مستعار کو

کیون ہنسکے دیکھون خندۂ برق و شرار کو
روؤن نہ اپنی ہستی بی اعتبار کو

ابکی تو بس خزان ہی مین قصہ تمام ہے
عمر گذشتہ جانیئے فصل بہار کو

کھل جای گر مزار مین کھڑکی بہشت کی
آغوش یار جان زمین کی فشار کو

کیسی عزیز شے ہی کہ بس ہو تو قبر مین
لیجاون ساتھہ زندگی مستعار کو

اوس کو مین چلکے دیکھہ لی طوفان [illegible] بھی
جنبش نہین زمین سی ہماری غبار کو

چمکی نہ داغ دل تو کبھی منکر و نکیر
پائین مزار مین نہ میری جسم زار کو

چھیڑا ہے ذکر آپ نی طوفان نوح کا
اب چین کیونکہ ہو مژۂ اشکبار کو

ہو رکھہ رکھا خضر ہی سی رخش عمر کا
اسنی زمین دکھای ہی ہر شہسوار کو

آجائین دیکھنے کو نہ حورین یہ رشک ہی
اچھا بہشت مین نہ کہون کوئی یار کو

آنکھین نہ چار داور محشر سے ہوسکین
عذر گنہ کیا نگہ شرمسار کو

ظالم سوال وصل پہ کچھہ تو زبان ہلا
نومید پھیرتے نہین امیدوار کو

دھوکا نہو بلائین نہ اوٹھین زمین سے
پاتا ہون مہربان فلک کینہ کار کو

دیکھون دکھائیگا ہمی خورشید حشر کیا
اللہ عمر دی میری شبہای تار کو

رکھی خدا ہی پردہ کہ خود لیگئی ہین آج
بزم شراب مین وہ میری رازدار کو

چندی ہماری سیر بھی کرنی ضرور تہی
قبضہ مین کیون قضا نی رکہا اختیار کو

سیراب میری آبلہ پائی سی دشت ہے
میری قدم عزیز ہین ہر نوک خار کو

شعلے ہزار اوٹھتے ہین تعویذ سنگ سی
پہچانے کیا کوئی میری شمع مزار کو

آئینہ دیکہہ دیکہہ کے روتی ہو عشق مین
سالک نہ سوچی پہلے ہی انجام کار

اشتق ہی لوح مزار ہونیکو
ہی کسیکا گذار ہونیکو

یار سمجھی ہین اوسکو ہم کہ جسی
چاہئی عمر یار ہونیکو

شرم اے چرخ پیر شرم کہ تو
کیون بنا بدشعار ہونیکو

چشم بنیا ہی بلہوس در کا
محو روے نگار ہونیکو

عہدون اونسی پر کہانسی لاون
غم امیدوار ہونیکو

او نہین الٹا ہوا ہی دم اپنا
آئینہ کیون شرمسار ہونیکو

آئی ورنہ خامشی سی بہی
راز ہے آشکار ہونیکو

ای دل اس بخت پر غنیمت جان
ستم روزگار ہونیکو

خواب آنکہون مین ہی نہ شب وعدہ
خلش انتظار ہونیکو

یون ہی انکار وصل غیر اونہین
کہون مین شرمسار ہونیکو

بزم جانان مین حضرت سالک
آپ کیون آئی خوار ہونیکو

منظور ہی خلاف عدو کوی کام ہو
بدنام جانکر ہون جو وہ نیکنام ہو

ٹوٹے اگر فلک تو نہون سرنگون کبھی
جنکی نظر مین جلوۂ بالاے بام ہو

بیٹھے ہو کیا یہ کہتی ہی صبح شب وصال
مصروف ماتم دل حسرت مقام ہو

خود آی ہین ضرور وہ تشہیر کے لئے
ورنہ ہماری نعش پہ یہ اژدہام ہو

افسوس بزم غیر مین یون روح بخش ہے
وہ مے جو مجکو ہجر بتان مین حرام ہو

پورے ہوی نہ اوسکی ستم ہی تو حشر مین
وہ قصہ کیا کہون جو ابھی ناتمام ہو

ہین آج میری کہنی مین جو کچھ کہون کہین
پر کیا کہون کہ غیر سے تم ہمکلام ہو

چالین نہ سیکھنا فلک کج نہاد کی
مشہور اس زمانہ مین تم خوشخرام ہو

دین سجدہ ٹر سکے چار قدم اوسکی ضد ہی ام
ہرگز نہو نماز جو دشمن امام ہو

یارب شب فراق کو میری وہ صبح دے
جس صبح کو نصیب نے دنیا مین شام ہو

کسنے کیا ہی وعدہ یہ کسکا ہی انتظار
سالک عبث اسیر خیالات خام ہو

کہنچون مین اگر نالہ تو کیا جانیے کیا ہو
ایچرخ وہ آزار ہی دی چیک جو رہا ہو

وہ آی ہی تو ساتھ لئے غیر کو یارب
اس ڈہنگ سی نالہ تو کیسا نہ رسا ہو

کرتے ہو جو تم صحبت اغیار کی باتین
کچھہ موہنہ سی ہماری بھی نکل جای تو کیا ہو

جہکتا نہین سر آج تیرے در پہ ہمارا
ظالم نہ کہین غیر نے یہان پانو دہرا ہو

ہو جای اگر صبح ہماری شب دیجور
کیا تیری سیاہی سی کم اپنی لقب ودنا ہو

سب صرف کیا یار کی گفتار نی واعظ
قصے مین یہ کیا جان کہ اب حشر بپا ہو

وہ سنکے بہی سنتے نہین نالہ میرا اور مین
اس وہم مین مرتا ہون کہ ابکی رسا ہو

سالک کوئی ایسی سی بہی کرتا ہی محبت
کمبخت یہ کیا تو نی کیا تیرا برا ہو

مری خضر خوش کہ نام رہی اور نشان نہو
ہمکو نصیب زندگی جاودان نہو

یہ گہر رقیب کا ہی یہ کوچہ ہی یار کا
اے نالہ عزم سیر گہ لامکان نہو

پہرتا ہی اپنی بات سی کوئی جو ہو سو ہو
کہتے ہین اسکو دل یہ تمہاری زبان نہو

وہ کیا جفا اوٹہائی کس امید پر جئی
جسکے نظر مین کوئی حد امتحان نہو

کیا جانی رسم مکرمت و شیوۂ سخا
جو پیر و طریقۂ پیر مغان نہو

یہ خوبیان ہین ذوق وصال دوام کے
ورنہ کبہی دعا سے زلیخا جوان نہو

کیا کہئے ماجرای شب غم وصال مین
وہ حال پوچہتے ہو جو کچہ بہی بیان نہو

تنہا نہ مجکو وصل مین راحت ہی ای فلک
تجکو بہی بیم نالۂ آتش فشان نہو

کثرت سی غم کے سینہ و دل مین جگہ نہین
جائی کدہر کو اور جو ہو ٹہو تو نہ جان نہو

جو دشت پیش آئیگا سالک پس از فنا
اوس دشت کی فلک کہین ریگ روان نہو

شکر کیجیے کہ نہین تاب تکلم مجکو
ورنہ اسطرح سی جو چاہو کہو تم مجکو

اپنی ہاتون سی اگر قتل کرو تم مجکو
نسنون حضرت عیسی جو کہین قم مجکو

بھپہ گریہ نی بیری ام کی سب دشوار
خاک پانی ہو جو ہو عزم تیمم مجھکو

ہو اگر چشم حقیقت تو نظر آجاتین
قطرہ مین موجہ و گرداب و تلاطم مجھکو

اوسکو دیکھو کہ وہ ہی مجھ ہی سو اگردش مین
آسمان سے نکلے ستاتا نہ کہین تم مجھکو

جسکو خوشحالی و عشرت پہ غرور آتا ہی
دور سی اوسکو دکھا دیتے ہین دم مجھکو

ہو کی رسوا اوسی ضد او ہی آجاتی ہی
خوار رکھتا ہے میرا شوریدہ تظلم مجھکو

حشر کو ہی ہوا شامل بعث اموات
کر گیا جلوۂ دیدار کہان گم مجھکو

غصہ قاتل کا بڑھا یا ہی طعنہ دیکر
زندہ گویا کہ نہین چھوڑ سے نیکلے تم مجھکو

ظرف منصور کو ایک قطرہ نی جسکی کھویا
عشق اوس مئی سی پلاتا ہی کئی خم مجھکو

گریہ کو ہی وہ ترقی کہ نظر آتے ہین
ہر جگہہ خاک مین دریا کے تلاطم مجھکو

غرق گرداب فنا ہو کے یہ پایا آرام
جانتا ہون کہ ملا ساحل قلزم مجھکو

جستجو اوسکی او راس ضعف مین حیران ہون خود
اپنی سایہ سی ہی کیونکر یہ تقدم مجھکو

آپ ہی سوچکی برسون مین نکالون تدبیر
اور پھر آپ ہی پھر دن ہو تبسم مجھکو

نہ ہی عشق بتان مین کوئی سالک لیکن
چشم عبرت سی نہین دیکھتے مردم مجھکو

ہو چکا وعدہ وفا اوس بیوفا سی رات کو
اری اجل تو ہی کہین آجا بلا سی رات کو

ناز شب بیداری زاہد کی یہ اصل ہے
جاگتی ہین میری نالونکی صدا سی رات کو

روز محشر تو کہا دنیا کے جھگڑے ہین تمام
ہم کہینگے حال اپنا کیا خدا سی رات کو

وہ بھی آجاتی جو آتی نیستن کرتا کوئی
موت آئی ہے مجکو جتنی التجا سی رات کو

شام ہی سی مجکو مرنا تہا کہ سالک اوڑ گئی
نیند اوسکی شیونِ اہلِ عزا سی رات کو

کیا ہجر مین امید سحر ہو کہ ملی عمر
اوتنی ہی کہ جتنی ہی درازی میری شب کو

لکہا ہے میری نام پہ غم پہلی قلم نے
باقی جو رہا کچہہ تو دیا دہر مین سب کو

ہو چرخ موافق بھی تو کیا لیکے وہ مانگے
دیکہا ہی نہو جسنے کہ سامان طرب کو

خوش ہی تیری کوچہ مین کہ وہان حشر بپا ہے
یہان چین کہان سالک ہنگامہ طلب کو

زینت ہی چرخ کی یہ اثر کیا پسند ہو
تارا سا چمکے لب سی جو نالہ بلند ہو

سونہہ کا فرہ بگاڑ دیا ہجر یار نے
جو خندہ لب پہ آئی میری زہر خند ہو

اچھی ہین خوب و زشت سخن سی ہی مجکو کام
سالک نمان اوسی جو تخلص پسند ہو

اثر نالہ نہو آہ کے تاثیر نہو
غرض اسے چرخ کوئی وصل کی تدبیر نہو

دعوی سوختہ جانیکا نرا کیا دشمن
جب تک ایک شعلہ زبان پر مری تقریر نہو

وہ نہ آئی نہ ملی چرخ ملا کیا امکان
کہ میرے لب پہ کبھی نالہ شبگیر نہو

دیگر

ہے خدنگ قضا نظر دیکھو
جسطرف دیکھو دیکھکر دیکھو

ہو چکی بس بس آپکی بیداد
اب میری آہ کا اثر دیکھو

کہا اوس سے کہ مارا تمنے سالک کو اگر رکر — کہا تم سے کہو رو کا ہے کسنی کسکی آئی کو

چشم خونبار سے ٹپکا ہے مگر خون سالک — دیگر — می کہان پیتی جو تم ساغر سرشار سے ہو

ہین شب و روز گرفتار کمند اوہام — دیگر — ہم جہان بیٹھ گئے ہے وہی زندان ہمکو

لیکی جب قاصد لکھتا ہے در جانان سے خط — دیگر — شوق مین جاتا ہون ہا تک آپ استقبال کو

نوش دارو ہوا گر زہر سے ملے کہانیکو — دیگر — زیست ہم جانتے ہین ہجر مین مرجانیکو

وصل مین کثرت شادی سے ہون مرجانیکو — تم ہی چھیڑو میری گزری ہوی افسانیکو

تہا جفاکش ایک سالک آج وہ بہی مرگیا — دیگر — اب لئی بیٹھی رہو تم شیوۂ بیداد کو

دل وہ شی ہے کہ جو دیکھی تو کبھی یار کی ساتھ — یہ دکان وہ ہے کہ چلتی ہے خریدار کی ساتھ

ایک دم بہر کی لئی ہمنی لگایا تہا گلے — عمر ہی کٹ گئی قاتل تیری تلوار کی ساتھ

طعنہ و ظلم و ستم لیلی و شیرین پہ عبث — کیا کیا آپ نے عشاق دل افگار کی ساتھ

تیغ چل نکلی دم قتل گلی پر میرے — مین نی تشبیہ جو دی ابروی خمدار کی ساتھ

حشر اغیار کا شداد کی ہوگا ہمراہ — جھوٹ کہتا ہون تو بس حشر ہو اغیار کی ساتھ

نہ ذرین خلد مین جاتی ہوی جو صدا ان سے — اودسکی دروازی پہ رک جائین خبردار کی ساتھ

سو گئی بخت شب وعدہ یہ مجھسی کہکر — کون جاگا ہے تیری دیدۂ بیدار کی ساتھ

اسقدر چرب زبانی نہین اچھی ای شمع — بزم جانان مین زبان کٹتی ہے گفتار کی ساتھ

حشر مین ظالم و مظلوم جدا ہونگی دریغ — ہائی دہان بہی نہ رہی اوس بت عیار کی ساتھ

ہای افسوس ہی سالک کی جوانمرگی کا
عشق کی بات گئی اوس جگر افگار کی ساتھ

اچھی نہی بتان ستم آشنا کے ساتھ
اب بعد مرگ دیکھیی کیا ہو خدا کے ساتھ

روتی چلی ہی خلق تیری مبتلا کے ساتھ
گویا کہ تجھسے ملنی چلا ہی قضا کے ساتھ

جب سی وہ سن چکی ہین کہ ہم خاک مین ملے
نیچی نگاہ بہی نہین کرتی حیا کے ساتھ

یون گمرہان عشق ہین خضر کی ساتھ خوش
گویا کہ ہو لئے ہین کسی رہنما کے ساتھ

مانگون دعای مرگ تو آمین کہین عدو
اب اونکی مدعا ہین میری مدعا کے ساتھ

یون کہتی ہین کہ تجکو ستائی ہی جا بجا
گویا کہ مجکو عشق ہی اپنی وفا کے ساتھ

غیرون نی بیدلی سی میری پای مدعا
ہین گم ہوا نہ کیون دل حسرت فزا کے ساتھ

آتی ہی اوسکی موت بہی آئی شب وصال
کی تہی دعا عدو نی ہماری دعا کے ساتھ

چپ چپ نہ جانا تمہی ایکروز دیکہنا
تقریر میری داور روز جزا کے ساتھ

شرمندہ بتان نہوئے لاکہہ لاکہہ شکر
سالک خدا نی ہمکو اوٹہایا وفا کے ساتھ

رکہتی ہین وہ سامنی عارض کی اکثر آئینہ
رفتہ رفتہ بنگیا خرشید منظر آئینہ

اوس قمر کی عکس سی گرپای جوہر آئینہ
پہر چہوئی عاشقون کی دلمین نشتر آئینہ

کلبۂ تاریک مین میری وہ آئین کسطرح
بزم اعدا رات بہر ہی اور دن بہر آئینہ

عکس ہی برق تجلی کا نظر کیا آئیگا
توڑتی جاوگی کب تک آئینہ پر آئینہ

فرط گریہ نی بڑہایا اور بہی دل کا غبار
ہو گیا پانی مین دہونی سی مکدر آینہ

دیکہتا ہی وہ تو اوسکی دیکہنی کی شوق مین
کیا عجب خود نکلی اپنی گہر سی باہر آینہ

صورت جانان سی اسمین اور اوسمین عکس ہی
دل کی آینہ سی ہو کس طرح بہتر آینہ

وله

قدر کیا عاشق کی دل کی بیقراری گر نہو
بڑہتی ہی سیماب سی توقیر پشت آینہ

آینہ وہان ہاتہہ مین ہی اور لکیرین ہاتہہ کی
دلبری کا نقش ہی تحریر پشت آینہ

زانوی نازک پہ تم یون بی تکلف دو جگہہ
میری سر سی پوچہیی توقیر پشت آینہ

بسکہ دشمن کام ہون اپنی طریقہ کی خلاف
اس غزل مین کر گیا تقریر پشت آینہ

ہاتہہ مین آینہ لیکر تم دکہاؤ غیر کو
وای بخت روز ہی تقدیر پشت آینہ

ہو گیا سیماب سی شی کو مگر سالک سکون
دل پہ رکہکر دیکہہ تو تاثیر پشت آینہ

کیا کیا گناہ کرتی ہین اور پہر رسید ہے
لا تقنطو نہین ہی یہ اچہی نوید ہے

دل وعدۂ جمال ہی مشتاق دید ہے
جس دن قیامت آئی وہی روز عید ہے

یہ کسکی غم کی آگ ہوئی ہی گناہ سوز
اوٹہتا جو دل سی نعرۂ ہل من مزید ہے

آوارگان دشت طلب مین تہکا ہو
شبلی کہین پڑا ہی کہین بایزید ہے

کانون دل مین آتش غم ہی بہری ہوئی
صہبای معرفت کی اسی مین کشید ہے

کوشش سی اوسکی راہ مین جسجا پہنچ گئی
سمجہی وہین کہ منزل مقصد بعید ہے

دل سی بہلای دو نو جہان ایک یاد نے
ہم اوسکی ہو لی ہین ہمین کیا امید ہے

پہنچی ہی دیکہنا نگہ نارسا کہان
یہ قصر لامکان ہی یہ عرش مجید ہے

جمشید حال دہر کہلا جام مین تو کیا
جو بات دیدنی ہی وہی ناپدید ہے

ہر ذرہ سی ہی جلوۂ خورشید آشکار
ہر شی گواہ قدرت رب مجید ہے

رہتی ہی رحمت اوسکی ہمیشہ بہانہ جو
انجام نیک ہو تو شقی بہی سعید ہے

پہنچی ہی عرش تک نگہ دوربین عیش
دیکہا نہ یہ کہ مژدہ حبل الورید ہے

سالک پہر حمد خداوندگار دیکہ
قفل دہن کی واسطے اچہی کلید ہے

کہتا ہون اپنا حال بہت اختصار سے
آگاہ ہون درازی زور شمار سے

یہان ہی نہین نجات دل بیقرار سے
پہر تیری در پر آتی ہین اوٹہکر مزار سے

کیونکر زبان پر آئیگا راز نہان عشق
ہم کیا کہین گے داور روز شمار سے

غش دونون ایک جلوۂ دیدار مین ہوے
آئینہ گر پڑا کف دست نگار سے

ایک تمسی دوستی ہمین اور لاکہ سی عناد
ایک ہی سی دشمنی تہین لعنت ہزار سے

فتنے تو سینکڑون ہی اوٹہی بزم مین وے
اوٹہا نہ بیٹہکر کوی پہلوی یار سے

لو اور گرم ہوگئی محفل رقیب کی
کیا کیا جلا ہون مین نفس شعلہ بار سے

وقفہ حدوث حشر مین ہی ایک رات کا
ثابت ہوا یہ طول شب انتظار سے

کیا شی ہی عشق ہی کہ گیا دل گرہ سی اور
بیٹہے ہین سر جہکای ہوئی شرمسار سے

اوس بیوفا کی کوچہ سے کی ہی کیا نسیم — پیدا نہین ثبات جو رنگ بہار سے

سالک اگر ہی سانس تو باقی ہی کسی بہی
مایوس ہو نہ رحمت پروردگار سے

فرط جذب شوق کا ڈر ہی دل نخچیر سے — چہین لے پیکان نہ اون ناوک فگن کی تیر سے
او ربرہم ہوگئی وہ شور بی تاثیر سے — دن بری آے ہماری نالۂ شبگیر سے
سخت جانی نی بڑہای اور بہی سامان ظلم — تونکر چہریان بہت نکلین تری شمشیر سے
رحم بہی زخمی پر اپنی او کو آیا ہی تو کیا — زخم بہی سینے کو بہتین ہین تو نوک تیر سے
تو نہ اوٹہہ تعظیم کو فتنے تو اوٹہینگی بہت — بزم مین بیٹہینگے یون بہی ہم تو ایک توقیر سے
دشمن جان ہی ہی تیشہ ایک دن سنجا لگا — بو ہی خون آ نکلی اہی فرہاد جوی شیر سے
ماجرای ہجر سنکر کچہہ تو دی ظالم جواب — یون تو پہر وہ حال دل کہتی ہین ہم تصویر سے
کام مشکل اور وہ مکار ہم سادہ مزاج — سعی وصل یار مین ہی غیر کی تدبیر سے
جان لیتی گر ازل مین یہانکی ہم رنج و عذاب — چہین لیتی خامہ دست کاتب تقدیر سے
انتہا اپنی جنون عشق کی کہدین جو ہم — دیدۂ حیرت ہو پیدا حلقۂ زنجیر سے
یہ نہین خواب زلیخا جسکا ثمرہ وصل ہو — نیند اوڑ جاتی ہی میری خواب کی تعبیر سے
ہم بہی اوسکی وصل پر بہو ہوے تہے اے رقیب — اب کہلا حال جہان البتہ ہی تغیر سے
سچ ہی کہا ہی اثر اللہ نی ہر بات مین — ضد نہایت بڑہ گئی ناصح تیری تقریر سے
یہ بہی ہی نیرنگ الفت ایک ہی درد جگر — اور سینی مین میری چہبتی ہین لاکہون تیر سے

یاالہی آیگی کیا موت اور وہ سامنے
روز وعدہ ڈر رہا ہو دونوں کی تاخیر سے

گو بناوٹ ہی سہی روئی سنکی وہ احوال دل
لیکن انسو بڑہ گئی کچھہ سرمۂ تسخیر سے

بی اثر سا ہی میرا ایک نالہ کافی ہی اسے
پر اولجھتی شرم آجاتی ہی چرخ پیر سے

ای تغافل کیش بس نیت کچھہ دی چکی جواب
گھس گئیں یہاں انگلیاں ہی کثرت تحریر سے

کردیا اونکو قدر انداز جذب شوق نے
تیر جاتا ہی نہیں بچکر دل نخچیر سے

نامۂ شوق شہادت کس خوشی سی اوسکو دون
سیکہہ لی قاصد اگر چلنا تیری شمشیر سے

دیکھی دل جاتا رہا افسوس ہنسنا بولنا
سالک تبو آپ بیٹھے رہتی ہین دلگیر سے

روی جنت مین بہی ہم کرکی بیان دہلی
اس سی ظاہر ہی نہین خلد بسان دہلی

اسکی نسبت سی ہوئی عالم بالا کی نمود
ورنہ تہی رشک فلک شوکت و شان دہلی

کسکا پتہر کا ہی دل کس سی سنا جاتا ہے
کون ایسا ہی کہ ہو جس سی بیان دہلی

محشر غدر سی ہی مٹ نسکا اوسکا وجود
ہی الگ عالم فانی سی جہان دہلی

ہی خط و خال کا عالم وہی ابتک گویا
ہی اسیوقت کی نکلی ہوئی جان دہلی

حسرتون کا ہی مکینون کی عجب ہنگامہ
رہی آباد اوجڑ کر سبہے مکان دہلی

مٹ گئی پر ہی تو ملتا نہین دلی کا جواب
کوئی ڈہونڈہی تو اسی پر ہو گمان دہلی

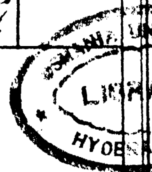
ہنستی ہین بخت زلیخا پہ تو یوسف پہ ہی طعن
دیکہہ کس رتبہ کے ہین پیر و جوان دہلی

من و سلوی کی مزی سی ہو وہ کیونکر آگاہ
جسنی کہایا ہی نہو زلہ خوان دہلی

| | | |
|---|---|---|
| ہوتی ہین دور کی بس ڈیہول سہانی واعظ | | خلد مین کیا ہی نہین ہی جو میان دہلی |
| اسقدر خلق و نوشادی تعریف نکر | | ہمنشین آ تجھی دکھلادون تبان دہلی |
| مین نی دیکھا ہی ملایک کو خریدار اسکا | | مین نی چلتی ہوی دیکھی ہی دکان دہلی |
| غالب و نیر و ثاقب سی نبا ہی گویا | | بیماروں کا محلہ صفہان دہلی |

سنکی ہر شعر پہ آنکھین نہون کیونکر نمناک
سالک غمزدہ ہی مرثیہ خوان دہلی

| | | |
|---|---|---|
| مجہپر ایسی جفا کی کثرت کی | | کہ اوسی غیر نی ملامت کی |
| تمکو اپنی خرام سی مطلب | | ٹھوکرین کھای گی خلقت کی |
| وعدۂ وصل صبح اوس سی کرو | | کٹ سکی جس سی رات فرقت کی |
| اپنی بیداد کو نہین کہتی | | میری فریاد کی شکایت کی |
| اب کہان حور خلد مین واعظ | ق | تو نی برباد یونہین محنت کی |
| ہین جو دنیا کی یہ پریزادین | | یہی حورین ہین گی جنت کی |



ترک عشق اور مین غلط سالک
کون روکے زبان خلقت کی

| | | |
|---|---|---|
| غلط ہی ضبط الفت سو ظن ہے | | کہ داغ سینہ داغ پیرہن ہے |
| وہ میری گھر کی جانب گامزن ہے | | میری قدمون تلی چرخ کہن ہے |
| شب وعدہ گیئنگی کیونکہ یارب | | یقین وعدۂ پیمان شکن ہے |

ملی ہم خاک مین کرب کے دیکن
کلیم ایکدن نہ کہو بیٹھے کہین ہوش
کشاد کار عاشق کیون ہی دشوار
عدو بچنا اگر جاوے نہ صورت
بڑہا جاتا ہے کیون شوق شہادت
وہ کیون آئین عیادت کو کہ مجہین

تری گردش ہی چرخ کہن ہے
یہ کس سی طور پر تو ہمسخن ہے
دل وابستہ کیا تیرا دہن ہے
غضب کی وہ نگاہ سحر فن ہے
کہین خنجر بکف وہ تیغ زن ہے
ابہی تک تاب اظہار سخن ہے

وفا کا نام ہے سالک سی باقی
یہی مجنون ہے یہ ہی کوہکن ہے

انتہا صبر آزمائی کی
ہی برائی نصیب کی کہ مجہی
نقش ہی سنگ آستان پہ ترے
تہی کچہہ ملکی خوش ہوا ہون کہ تو
ہی فغان بعد امتحان فغان
کیا نکرتا وصال شاد ہمرگ
راز کہلتی گئی میری سب پر
• کتنی عاجز ہین ہم کہ پاتی ہین

ہی درازی شب جدائی کی
تہی امید ہی بہلائی کی
داستان اپنی جبہہ سائی کی
دہر مین حسرت آشنائی کی
پہر شکایت ہی نارسائی کی
تہی کیون مجہسی کج ادائی کی
جسقدر راوسنی خودنمائی کی
بندی بندی مین بوخدائی کی

رہگئین دل مین حسرتین سالک
اگئی عمر پارسائی کی

اوٹھی آج اوسی فیصلہ کرکے
یا خفا ہو کے یا خفا کرکے

اوسکی رفتار سی غنیمت ہے
کہ رہی حشر ہی بپا کرکے

اوس صنم کی گلی مین جاتا ہون
پھر نظر جانب خدا کرکے

غیر تک اپنی بات پہنچائی
اوس سی اظہار مدعا کرکے

کر تو لین ترک عشق ہم ناصح
پر گذارینگے عمر کیا کرکے

مجھپہ جو چاہی ستم کیجے
پر نہ اغیار کا کہا کرکے

سفت ذلت اوٹھائی سالک نے
ذکر اوس بزم مین میرا کرکے

نشاط وصل کا حاصل مقرر ہجر کا غم ہے
تلافی عید اضحی کی غم ماہ محرم ہے

جلائی دلکو گذری عمر لیکن داغ ہی باقی
بجھائی اشک کی مدت ہوئی پر آنکھہ مین نم ہے

کوئی ایسا ہی آجائی کبھی جسکا تماشا ہو
تماشا گر میری دیوانگی کا ایک عالم ہے

نکل کر تیری کوچہ سی توقع کیا پھر آنیکی
پڑی ہی کانون مین اپنی داستان آدم ہے

تڑپنی سی اولجھتا ہی زیادہ دام مین طائر
نتیجہ کوشش و تدبیر کا انسان کو غم ہے

نہ کہاتی گر قسم کہاتیکی تو ہم زہر کہا لیتی
نہ سمجھی تھی قسم کہانی جدائی مین تیری کم ہے

وہ ضد پر کام کرتی ہین کہون اغیار سی ملیے
اگر غیرت نہ ہو مانع تو اچھا یہ ہی اکدم ہے

دل بی مدعا سینے مین گر انسان رکہتا ہے
تو پھر بیہودہ ہی گر آرزوئی ساغر جم ہے

قدم سی پہلی پڑتا ہی زمین پر سر مرا سالک

کھون کیا ناتوانی سی قد اپنا کسقدر خم ہے

نپوچھو مجھسے نالے کو کہ کیا ہے — شکست شیشۂ دل کی صدا ہے
مگر وہ نعش پر آیا ہے میرے — کہ اتنی کثرت اہل عزا ہے
رہا تھا کیا میری مرنی مین باقی — غم جانان بقدر جانفزا ہے
ملامت سے مرے دل دینی پر اتنی — گرہ سی تیری ناصح کیا گیا ہے
رہی جس جس خرابی مین وہان ہم — اب اوسکا ایک افسانہ نیا ہے
ٹرہیگی تیرگی بخت سیہ کے — میری سر پر اگر ظل ہما ہے
رضا جو ہون تمہارا مین وگرنہ — قبول آیا جنکھہ تیر دعا ہے
لیا گردن پہ خون مجھہ بیگنہ کا — نزاکت کا تمہین پھر ادعا ہے
تیرا گھر چرخ چارم سے پرے ہو — ہماری بھی مسیحا کچھہ دوا ہے
بنی اور بگڑے جو باتون مین تیرے — وہ اپنے خانۂ دل کی بنا ہے

دعا کر نزع سے پاؤن رہائے
نہ گزرہ سالک یہ دن سبکو دہرا ہے

ہی عبث چارہ گرو فکر دوا دینی کی — میری حالت ہی شب ہجر دعا دینی کی
خط میرا غیر سے آگے ادسی دنیا کیا تھا — نامہ بر تجکو ہی خو بات بڑہا دینی کی
کام سب میری ہوا کرتی ہین خواہش کی خلاف — مجکو دنیا نہ کہین خضر دعا دینی کی
یہ مزا مونہہ کا بگاڑا غم جانان تو نے — اب کوئی چیز نہین ہمکو مزا دینی کی

چشمکین آپ کی اغیار سی دیکھین سو بار
پر کرون کیا نہین خو مجھکو جتاوینی کی

غمزہ و ناز بلا شوخی و انداز غضب
ہین ادائین تیری عاشق کی مٹا دینی کی

ایک دو جام سی بڑہ جاتی ہی یہان تشنہ لبی
اور عادت نہین ساقی کو سوا دینی کی

بیٹھنا بزم مین یون غیر کی پہلو مین تیرا
سہل تدبیر ہے یہ میری اوٹھا دینی کی

گرمیہ ہی آمد جانان کی خبر بازاری
ہی مگر سالک مضطر کی سنا دینی کی

گریہ کے میری بعد بہی آثار رہگئے
ٹوٹے جگہہ جگہہ در و دیوار رہگئے

خود بزم سی وہ ہمکو اوٹھائی خدا کی شان
ہم شکل اونکی دیکھکے ناچار رہگئے

باتین وہان رقیب کی تاثیر کرگئین
نالے میری اثر کے طلبگار رہگئے

گویا کہ مجھسی حال میرا سنہی ہین جھوٹ
یون دیکھکر وہ جانب اغیار رہگئے

وہ دیکھتی ہی کرنے لگی وعدۂ وصال
ہم لب پہ لا کے شکوہ آزار رہگئے

کیا شوق قتل ہی کہ یہ کہتا ہون وقت مین
تم تو دکہا کے خنجر خونخوار رہگئے

پہر آشیان کا قصد ہی ای برق کسلیے
کیا اب بہی نیم سوختہ کچہہ خار رہگئے

کسکو ملی نہ دولت بیدار خواب مرگ
محروم ایک ہم ہی گنہگار رہگئے

قربان اپنی غش پہ ہون دل سی کہ دیر تک
وہ دیکھتے مجھے سر دیوار رہگئے

گردش سی کا پتا ہون تیری خاک ہوگئی ہی
اب کیا ستم سپہر جفا کار رہگئے

سالک بچا ہوا ہے بہت بادۂ سخن

گنتی ہی کے مگر ہین قدح خوار رہگئے

کیون جاتے جاتے جانب اغیار رہگئے
کیا خود وہ محو شوخی رفتار رہگئے

روز جزا تمام ہے سب حال کہہ چکے
ہم سوختی ہی عاقبت کار رہگئے

دیتی ہو جنس دل کی بہا بوسہ رقیب
تم ہی تو ایک جہان مین خریدار رہگئے

ایدل طریق عشق مین رکہنا سمجہ کی پانو
اس رہ مین قافلون کی ہبب آ رہگئے

لذت سپاس خم کی مانع ہوئی کہ ہم
سر رکہہ کے زیر خنجر خونخوار رہگئے

جو راز دل مین لیکی گئے زیر خاک ہم
چرچے اوسیکے اب سر بازار رہگئے

عاشق مزاج حشر مین کیا داد خواہ ہون
خاموش محو لذت دیدار رہگئے

اتنی پیا شراب کہ گر کر نہ کہہ سکین
پیر مغان کچہہ اور کہ ہشیار رہگئے

کہتے ہین خار زار اوسیکو کہ جس جگہہ
گر گر کے میری پانو سی کچہہ خار رہگئے

یون تیز اونکو سوی عدو لیگیا ہی شوق
فتنے جگہہ جگہہ دم رفتار رہگئے

سالک سرای دہر مین کیا تیز رفتگان
دو چار آگے بڑہ گئے دو چار رہگئے

اوسکی سی ایک جہان نی کہی حشر مین تو کیا
صورت میری ستم زدگی کی گواہ تھی

شرمندہ کیون ہون نامۂ اعمال دیکہکر
جانا طبیعت اپنی حریص گناہ تھی

افسوس اب رقیب سی لڑتی ہی بار بار
وہ ہی نظر جو ہمپہ تیری گاہ گاہ تھی

جاتی نہین ہین اتہو دربار تک بہی ہم
وہ دن گئی کہ یہان ہوس عز و جاہ تھی

اوس کو مین کیا گئی کہ گئی ہم جہان سے
گویا عدم کے جانیکی سید ہی یہ راہ تھی

آیا نہ لطف نشۂ می کچھہ مگر کہین
ہم رات جسمین تھی وہ کوئی خانقاہ تھی

مشکل سی لب پہ آہ جہانسوز لائی ہم
دل مین کوئی امید مگر سد راہ تھی

سالک کو وقت نزع بہی تہا تیرا انتظار
کیون ورنہ ایسے حال مین سر سو نگاہ تھی

آئی صبا کی ساتھہ جو بو زلف یار کی
کیا کیا نہ بن پڑی دل امیدوار کی

تم تو ہنسی سی کرتی ہو ذکر عدو مگر
جاتی رہے نہ جان کسی بیقرار کی

اس ضعف مین بہی گر کوئی نالہ نکل گیا
شامت ہی آگئی فلک بد شعار کی

گرتا ہی میری ہاتھہ سی کیون چھٹ کے جام مے
مینخانہ مین ہی خاک کسی بادہ خوار کی

برسون گزار دی دشت نوردی مین کیونکہ قیس
ہمسی تو رات کٹ نسکی انتظار کی

ابتک تیری گلی مین ٹہکانی نہین لگا
مٹی خراب ہی میری مشت غبار کی

ذرات خاک اپنی پریشان ہین خودبخود
ہی آمد آمد آج کسی شہسوار کی

سالک زمانی مین ہئی کیا کیا نہ انقلاب
بدلی نہ شکل میرے ہی لیل و نہار کی

کیا خوب تم تو دیتی ہو دون گالیان مجھے
گویا خدانی دی ہی نہین ہی زبان مجھے

ای نالہ پردہ ہای فلک پہونک دی تمام
کچھہ تو ادہر کا حال ہی ہووی عیان مجھے

مظلوم بیگناہ کو آخر بہشت ہے
لطف خدا کی وجہ ہی جور بتان مجھے

وہ بھی ہوا رقیب تو غمخوار کون ہے / گر زمانہ تھا ندیم سی تیرا بیان مجھے
کہتا ہی رشک غیر نہ بیٹھا ہو یہان کہین / ملتی ہی جا ای بزم مین تیری جہان مجھے
لاغر ہون یہ کہ شب تیری در پر پڑا رہا / ڈھونڈا کیا چراغ لئی پاسبان مجھے

وہان ہو رہا ہے مشورہ قتل غیر سے
اور یہان ہی اوسکی ملنی کا سالک گمان مجھے

بس شکایت کیا ستمگر ہی فریاد کی / داد دیجے اپنی ہی بیداد کی
ہچکیان آئین تو رونا تھم گیا / اچھی وقت اوسنے ہمارے یاد کی
مرحبا ای ساکنان کوئی دوست / کیا خبر میرے دل ناشاد کی
فکر تکلیف قفس مین مر گئے / گور ہے مٹھی ہمین صیاد کی
داور روز جزا گھبرا گیا / مین نی اتنی حشر مین فریاد کی
صبر سمجھے میری بیتابی کو یار / دیکھکر شکل اوس ستم ایجاد کی

سالک آجائین وہی خنجر بکف
آرزو ہے اندنون جلاد کی

کھٹکے خزان کی نی خلش خار و خس مجھے / صیاد آشیان سی ہی بہتر قفس مجھے
فریاد عرش تک بس کی رسائی کہان نہین / ملتا مگر نہین کوئی فریاد رس مجھے
چکر مین ہون کبھی تو کبھی غرق ہو گیا / گرداب بحر عشق نی سمجھا ہی خس مجھے
ایمن عمر بھر نہ نام نکویان زشت خو / غیرت سی دیکھتی نہین احباب بس مجھے

سمجھا ہوا ہون تیری گلی کی خرابیان
کمبخت لی چلی ہی یہ میری ہوس مجھے

مین سیکھتا ہون ذکر خفی بدگمان نہو
کرتا ہے تیرا نام شریک نفس مجھے

کیا یہ بھی وہ گلی ہے کہ باہر نہ جا سکون
زندان مین قید کرکے لایا عسس مجھے

خود دیکھتے ہو آینہ مین اپنے حسن کو
دیکھون جو مین تو کہتی ہو دیکھو بس مجھے

پیچھے ہون قافلہ سے ملونگا مقام پر
ہی دور سی پسند صدای جرس مجھے

سالک چکھاون اُنکو مزا جور کا ابھی
ڈرتا ہون کچھ برا نہ کہین سنکے دس مجھے

شبیہ ہائی ماہ نی خوبی تمہاری روی انور کی
کہ بدتر ہی سی قدر و منزلت ہوتی ہی بہتر کی

تماشا ہو گیا حورون کو داغ حسرت دوری
ارم مین لای ہین ہم یہ نشانی کوی دلبر کی

اگر [illegible]یرا نہین افسردگی نی میرا کاشانہ
تو کیون صبح شب عشرت مٹی رونق گل تر کی

[illegible]ہی جاتی ہی کیون وحشت یہ کیسا کوچہ پایا
گھٹی جاتی ہی کیون ہر قدم پر چال رہبر کی

[illegible]یا حسن حیرت خیز کا آینے گلشن
مگر سمجھا نہین کوی اشارت چشم عبہر کی

[illegible] دیا ہون شوق جستجو کو ناتوانی سے
نشان پا سی کچھ آگی نشانی ہی مری سر کی

[illegible] نوا موز مشق ظلم کیا سمجھے میرا شکوہ
کہ ہر ہر لفظ کی معنی مین گنجایش ہی نشتر کی

[illegible]کی [illegible]مین صہبای زہر آلودہ دی جسنے
اوسی ساقی سی ہی مجکو تمنا اور ساغر کی

کیا یہ سنگ باران کو دکان شیشے نے مجھپر
سر شوریدہ کو ملتی نہین دیوار پتھر کی

سما یا کونسا پردہ نشین آنکھون مین ہی یا رب
میری ابر دوان اشک مین ہی شکل چادر کی

اسی کو ہمین دل کو دیا اسی کو ہمین جان کہو دی
یہین ہمنی لٹا ہی ہی کمائی زندگی بہر کی

ادا مطبوع انسان ہی تم ہو یا کرم سالک
تمہون نی مردم آزاری سی ایکعالم کیا مسخر کی

مائل کیا ہی کس پہ دل بیقرار نے
دشمن سی جو نہو وہ کیا دوستدار نے

پاہی جو راہ کچہہ میری دل کی غبار نے
برسا ہی خاک دیدۂ خونابہ بار نے

معلوم ہو گی گر کوئی نالہ نکل گیا
جانا ہی ہمین کیا فلک بدشعار نے

رکہہ دینگی نام حشر انہین مین سی ایک کا
فتنے بپا کئے ہین جو رفتار یار نے

رونا تہا تیری بزم مین افشای راز کا
آخر ڈبو دیا مژۂ اشکبار نے

جنبش ہی تیری زلف کو بی نسبت صبا
کی ہمین جا ہی کسکی دل بیقرار نے

ہو مجہہ مین اور کیونکہ تیری سنگ در مین فرق
پتہر بنا دیا ہی تیری انتظار نے

بدلی مین تیری جور کی چاہینگے تیرا دل
پوچہا جو ہم سی داور روز شمار نے

ملجای ہای سالک میخوار خاک مین
یہ کیا ستم کیا فلک بدشعار نے

خفا ہی آی وہ کل اور گئی خفا ہمسے
کہو کہ تاب و توان کون لیگیا ہمسے

الہی آنکہہ سی بہ جای خون ہو ہو کر
وہ دل جو ڈہونڈہی سوا تیری عاہد ہمسے

سوای تیری کسی جنکی مونہہ دکہاینگے
خدا نخواستہ ناصح جنی وفا ہمسے

رضای دوست پہ راضی رہی کبہی نہوتی
خلاف خواہش دشمن کوئی دعا ہمسے

فلک کا حال کہین یا عدو کا یا تیرا
نپوچھے کاش قیامت مین مجھ سے خدا ہمسے

وہان نگاہ بلا یہان فغان قیامت زرا
ہمین ہے اونسی گلا اور اونہین گلا ہمسے

قدم کا کام کیا اپنی سانس نی یارب
نفس نفس پہ ہوئی طی رہ فنا ہمسے

ہمین ہی ضد ہی جفای فلک اوٹہا مین گے
جو پہر گئی ہی تیری چشم فتنہ زا ہمسے

سرایت اثر تیرہ روزگاری دیکہہ
بنا ہی بخت سیہ سایہ ہما ہمسے

ہماری نالہ گردون شگاف کا احوال
فلک سی پوچہہ تو تم پوچہو گی کیا ہمسے

عجب نہین ہی کہ کہا یا ہو زہر سالک نی
کیا ہی شورہ الیسا ہی بارہا ہمسے

گر سینہ مین ہی آگ تو انکہون مین ہی پانی
نیرنگ تیرا ای دل ناشاد غضب ہے

ہم جان سی تنگ آ کے پہنسے آپ قفس مین
اسیر ہی ہو گر نازش صیاد غضب ہے

جب دب گئی نالون مین میری صور کی آواز
کہتی ہین فرشتی تیری فریاد غضب ہے

حیرت ہی کہ کہنچا تیری تصویر کو کیونکر
تو سامنی اور ہوش مین بہزاد غضب ہے

وہ حور مین کیا ہی جو بتون مین نہین یار
پر خواہش سو ہو مہ زہاد غضب ہے

یہ شوق شہادت ہی کہ جان آتی ہی تن مین
مرتی نہین گو خنجر جلاد غضب ہے

تو اور گرفتار ہو یون عشق بتان مین
انصاف نہ کرامی سالک آزاد غضب ہے

[illegible]
صبح روشن ہی شام روشن ہے

یون ہی عشاق کو جلاتے ہین
آپ کا کیا ہی نام روشن ہے

پوچھتے کیا ہو کہ تم نالون سے
حال اپنا تمام روشن ہے

اس سے ہو دلکو روشنی ای شیخ
دیکھہ لی ہم سی جام روشن ہے

ای شب ہجر اب تو چین آیا
صبح روز قیام روشن ہے

ایک ہی آفتاب ہی جس سے
دہر مین ہر مقام روشن ہے

جلوہ کا اوسکے جو شناگر ہے
سالک اوسکا کلام روشن ہے

جو بھر لین ایک چسکی صاحب تاثیر مٹی کی
ابھی شرمندۂ تاثیر ہو اکسیر مٹی کی

بنا کر آدمی کیون آب گل مین عشق کو ڈالا
نکالی ہے خدائی نے نئی تعذیر مٹی کی

ہماری قبر پہ ہی ایک ہجوم بیکسے ہوگا
دکھا دینگے پس مردن تجھی توقیر مٹی کی

زمین کوچہ دلدار نی کیا پانو پکڑے ہین
ملی دیوانگان عشق کو زنجیر مٹی کی

رہیگا ٹوٹ کر بھی خانہ دل عالم حسرت
اسی بھی آپکی ہین کہین تعمیر مٹی کی

یہ بھی مٹی ہی جس سی سب بنائی جاتی ہین یارب
تبون مین کیون بدل جاتی ہی پھر تاثیر مٹی کی

وہ کشتہ ہون کہ رہی خاک پہ بھی آگئی سرخی
خوشی سی شکل بدلی ہی دم تکبیر مٹی کی

جنون عشق مین تیری زمانہ خاک برسر ہے
بڑی ہی انہون توقیر سی توقیر مٹی کی

زبان دی تھی خدا نی بولنی کی واسطی لیکن
بنایا نازو تمکین نی تمہین تصویر مٹی کی

کہان سیل حوادث مین بچا ہم خاکسارونکا
کہین [illegible] ہی رہی آب پہ تعمیر مٹی کی

مساط خاکیون پر کیا ہی چرخ کو یارب
دہ کیا کیا خاک اوڑاتی ہین بیابان کی پرا تونی تو
تم ای میری گہر کا ذرہ ذرہ ہوگیا روشن
اوڑاتی دیتی ہین وحشت زدہ تیری کوی تودن مین
دہ ای خاک اوڑاتی یکدو پیس مردن تو حسرت سے

نہ ہا مقبول عذر اوسکا تو کیا تقصیر مٹی کی
ہماری بات بہی اہی نالہ شبگیر مٹی کی
ہوی مہر درخشان سی سوا تنویر مٹی کی
نہ رہیگی جستجو اب صورت اکسیر مٹی کی
ہماری روح کہتی ہی یہی تقدیر مٹی کی

نبایا اس سبب دشمن کو اور ہمکو مگر سالک
کہین توقیر مٹی کی کہین تحقیر مٹی کی

آپ کی چال قیامت ہی سہی
کر کی فریاد رہی کیون خاموش
میکدہ کی نہین ملتی گر راہ
دم عیسی ہی جو واعظ اعجاز
کوی تو بات ہنسی کی نکلے
کام کا گر دل بیتاب نہین

داد خواہی میری عادت ہی سہی
نارسائی کی شکایت ہی سہی
او مسجد کی زیارت ہی سہی
یار کی بات کرامت ہی سہی
خندہ صبح قیامت ہی سہی
تو تیار غم فرقت ہی سہی

وصل اوس بت کا نہین گر سالک
آج کی رات عبادت ہی سہی

گو سبون پر جان ہی لیکن نسبط افغان چاہیے
طی ہو الفت مین بیابان پر بیابان چاہیے

اور بہی اغیار پر کچہہ دن تو احسان چاہیے
پانو جب تک ہین تلاش کوی جانان چاہیے

دیکھکر حرمان تاثیر دعا یہ جی مین ہے
ہاتھہ خالی ہوتی ہی ٹکرے گریبان جائیے

دوستی کب تھی کہ ناصح کو کہین دلسوز ہم
خوف سی کہتا ہی ضبط آہ سوزان جائیے

دیکھکر ارمان تو کہتی ہین پہلی حسرتین
یہ بھی ہون گلدستہ ہای طاق نسیان جائیے

پوچھیے طول شب غم کو نہ مجھسے جا ستی
دوش پر اغیار کے زلف پریشان جائیے

عجز سی روتی نہین ہم آسمان کو دیکھکر
گریہ کہتا ہی کہ یہ بھی غرق طوفان جائیے

ہر چمن مین ایک نالہ ہر روش پر ایک آہ
غمزدون کو تیری کیا سیر گلستان جائیے

وہ بہار عمر ایام جوانی اب کہان
چاہیی آئندہ ترک عشق خوبان جائیے

کچھہ دمون پر رہگیا ہے زندگانی کا مدار
یہ بھی ایکدم مین ہون صرف شور و افغان جائیے

شبہ ہو گر داغ پنہان کا تو مرہم ڈھونڈیے
درد کا شک دل مین گر ہی تو درمان جائیے

جسقدر مہلت زمانہ دی غنیمت جانیی
جسقدر فرصت ملی عشرت کا سامان جائیے

شہر و صحرا ایک ہی سالک تکلف گر نہو
کرمک شب تاب مین سیر چراغان جائیے

دیر و کعبہ کو رہگذر سمجھے
دلکو جو کوئی تیرا گھر سمجھے

اشک خونین بہے تو ہم دلکو
ہدف ناوک نظر سمجھے

نالۂ غیر آتش افشان ہی
شب وصلت کی تم سحر سمجھے

نہ اوٹھا اپنی آستان سی ہمین
ہم تو بیٹھے ہین اپنا گھر سمجھے

نامہ دیگر نظارہ ہی منظور
ہم تقاضای نامہ بر سمجھے

غیر سی پوچھتی ہین کوچہ یار
ایسی رہزن کو راہبر سمجھی

وہ ستم کرنی آئی ہین ایجاد
اور ہم آہ کا اثر سمجھی

صرف کرنا ہی عنصر آبی
ہم تیر اگریہ چشم تر سمجھی

ادس سی کیا مدعا کہون ہیہات
صلح کی بات کو جو شر سمجھی

رونگٹی تن پہ کہڑی ہوتی ہین ڈر سی میری
الامان وادئی پر خوف و خطر سی میری

چرخ گردش مین کئی جاتا ہی کام اپنا اور
نالہ نازان ہی کہ چکر ہی اثر سی میری

سایہ مور سے خورشید چھپا رہتا ہے
تنگی گور کو نسبت نہین گہر سی میری

میری فریاد سی ہی ایک زمانہ نالان
ای فلک فایدہ کسکا ہی ضرر سی میری

رشتہ کی جالئی صیاد نے فولاد کی تار
دیکہا آگ نکلتی ہوئی پر سی میری

کیا شب ہجر شب وصل عدو ہی یارب
تیرگی کیون ہی عیان نور سحر سی میری

کیا کیا تیشہ نی فرہاد سی سالک جو کچہہ
ناخن درد کو کاوش ہی جگر سی میری

ادس بزم سی نکل کی نہین یہ خبر مجھی
جاتا کدہر ہون ادہر ہی جانا کدہر مجھی

دیوانہ تہا کہ یار کا گہر ادسکو جانتا
رضوان نروکتا جو در خلد پر مجھے

افسون بازگشتہ ہے آہ شررفشان
پہونکا نہ چرخکو نہ عدو کو مگر مجھے

قاتل کو دیکہکر نہ رہی تاب بات کی
کہتا تھا مین کہ حشر مین کسکا ہی ڈر مجھے

پہنچا دیا ہی دشت عدم تک تو دیکھیے
لیجای میری وحشت دل اب کدہر مجھے

اندوہ انتظار مجھی ہمجان اوسے
روتا ہون نامہ برکو مین او نامہ بر مجھے

کعبہ کہان وہ کوچہ کہان اور مین کہان
تقدیر پہنکتی ہی ادہر کا ادہر مجھے

پہرینگی راہ یاد رہے بیخودی شوق
کیا جانئے چہوڑ جای کہان راہبر مجھے

اوس بیوفا کے دل مین نہو جای ایخدا
ہمسایۂ رقیب مین دیانہ گہر مجھے

سالک تم اونکی بزم مین مجکو بہی لیچلو
کہنا کہ ایک عیب ہی پوچہین اگر مجھے

مضطرب ہون اب یہ جی کی بات ہے
عفو کیجے بیخودی کی بات ہے

سینکڑون عشاق کی توڑی ہین دل
کیا تمہاری نازکی کی بات ہے

کیا عجب پوچھے نہ کوئی حشر مین
ایک یہ بہی بیکسی کی بات ہے

جس فغان سی مانگتے تہی سب پناہ
اب وہ ایک بیطاقتی کی بات ہے

مدتین گذرین وصال یار کو
میری نظرون مین ابہی کی بات ہے

کہتی ہین انجام اسکا موت ہے
جسقدر غم ہو خوشی کی بات ہے

اضطراب شوق مین سکتے پڑی
جو تیری آزردگی کی بات ہے

ایدل امید اس سی ہی تاثیر کی
یہ فغان ہی یا ولی کی بات ہے

پہرتے ہین عہد وفا سی ہم کوئی
یہ بہی تمسی آدمی کی بات ہے

سچ کہا ہے دلکو ہی ایک دل سی راہ
اونکی لب پر میری جی کی بات ہے

غیر سے کچھ کہکے مجھسے کہتے ہین
وعدہ کیون کرتے ہو لکھدو گے ابھی
مجھپہ وہ ہنگامہ گذرا ہے کہ لوگ

تمکو کیا مطلب کسیکی بات ہے
یاد کسکو ہے کبھی کی بات ہے
کل کہینگے آج ہی کی بات ہے

دہر مین سالک یہ پھیلا ہے نفاق
دوستی بھی دشمنی کی بات ہے

مرگئی لیکن خیال روی جانان ساتھ ہے
جسطرف کو پھر گئی تیری نگاہ فتنہ خیز
قتل کا ہم شور مجنون کو مزا آجائیگا
کب تیری کوچے مین آتا ہون اکیلا جھپ کے مین
چھا رہی ہے بسکہ ویرانی نظر مین ہجر کی
لیگئے ہونگے عدم کو ساتھ اپنے وہ بھی مجھے
ہاتھ کب جوش جنون مین کھل سکین پھر داغ

قبر مین ہی شعل مہر درخشان ساتھ ہی
اوس طرف کو گردش گردون گردان ساتھ ہی
دست قاتل مین ہی خنجر ونمکدان ساتھ ہی
آج ہی آیا ہون تو خوف نگہبان ساتھ ہی
جسطرف جاتی ہین ہم گویا بیابان ساتھ ہی
ہم مین اور شیون ہی ورداغ عزیزان ساتھ ہی
ایک ایک الجھا ہوا تار گریبان ساتھ ہی

وادی پر خار مین سالک اوٹھا ہر تا ہون مین
ناتوانی ہے کہ ایک تخت سلیمان ساتھ ہے

اب تو لب سے نجات آگئے
دشت الفت مین ہنسا کیا
ہی دریا اگرچہ دور رولیے

نالہ کا زور شور تھا آگے
مین نی رہبر کو دہر لیا آگے
دل سی کہتا ہون یہ رہا آگے

بیوفائی اگر نکرتی عمر
وہ خوشامد ہی ین گئی گہیرا
دیکہنا جو نہ تہا سو دیکہہ لیا
جان ہی دیکی عشق مین ہوئی خیر
صبر و ہوش و خرد گئی دل بہی
مرگ عاشق کی سنکی شب روداد

ہم دکہاتی تمہن وفا آگے
مجکو کہنا تہا مدعا آگے
دیکہئی دیکہتی ہین کیا آگے
آگیا کچہہ دیا لیا آگے
میری آنکہونکی گہر لٹا آگے
پوچہتی ہین کہ کیا ہوا آگے

سالک او بیکسی خدا کی پناہ
کسقدر تہا یہ پارسا آگے

کیفیت وصال ہی اغیار کے لئے
ظلمت ہی اسقدر کہ اگر آئی مہر بہی
مین پائمال جور و ستم خاک مین ملا
فرہاد و قیس کا جو بنا یا گیا مزار
واعظ نہ بیخود دن ہی ار بہہ اپنی راہ لے
پیدا کئے ہین ناصح و افلاک غیر کیون

آرام شب صحبت مین ہی دو چار کے لئے
شمع سحر ہو میری شب تار کے لئے
تم آسمان بنی میری آزار کے لئے
پتہر تبرکا میری دیوار کے لئے
تعمیل امر و نہی ہی ہشیار کے لئے
یارب وہ کم نہ تہی میری آزار کے لئے

سالک نہین ہی قدر سخن کی کہین و لے
اچہا ہی شغل مردم بیکار کے لئے

آتی ہی یہ آواز مجہی کوئی صنم سے

کیون خاک اوڑا تیکو چلی آئی عدم سے

چھوکر نہ گئی دولت دنیا کبھی ہم سے
فرقت مین بھی آگاہ نہین داغ درم سے

اب ضبط فغان کا نہین ہوتا نہین ہوتا
اب بھی کہی دیتی ہین کہ باز آؤ ستم سے

شورسی طوفان نے جسطرح کیا جوش
یون حشر بھی اوٹھیگا تیری نقش قدم سے

یارب تیری بخشش کا بیان اور کرون کیا
مجکو بھی توقع ہی تیری لطف و کرم سے

جب پاس نہو کچھہ تو اوسی بیچ کی لین مول
ہین عیش کی بندی ہین کیا ساغر جم سے

جز یار سماتا نہین بھیان کوئی نظر مین
توحید مین جو نکتہ رہی پوچھی ہم سے

کرتے ہین وہ مجہپر ستم احسان سمجھکر
گویا کہ مجھی عشق ہی اندوہ والم سے

جنت کی تو کیا بات ہی واعظ یہ دعا مانگ
اللہ لگا لے نہ مجھی کوئی صنم سے

انسان اگر حد سی ہو باہر تو ہنسی ہو
تو قیر گدا کو نملے مسند جم سے

کس حسرت و افسوس سی دی جان دم قتل
کچھہ پوچھہ نہ ای قاتل سفاک نہ ہم سے

ہر حلقۂ جوہر ہے نبا دیدۂ گریان
ٹپکا نہین یہ خون تیری تیغ دودم سے

سالک جو مقدر مین لکھا ہی وہی ہوگا
اصلاح کی امید ہی کیا لوح و قلم سے

میری خاطر مین ساقی کب تیرا پیمانہ آتا ہے
کہ یہان ہر دم خیال نرگس مستانہ آتا ہے

بھٹکاتی جستجوی یار مین کس کس کی چوکھٹ پر
کہ بلبل باغ مین اور بزم مین پروانہ آتا ہے

شب فرقت اوٹھا کر فتنۂ محشر سی کہتی ہے
مجھی زلف دراز یار کا افسانہ آتا ہے

نکلکر آنکھہ سی غائب نہین ہوتی ہین یہ آنسو
اسی پانی سی بھرتا عمر کا پیمانہ آتا ہے

الہی لوگ کیوں ہو ہو کی خوش فردوس جاتی ہیں
مگر اوس باغ سے آگے کوئی ویرانہ آتا ہے

دل نزار او نشست یار مین ایکراہ ہی مخفی
خطا ہو کر بہی سیدہا ناوک جانانہ آتا ہے

چلا ہون گہر سی اوٹھکر کعبہ کی جانب مگر مجھکو
تردد ہی کہ رستہ مین مری میخانہ آتا ہے

مجھی گردش مین پایہ دورتہ چرخ برین کا ہے
کہ میری ساتھ چکر مین سیر کا شانہ آتا ہے

یہ رغبت ہی اوسی اغیار سی جب شعر کہتا ہی
تو مضمون بہی خیال یار مین بیگانہ آتا ہے

تیری کوچہ مین ہو جاتا ہی کیا انسان جادو گر
اسی ہشیار جاتا ہی اسی دیوانہ آتا ہے

گیا جو اوس خم گیسو مین دل اونکا ہو رہا سالک
یہ حیرت ہی سلامت کیونکہ پہر کر شانہ آتا ہے

ہاتھ مین لیکر نہ خنجر بیٹھیے
قتل کرنا ہی تو بس کر بیٹھیے

بار در تک بہی نہین اور شوق ہی
بزم مین اونکی برابر بیٹھیے

اوٹھیے اس شور فغان پر کسطرح
نقش کی مانند دلبر بیٹھیے

ہو چکی تعظیم دشمن کی کہین
اسی زیارنگاہ محشر بیٹھیے

ضعف طاری ہو تو کیونکر اوٹھیے
جان مضطر ہو تو کیونکر بیٹھیے

یہ کوئی ذوق نہین سن لیجیے
حال دل کہتا ہون دم بہر بیٹھیے

حضرت دل کوچۂ قاتل کا عزم
روئیے گا سر پکڑ کر بیٹھیے

رو چکے جنگل مین بہت اب بیٹھیے
پہر اوٹھا نیکی لئی گہر بیٹھیے

کھینچ مارا ایک پتھر ہات مین
اوس صنم کی پاس پتھر بیٹھیے

خاک چہانی عشق مین بسا لگ بہت
پیر دمرشد کوئی دن گہر بیٹھیے

ہوگئی دام بلا الفت صیاد مجھے
ملتجی ہون کہ ستمگر نکر آزاد مجھے

دل سی منظور ہی بیداری زہاد مجھے
اجر دیوانگی یہ رات کی فریاد مجھے

اسلئے یاد ہی اونکی دل ناشاد مجھے
ہچکیاں آئین تو گہبرا کی کرین یاد مجھے

ہون مین وہ صید کہ رو یا کری صیاد مجھے
ہون مین وہ کشتہ کہ ٹپکا کری جلاد مجھے

ہون وہ آوارہ کہ صحرا بہی رکہتا ہی عزیز
ہون وہ دیوانہ کہ مجنون کہی اوستاد مجھے

وای ای ضعف کہ سنتے تہی فرشتی اوسکو
یا سنا ہی نہین دیتی میری فریاد مجھے

ہون وہ خود رفتہ کہ کیا جانی کہان دل کہویا
یاد آتا ہی تو آتا کہ نہین یاد مجھے

شکر ہی روز جزا شکر ہی نکلا مونہہ سی
گرچہ کرنا تہا تیرا شکوۂ بیداد مجھے

فصد لون روز خیال مژۂ جانان مین نیا
بہا گئی ہی خلش نشتر فصاد مجھے

ایک دشت ہوی ملتی مگر ادل منزل
دشت مین قیس ملا کوہ مین فرہاد مجھے

وہ نیا شیوہ نکالین گے ستم مین کوئی
طرز فریاد بہی کرنی پڑی ایجاد مجھے

آئی موت تیری در پہ قدم رکہتی ہی
ملگئی بیکسی حسرت شداد مجھے

عرش کیون روز بیا مجہسی خدا پوچہیگا
یہ اثر حشر مین دکہلا گئی فریاد مجھے

وصل ہوگا تو خدا سازی ہوگا شاید
کہ ہی دل بستگی حسن خداداد مجھے

آگئی یاد ستم ہای گذشتہ اونکو
ہای کرنا ہی نہ تہا شکوۂ بیداد مجھے

جان یون دیتی ہین عشاق دکہا دون مین کہی — ہاتہہ آجای اگر تیشۂ فرہاد مجھے

عالم وجد ہوا دیکہہ کی دوزخ کا عذاب — اگئی تہی تیری تہوڑی سی جفا یاد مجھے

میری نالون سی کبہی چین نپایا سالک
خلق کیا کہیگی پس از مرگ کری یاد مجھے

ہم اوسی آج غیر کی تحقیر کر چکے — مرنیکی اپنی آپ ہی تدبیر کر چکے

تاثیر نالہ ہای شرربار دیکھنا — وہ بہی یہ جانتی ہین کہ تاثیر کر چکے

مین خونگرفتہ آپ ہین سفاک دیر کیا — بس بس بیان تیزیٔ شمشیر کر چکے

وہ رحم کہا کی بہول ہی جائین تو اوسی ہم — کس آرزو سی کہتی ہین تقصیر کر چکے

میری نکالنی کی پڑی فکر بزم سے — جب خوب سی وہ غیر کی توقیر کر چکے

زنجیر اوسکے در کی میسر نہین تو بس — احباب مجکو بستۂ زنجیر کر چکے

یون محو زخم کہا کی ہوی ہین کہ اوسی ہم — اظہار لذت خلش تیر کر چکے

مجبوریان نپوچھہ ہماری کہ کب سی ترک — اندیشۂ درستی تدبیر کر چکے

روی سخن کدہر ہی نسمجھا ہزار حیف — ہم یار سی شکایت تقدیر کر چکے

گہر بیٹھی ہی وصال بتان کی ملی مراد
اب قصد کعبہ سالک دلگیر کر چکے

نہین وہ فتنہ تیری شوخی ادا کے لیے — قدم نہ فتنۂ محشر نی جسکی آکے لیے

نہین ہی پیکر عاشق مین جان قضا کے لیے — کہی ہی جنبش ابروی دلربا کے لیے

کسی سی صانع قدرت کو داد کیا ملتی
خود اپنی ہاتھہ کی بوسی تجھی بنا کے لیئے

نہ ہاتھہ ضعف سے اوٹھین نہ لب کو جنبش ہو
در قبول تو وا کب سی ہی دعا کے لیئے

دماغ مین ہو خدائی کی جس سی بو پیدا
وہ بندگی تو نکیجی کبھی خدا کے لیئے

یہ کون نعش پر آکر جلا گیا ورنہ
دم مسیح نہین نالۂ عزا کے لیئے

ملی تو کیونکہ ملے عمر رفتہ کا کچھہ کھوج
نہ گرد قافلہ ہی نی جرس صدا کے لیئے

کہین مریض محبت بہی چین پاتا ہی
کہ ہمکو صبر میسر نہین دوا کے لیئے

وہ ہر رہ گرد مین فرصت سجود سی کیا ہو
جبین نہی ہی میری اونکی نقش پا کے لیئے

عروج بخت کو مانع ہی نالۂ سوزان
یہ دور باش کی آواز ہی ہما کے لیئے

وصال مین ہون توانا فراق مین لاغر
غرض ملی نہ کبھی راستی قبا کے لیئے

جو لطف حق ہو تو نقصان سود بنتا ہی
کہ ہم ہوی ہین فنا جاودان بقا کے لیئے

کبھی کہلا نہین آغاز عشق کا انجام
خبر ضرور نہین ایسی مبتدا کے لیئے

مین وہ نہین کہ طبیبونکو پاس آنی دون
لیا نہین ہی تیری درد کو دوا کے لیئے

لکھا ہی سچ کہ ظلوم و جہول ہی انسان
تلاش رزق مقدر کی ہی سوا کے لیئے

نپوچھہ سالک مغفور کو مرض کیا تہا
بہانہ چاہئی انسان کو قضا کی لیئے

ہی رشک کہ نالہ میرا اور غیر کی گہر جاے
ورنہ تمہین آرام سی یون رات گذر جاے

الفت مین دل انسان کی قابو سے اگر جاے
اتنا تو ہوا فسوس کہ افسوس مین مر جاے

جو تیر کہ دل مین لب معشوق نہو وے
گو تیری ہی تیر نگاہ کا ہو پر جیسی اوتر جاوے

اس وسعت تقریر کو وہ طنز نہ سمجھین
یہ شکر جفا کام شکایت کا نہ کر جاوے

طالع ہین میری پست فلک سرکش ہے
اب سیل بلا دیکھیی دنیا مین کدہر جاوے

کیونکر وہ نگہ آ گئی مجھہ تک پس دیوار
جو بھر عدو ناز سی تا روزن در جاوے

تم خوش ہو کہ دنیا سی گئی ہی برکت اوٹھہ
رونا تو یہیان ہی کہ نہ گریہ سی اثر جاوے

جام اوس کف نازک سی چھٹی بزم عدو مین
کاش اوس سی ہی پیمانہ میری عمر کا بھر جاوے

دیکھو نگا تیرے فتنہ رفتار کا عالم
ہر چند قیامت ہی میری سر پہ گذر جاوے

گویا کہ بنا ہی نہین کچھہ اور جہان مین
آتا ہی نظر وہ ہی جہان تک کہ نظر جاوے

نالہ کی اجازت دی شب وصل کہ ظالم
ہنگامۂ جمعیت مرغان سحر جاوے

اس ضعف مین اوٹھکر تیری کوچی کو چلا ہون
شاید میری مرنیکی بہی وہان تک خبر جاوے

کیون رو کی شرہ کرتی ہو تم مرگ عدو پر
عاشق کا نہ لطف خلش درد جگر جاوے

وہ تیغ بکف آتی مین اب ہی کوئی ایسا
سر دینی میری ساتھہ سر راہ گذر جاوے

گو شمع تجلی ہی تیرے سامنی رکھہ دین
دیکھون تو بہی بزم مین پروانہ کدہر جاوے

ہان سچ ہی کہ تم کیونکہ اوسی قتل کرو گے
دشمن کا سر احسان نہین ہی کہ اوتر جاوے

کیا چیز ہی دل جسکے ہو جانیکا غم اتنا
لیکن کسی بہہر پہ آگر نہ اگر جاوے

سالک سی کہو کوچۂ جانان نہین کچھہ وہ
جاتا ہی جو محشر مین تو بیخوف و خطر جاوے

لب پہ ہر دم جو فغان رہتی ہے
بات بھی شعلہ فشان رہتی ہے

یون غمون مین میری جان رہتی ہے
جیسی دانتون مین زبان رہتی ہے

کسکے دیدار کی یہ حسرت ہے
آنکھہ ہر دم نگران رہتی ہے

جسم مدت سی ہے خالی خالی
ہجر مین جان کہان رہتی ہے

خواہش خلد رہے مرقد مین
مر کے بھی فکر مکان رہتی ہے

وہ چمن زار تمنا ہی میرے
جا وہان جسمین خزان رہتی ہے

یہی رونا ہے کہ آنکھون سی مدام
ایک ندی سی روان رہتی ہے

کہوے رہتی ہین جو ایک عمر سی ہم
فکر مضمون وہان رہتی ہے

دل خون گشتہ کی جو حالت ہے
میری آنکھون سی عیان رہتی ہے

جان جاتی ہی ولے جان کے بعد
حسرت وصل تپان رہتی ہے

داد خواہی کو وہان جاتا ہون
ایک قیامت سی جہان رہتی ہے

بڑھ گیا ضعف کچھہ ایسا کہ نپوچھہ
دلپہ حسرت بھی گران رہتی ہے

ہی دم سرد پہ جینے کا مدار
برق سینے مین نہان رہتی ہے

تیر باران بلا کیون ای چرخ
یون چڑہی کسکی کمان رہتی ہے

سالک احوال وہ جب پوچھتی ہین
نام کو موہنہ مین زبان رہتی ہے

کچھہ مجکو فکر ضعف و نقاہت نہین رہی
خوش ہون کہ اضطراب کی طاقت نہین رہی

جور و ستم کی اونکی جو غایت نہین رہی
یہان ہی میری وفا کو نہایت نہین رہی

ٹھہرا ہوا ہون مین ہی مورد آفات روزگار
اب اہل دہر پر کوئی آفت نہین رہی

کسکو نہین ہی موت مجھی اسکا غم ہو کیا
حسرت تو یہ ہی غیر کو حسرت نہین رہی

ہلتی نہین ہین لب بہی یان فرط ضعف سے
کیسی ستم کہ تاب شکایت نہین رہی

یہ رشک ہے کہ غیر تلفظ مین آئیگا
مجکو تمھارے عشق مین غیرت نہین رہی

سنکر جواب دعوئی بصیرت کلیم
اب کچھہ مجھی کلام کی جرات نہین رہی

افسوس آئی مجکو شام وعدہ موت
اب حشر مین ہی اونکی شکایت نہین رہی

نکلی بغل سی غیر کے وہ کیا کہ قبر مین
مجھہ پر فشار کی ہی اذیت نہین رہی

محشر مین تیری آتی ہی ہنگامہ تر ہگیا
سمجھی تھے جسکو ہم وہ قیامت نہین رہی

آسان کریگا سختی ہجر بتان خدا
سالک کسی پر ایک سی عسرت نہین رہی

یون حال اوس گلی کا سنانا نہ تھا مجھی
آخر بجیلہ چھوڑ گیا رہنما سے مجھے

خوبان زشت خو مین حقیقت نما سے مجھے
آتا ہی یاد دیکھکر انکو خدا سے مجھے

عشق دیکھتی ہی صورت جانان ہوا ہون مین
عاشق ہون کب سی یاد نہین ہے ذرا سے مجھے

انصاف کا گمان ہی شب وصل کی امید
ہی شکوہ درازی روز جزا سے مجھے

گرداب کا ہی کشتی عمر روان کو خوف
گھیری ہوئی ہی بحر محیط فنا سے مجھے

اوسکا ہی جلوہ سب مین اگر ہی تو کیون نہو
حیرت فزا مشاہدہ ماسوا سے مجھے

مین آپ مین نهین هون مجهی دیکهه شوق هے
تیری ادای شرم نی بیخود کیا مجهے

هی باعث رهائی قید حیات اگر
درد جگر عزیز هی جان سی سوا مجهے

تم جسطرح عدو سی ملی بس ملے هو خیر
آتی هی ذکر کرتی هوی بهی حیا مجهے

وه بت اگر هو درپی جان بهی تو کیا هراس
سالک بچانیوالا هے میرا خدا مجهے

ظهور هیبت چنگیز روزگار مین هے
عنان توسن بیداد دست یار مین هے

وه ایک عمر سی پابند زلف یار مین هے
یهان یه هول هوی هین که دل کنار مین هے

وه شکل دیکهه کی لاکهون هی بهه گئے دریا
مگر هنوز میری چشم اشکبار مین هے

اوٹهای صدمی کچهه ایسی که صبح یاد نهین
کٹی یه رات مجهی کسکی انتظار مین هے

دلیل راه خط پاک جاننا ای خضر
نشان میری قدم کا جو دشت خار مین هے

بنی سحاب گر اس سی تو فتنه هی برسین
اثر یه کوچه دلدار کی بخار مین هے

وه قتل کی هے تمنا که اوس سے کهتا هون
یه دیکهنی هی کا دم تیغ آبدار مین هے

هنوز وصل بتون کا تو زهر کها لیجے
وه اختیار کیجے جو اختیار مین هے

ملی هین خاک مین کیا حسرتین شهید وفا
که بوی خون تیری کوچه کی هر غبار مین هے

هزار دن هی نه ایسی گذر گئے هونگے
یهی هی روز قیامت تو کس شمار مین هے

وه سنگ جو که میری سر کی خونسی هو لال
دکها تو کوئی هی فرهاد کوهسار مین هے

وه خار جو کف پا مین میری نه ٹوٹا هو
بتا تو ایک بهی ای قیس دشت خار مین هے

ہم انتظار مین ہین موت کی ولیکن موت
کسیکے جنبش ابرو کی انتظار مین ہے

طرح طرح کے بدلتا ہی روزگار جو رنگ
یہ ایک شعبدہ سا چشم اعتبار مین ہے

یہ فیض ہی در جانان پہ جان دینی کا
کہلا دریچہ جنت میری مزار مین ہے

اوسیکو ہا ہی سمجھتا ہون از عشق اپنا
جو بات ایک سی لیکر پڑی ہزار مین ہے

سنی ہی سالک بیمار کی جوانمرگی
کہ سوگ مجلس رندان بادہ خوار مین ہے

در پہ تنہا قاصد نوید وصل یار آنیکو تھی
آج ہی کیا موت ای پروردگار آنیکو تھی

کیا بری دن تھی کہ اغیار بدآموز آملے
جب تجھی کچھہ کچھہ وفا ای بدشعار آنیکو تھی

ہجر کی شب کٹ سکی جوش تظلم کیا کیا
نیند آنکھون مین میری روز شمار آنیکو تھی

پاس آداب محبت نی گلا گھونٹا میرا
ورنہ دل سی لب تلک شعلہ بار آنیکو تھی

داد لب ملتی ہی دیکھین اوس خرام ناز کی
لاکہہ بار آئی قیامت ایکبار آنیکو تھی

پہلی وعدہ یاد ای تیری اوس عہدہ کی ساتھ
لب پہ جینی کی دعا بی اختیار آنیکو تھی

کوہکن کی موت ہی تھی وہ قرنا سرجگہہ
تجھہ پہ بدنامی نگار ای کوہسار آنیکو تھی

تم عیادت کو نہ آتی ساتھ دشمن کی اگر
عمر مین کچھہ اور مدت مستعار آنیکو تھی

رہگیا کیون یار کی عہد قیامت خیز مین
تیری شامت ہی سپہر بدشعار آنیکو تھی

لطف ظاہر سی چھپی کیونکر عناد باطنی
وہ ہی لب پر ای جو بی اختیار آنیکو تھی

لیکے دم مجھہ سخت جانکا تہک کے بیٹھا چند روز
ورنہ عزرائیل کی ہر سو پکار آنیکو تھی

کچھہ فشار قبر ہی روکی رہا صد شکر ہی | ورنہ سینہ پر میری لوح مزار اپنیکو تھی

پہلی ہی قاصد کی مرنی سی نہ ساؔلک آئی موت
یہ خبر بھی زندگی مین ایک بار اپنیکو تھی

کنج مزار مین بہی وہی اضطراب ہے
دل ہی کہ ایک فرشتۂ قہر و عذاب ہے

کیا رشک ہو کہ دیکھنی کی کسکو تاب ہے
عارض پہ تیری فرط تجلی نقاب ہے

کیونکر نہ سرگران ہون پشیمانیونسی ہم
پیری خمار نشۂ عہد شباب ہے

دیدار حسن یار ہی درمان چشم تر
کاشانہ سوز شبنم گل آفتاب ہے

پہنچی عدو کی گہر مین تو دامن جھٹک دیا
ہم خاک بھی ہوی ہین تو مٹی خراب ہے

یہان ہوگئی ہی بند زبان رعب حسن سے
وہ جانتی ہین بات مری لاجواب ہے

خط سی زیادہ گریہ ہی ای نامہ بر مجھی
اوسکی ہی گہر کی سمت روان سیل آب ہے

تاب سخن نہی ہی زبان رقیب مین
گویا کہ میری بات کو بھی انقلاب ہے

خود ہوگئی ہی خلوت اغیار پردہ در
اب کیا چہپاتی ہو تمھین کسکا حجاب ہے

خط جبین کو کیونکہ مٹادون کہ حشر مین
اعمال نامہ کا میری یہ ہی جواب ہے

ہون بیخبر مشاہدۂ حسن یار مین
پرسش مین کب سی داور روز حساب ہے

لو خون ہو کے اور زیادہ ہوا عزیز
آنکھون مین مسکن دل خانہ خراب ہے

چن چن کے مین نی لکھی ہین اوصاف حسن یار
ہر شعر اس غزل مین میرا انتخاب ہے

اوس قلزم گناہ مین ساؔلک ہین آشنا

ساحل پہ جسکے زورق جام شراب ہے

کب یہ طریق اہل وفا مین صواب ہے
فرہاد خودکشی سی مجہی اجتناب ہے

عارض سی کسنے آج اوٹہایا نقاب ہے
مانند ماہ روز نیا آفتاب ہے

آباد ایک خانہ دل ہی رقیب کا
ورنہ تیری ستم سی زمانہ خراب ہے

بی پردہ میری سامنی آتی ہین اس طرح
گویا کہ اونکی دیکہنی کی مجہہ مین تاب ہے

کیا خون نامہ بر سی لیا قتل نامہ بر
لکہتی ہین وہ مگر میری خط کا جواب ہے

دلمین دکہائی دیتی ہین کیا بیحساب داغ
گویا کہ دفتر ستم بیحساب ہے

یہان وصل و ہجر ایک ہی کچہہ نام کا ہی فرق
جو پہلی شوق تہا وہی اب اضطراب ہے

جتنی گئی ہین سب یہی غم مین ہین مبتلا
ملک عدم یہان سی زیادہ خراب ہے

نکلی ہین میری قتل مین کیا کیا کدورتین
سنتا تہا مین کہ خنجر قاتل مین آب ہے

سیکہا ہی تو بہی گردش چشم بتان کی ڈہنگ
ای روزگار تجہکو مدام انقلاب ہے

نیکی بدون سی حقمین ہی اچہونکی ایک بدی
ظالم نگاہ رحم عدو پر عذاب ہے

ای ضعف چشم خلق سی مجکو چہپای رکہہ
میری خیال مین وہ سراپا حجاب ہے

وصف جمال یار سنا کیا رقیب سی
ناصح کو آج پند سے کیون اجتناب ہے

سرگوشیان رقیب سی ہوتی ہین کیا کہین
منظور قتل سالک ناکامیاب ہے

بڑہی لو اور زینت آسمان کی
ستارون مین ملی صورت فغان کی

ہنسو بو سے کھلے خوبی زبان کی
خموشی بات کہتی ہے دہان کی

میری اس سادگی پر رسم کہانا
کہ تمسے آرزو ہی دل بیان کی

بہت بدلین میری شکلین ویکن
نہ بدلی صورت اونکی امتحان کی

سبے مدفن میرا گراوسس گلی مین
خبر ہون مین زمین سی آسمان کی

کہاین سب پر ہمارے جی کی باتین
یہی صورت یہ آخر رازدان کی

پڑے کیونکر نہ مجہپر لاغری بار
نظر ہے ناتوان مین پاسبان کی

نزاکت سی اٹہا لطف شب وصل
نہین ہی تاب اونہین خواب گران کی

پڑے پوراجو کوئی ہاتھ قاتل
کہلی قسمت شہید نیم جان کی

جو قصہ کا تیری انجام ہے تیس
رہ بسم اللہ ہے یہاں داستان کی

لحد بحر فنا کا ہے کنارہ
کہ کہان کشتی تہی عمر روان کی

اوتر جاوے گلے سی گر کوئی خم
تو ہو دل مین جگہہ پیر مغان کی

درازی روز غم سی لی شب وصل
کہانی تا کہون شوق فغان کی

یہی شوق اسیری ہی تو سالک
خرابی آچکی ہے آشیان کی

رنج و حسرت کے سوا حاصل دنیا کیا ہے
غافل اس کارگہ ہیچ مین رکہا کیا ہے

بیٹہکر گوشہ مین منظور ہی کونین کی سیر
دل ہی بیدار تو پہر دیدۂ بینا کیا ہے

وجہ بیگانگی خلق سی ملنا تجہہ سے
گر زمانہ میرا دشمن ہی تو شکوا کیا ہے

میری وحشت کو بھی اپنی ہی سی وحشت سمجھا
یہی صحرا ہی جو ای قیس تو صحرا کیا ہے

جانتے ہو کہ برا کون ہے کہے گا ڈر سے
تمکو اغیار سی ملنے مین محابا کیا ہے

جی مین تھا اوسی کہون حال پر اب خاک کہون
جا کر پوچھتی ہین تیری تمنا کیا ہے

لب جان بخش کی اپنی وہ نہین جانتی قدر
مجھ سی کہتی ہین کہ اعجاز مسیحا کیا ہے

وجہ ہنگامہ ہوئی مرگ میری جسکی لیئے
اوسنی آنا بھی نہ پوچھا کہ تماشا کیا ہے

پھیر کر سینہ دل اپنا ہی دکھانا بس تھا
تہمت دامن صد چاک زلیخا کیا ہے

جان لینی کی ہے تدبیر شب و روز اوسے
دشمن جان کہین مجھسا ہی ڈھونڈا کیا ہے

اوسی کیون غیر کی تعظیم مین اوٹھی سالک
تم ہی جھوٹی سہی جانی دو یہ جھگڑا کیا ہے

وہ زیب شبستان ہوا چاہتا ہے
یہ مجمع پریشان ہوا چاہتا ہے

کچھ ایسا ہوا ہے زبون حال میرا
کہ وہ بھی پشیمان ہوا چاہتا ہے

بڑی ہوگئی شہرت کوئے جانان
کوئی خانہ ویران ہوا چاہتا ہے

طبیعت اجل کی طرف دوڑتی ہے
کہین کچھ بھی ارمان ہوا چاہتا ہے

تیری غم نے سب کام آسان کئے ہین
کہ مرنا بھی آسان ہوا چاہتا ہے

مطالب گرہ ہو گئے کیون لبون پر
مگر کوئی پرسان ہوا چاہتا ہے

اب اوٹھتی نہین ضعف سی پانو اپنے
بیابان بیابان ہوا چاہتا ہے

چلی آتے ہین سیر کرتے ہوے وہ
گلستان گلستان ہوا چاہتا ہے

رکہون دوست اسکو بہی تیری طرح سی | کہ دل دشمن جان ہوا چاہتا ہے
یہ جلوہ جو دیکہا پس پردہ مین نے | کہین داغ پنہان ہوا چاہتا ہے
ندیکہا کرو تم کراب آئینہ بہی | میری چشم حیران ہوا چاہتا ہے

نکالا ہی یہ رنگ حالی نی سالک
کہ ہر شعر دیوان ہوا چاہتا ہے

رکہو وہ شیوہ نہ مد نظر نظر مین رہے | کہ جس سی راز محبت بشر بشر مین رہے
چمن جو دیکہی تیرا رہگذر گذر مین رہے | تو نخل طور کا جلوہ شجر شجر مین رہے
عزیز تر ہے اگر ہو سرشک مین تاثیر | لطیف تر ہی جواب گہر گہر مین رہے
ادہر تمام کیا آسمان نے اپنا کام | ادہر بہی ہوی اہل ہنر ہنر مین رہے
دفور غم سی یہ جی مین ہے دیئیے اسطرح | نہ دل مین حال نہ خون جگر جگر مین رہے
بری خبر ہو تو اس طرح نامہ بر کہنا | کہ صدق و کذب کا شک بیخبر خبر مین رہے
سمجہکی عشق کرا یدل کہ کیا نہین معلوم | جو سو بختی نہین نفع و ضرر ضرر مین رہے
اوٹہا دن قبر مین بہی لذت خلش تا حشر | خدا کری کہ خدنگ جگر جگر مین رہے
وفا ہماری ستم آپکے کچہہ ایسی ہون | کہ مدتون یہی چرچا بشر بشر مین رہے
شب فراق ملی سیرہ روزگاری مین | سحر گذر گئی اور ہم سحر سحر مین رہے
ہم اونکی بزم مین بیٹہی رہی ولیکن یون | کہ جیسی رہرو راہ خطر خطر مین رہے
کہچے جو سینہ سی نالہ تو چاہئی ایدل | مثال معنی لفظ اثر اثر مین رہے

شب وصال کی یارب نہ روشنی کم ہو — وہ نور عارض رشک قمر قمر مین رہے
تمیز غم کو دیا تھا فلک نی عیش آنا — کہ جیسے جلوۂ رنگ شرر شرر مین رہے
ہماری قتل کی تو نازکی سی پہلے صلاح — ابہی تو خنجر زیب کمر کمر مین رہے

ادای شرم مین لاکھون اشارہ ہین سالک
جھکی ہوئی یہ کسیکی نظر نظر مین رہے

ارم مین آگئے کوی تبان سے — اجل لای کہان ہمکو کہان سے
گری سر پر تو خوش ہون آسمان سے — کہ سر اوٹھے نہ تیری آستان سے
وہین لائی ہے پہر بیتابی شوق — قیامت لگیا تھا مین جہان سے
منجم کیا بتائیگا میرا حال — فلک کیا دور ہون مین لا مکان سے
ملا کر خاک مین ہمکو ملا کیا — کوی اتنا تو پوچہے آسمان سے
نہ یہان حسرت نکلتی ہی وہان بات — ملی ہے تنگی دل کس دہان سے
وہی ہے قتل پر اصرار اونکو — تھکے ہم مفت شور الامان سے
ہوی طاقت جو اوڑنیکی تو اتنی — پہنسی اگر قفس مین آشیان سے
چلے تھے ساتھ ہی سفینے ولیکن — یہ کچہہ تیز آئے مرگ ناگہان سے
نظر مدت سے یون ہی جانب در — گئے ہین وہ ابہی گویا یہان سے

منانے کون اب انکا سالک
عبث تم روٹھکر آئے وہان سے

بھرونگا دہر کو شور فغان سے
تمہین شرما کے کہدو کچھ زبان سے

بلا گرنے نہ دو نگا آسمان سے
نکہواؤ کہ آسے ہو کہان سے

بہت طوفان قوم عاد گزرے
غبار اوٹھا نہ خاک ناتوان سے

فلک یہ بھی ہی تیری مہربانی
ملایا اور کس نامہربان سے

زبان کسکی ہے جو اوسکا بیان ہو
بیان اوسکا سنو میری زبان سے

ابھی ملنے کی ہے اونسے توقع
ابھی واقف نہین راز نہان سے

وہ ایک کچباز ہی یہان لاکھ مجرو
زمین کو کم نہ سمجھو آسمان سے

لبون تک آگیا راز نہانے
اب اخفا ہو تو مرگ ناگہان سے

کیا آنیکا وعدہ موتھہ بناکر
نہین کا کام وہ لیتے ہین ہان سے

فلک غمخوار بلبل ہو تو گل کیا
نہ نکلی بوی گل بھی گلستان سے

شب وعدہ صدا سے پانے تیری
جگایا بخت کو خواب گران سے

کہان پیدا ہین سالک سی جوانمرگ
بہت بچتای ہو گے امتحان سے

دسر کو نسبت نہین ایجاد سے
تنگ ہون چرخ کہن بنیاد سے

اونسے ہی وہ آرزو کہنی ہے مجھے
جو دم آخر کہن جلاد سے

کوئی تو پرسان ہو میری حال کا
اب تو شرم آنی لگی فریاد سے

ہی طبیعت کسقدر جدت پسند
مل گئے ہم اوس تیم ایجاد سے

جا نکر ظالم ملیگا تجھسے کون
خوش ہون تیری شیوۂ بیداد سے

تیشہ کیسا چاہتا یہ عشق اگر
کام لیتا ناخن فرہاد سے

تم اگر پوچھو تو ہم کیا کیا کہین
بڑھ گئی ہین حسرتین تعداد سے

اس علو شان کی کیا انتہا
وہ کبھی او تری نہ بیری یاد سے

جی مین ہی وہ اپنے حق مین کچھ کہی
ہو نہ جو کچھ اوس ستم ایجاد سے

خوگر جور و جفا ہون اسقدر
نیند آتی ہی تیری بیداد سے

سرکشی کس بات پر ہی ای فلک
نالہ واقف ہی تیری بنیاد سے

میری نظرون مین ہی سالک ایک ہی
ہی عیان وحدت میری احاد سے

مدعا کہنی کی دل مین تو ہوس آتی ہے
رعب سی اونکی زبان بند ہوی جاتی ہے

وہ گلی صورت فردوس نظر آتی ہے
سبزہ باغ آج طبیعت مجھی کہلاتی ہے

ای دل اس ضعف مین ہی تو بہی غنیمت کہ کبھی
بیقراری تیری کروٹ تو بدل جاتی ہے

اون نگاہون کو بہی کچھہ اوربھی گردش اتنو
مین تو مین غیر کی تقدیر بہی چکراتی ہے

سخت جانون کو تیری موت کب آتی ہی مگر
جان گھٹ گھٹ کی لبون پر کبھی آجاتی ہے

بیکسیھای جنون دیکھہ کہ بیٹھون جو کبھی
ایک وحشت ہی کہ تلوی بیری سہلاتی ہے

میری ویرانی بین کیا آئیگا وہ غیرت حور
کہ ہر ایک گوشہ سی فردوس کی بو آتی ہے

کیونکہ تکرار قوافی یہ نظر رکھہ سکتا
مجکو تکرار شب وصل کی یاد آتی ہے

بیخبر سوز محبت سی نہ ہنا سالک
ہی یہ وہ اگ کہ دم بہر مین بہرک جاتی ہی

کب کرم دیکہی ہجران مین قضا کرتی ہی
کب اثر دیکہیے دشمن کی دعا کرتی ہی

دیر مین روز جزا ہوتی ہی ہوتی ظالم
نگۂ ناز تیری دیکہیے کیا کرتی ہی

آپ کیا پوچہتے ہین صد ستم نہیں سکتے
اب تبا دیتی ہین گر عمر وفا کرتی ہی

جلد اوٹہنے کو ہی فتنہ تیری محفل مین کوئی
دیکہیے غیر کی تعظیم یہ کیا کرتی ہی

صدمۂ ہجر بہی سہکر رہون زندہ افسوس
میری ہستی سے مجہے مایوس فنا کرتی ہی

کاش ملجای ہمین کوچۂ اغیار مین جای
کہ جہان رہتی ہین ہم وان برق گرا کرتی ہی

شرم قامت سی تیری رہتی ہی پنہان ورنہ
تو جب اوٹہتا ہی قیامت ہی اوٹہا کرتی ہی

جرم افشای محبت نہو ثابت مجہ پر
اوس سی کیون سعی میری خلق خدا کرتی ہی

شوخیون مین بہی ندیکہی یہ کنائے ہمنی
جو تمہاری نگہ شرم ادا کرتی ہے

اٹہہ رہ چہوڑ کے اللہ پہ سالک سب کام
دیکہہ تدبیر پہ تقدیر ہنسا کرتی ہے

اکیلی ہم نہ تیری بزم سی ای بیوفا نکلے
ہمارے ساتہ غیرون کی ہزارون مدعا نکلے

زبان کٹ جای گر لب سی تمہارا کچہ گلا نکلے
مگر یہ تو کہو لگا تمکو کیا سمجہا تہا کیا نکلے

کبہی نیچی ہوئی آنکہین کبہی منہ پہیر کر بیٹہے
نگاہ لطف مین سو طرح کی عذر حیا نکلے

سمجہنا صدمۂ ہجر بتان سی ٹوٹنا دل کا
اگر منہ سی کسیکے نالۂ غم کی صدا نکلے

کیا جتنا مداوا چارہ گر نی درد الفت کا
مگر اوس سی زیادہ حضرت دل مبتلا نکلے

سحر ہونے نہ دیگا بخت روشن وصل کی شب کو
عجب کیا شرم سی خورشید اگر بنکر سہا نکلے

یہ سن یہ بادہ و شاہد پرستی خیر ہی سالک
ذرا بو آدمیت کی بہی ای مرد خدا نکلے

اب نہین آتی تو موت آئی میری
کہتی ہین دیکھو مسیحائی میری

قصہ طولانی ہے وہ نازک دماغ
اور گویائی بہی گویائی میری

میری صورت پر ہین آثار نیاز
سر اوٹہانا ہے جبین سائی میری

جستجو کرتا ہون کس کے وصل کی
ہر ہی مین اور ہرزہ پیمائی میری

دیکھکر اونکو عبث سنبہلا رہا
جرم ٹہیری ہی شکیبائی میری

ہی ازل آورد از خود رفتگی
میرا گم ہونا ہے پیدائی میری

زہر احباب سی چہپا کر کہا لیا
عاقبت کام آئی خود رائی میری

ایک مدت سی نہین مین آپ مین
آپنے بہی کچہہ خبر پائی میری

کعبہ ہو یا آستان یار ہو
بی اثر ہے جبہہ فرسائی میری

گر اجازت دو تو حال دل کہون
آپ کے لب پر ہی گویائی میری

تو ہی اگر مجمع اضداد دیکہہ
ایک ہنگامہ ہی تنہائی میری

چپ نہو سالک سے کہے جا حال دل
کچہہ طبیعت تو نے بہلائی میری

اب لاف ضبط الفت پنہاں کیے ہوچکے / چرچے جہاں میں شورش افغاں کے ہوچکے

یوسف نے راہ مصر کی سیکھی ہے خوب اب / ساماں اب خرابی کنعاں کے ہوچکے

اب بازپرس حشر سے کیا کام ہے کہ ہم / محو خیال لذت عصیاں کے ہوچکے

اب بھی زباں نہ بند ہو ناصح ہزار حیف / ٹکڑے ہزار میرے گریباں کے ہوچکے

یہ بھی اگر ہے جلوہ حسن نگاہ سوز / دعوے قبول موسی عمراں کے ہوچکے

اب آکے میری راہ میں نشتر بچھائیے / خوگر یہ پانو خار مغیلاں کے ہوچکے

صبح شب وصال نے کیسا کیا خموش / گویا کہ سب گلے شب ہجراں کے ہوچکے

دیکھیں قیامت آکے اڑاتی ہے خاک کیا / ہم خوگر اونکی جنبش داماں کے ہوچکے

چپ چپ عدو کو دیکھ کے پوچھیں جو آپ حال / پرساں وہ میرے حال پریشاں کے ہوچکے

آجاو اب بھی لب پہ نہ آجائے اور کچھ / شکوے تمام گردش دوراں کے ہوچکے

ہمت سے دور کچھ نہیں بیت الحرم و لے / مدت سے ہم تو کوچہ جاناں کے ہوچکے

مرجاوں آپ تار ہے قاتل کی آبرو / سووار مجھ پہ خنجر براں کے ہوچکے

سالک نظر خدا پہ رکھو اور چلے چلو
رہبر نصیب اپنے بیاباں کے ہوچکے

دنیا میں اس طرح سے ہی ہم جہاں رہے / گویا کسی رقیب کی گھر میہماں رہے

دست کلیم سوز دروں کا گواہ ہے / ممکن نہیں کہ راز محبت نہاں رہے

سہتا ہے جور و ظلم توقع پر آدمی / ہاں چھیڑ لطف کی بھی دم امتحاں رہے

تغیر حال دو ہر سی بڑہتی ہی حسرت اور
تسکین ہی چمن مین جو دائم خزان رہے

بڑہتا ہی جای قطرہ تو دریا سی کم نہین
ایکاش ایک حال پہ رشک روان رہے

ڈر ہے کہ رفتہ رفتہ نہ ہنجای صور حشر
ہی خیر اسمین اپنی فغان گر فغان رہے

تو اد سکے دل مین گہر نہ بنا جای عدو
نظرون مین بی ثباتی کون و مکان رہے

ہی مجکو جان کر تجہی پہچاننا ضرور
میری طرح خراب نہ کیون رازدان رہے

گر تجہ مین شوخیان ہین تو گستاخ مین بھی ہون
قاتل نہ تیری ہاتہ نہ میری زبان رہے

آجای راز دل نہ کہین لب پہ دیکہنا
ای ضعف بات کی نہی تاب و توان رہے

کیسی شب وصال ہی روشن کہ شام سے
آثار صبح کی میری مونہہ پر عیان رہے

سید ہی نظر چمن مین کوی دیکہتا نہین
آ کیسے پڑا ہی پاؤن اگر آشیان رہے

لب پر دعای مرگ رہی ماجرا نپوچہہ
ہم آپ اپنی حال پہ شب مہربان رہے

سالک ہوا نہ وصل تو ہی پہ ہیچ زندگی
مانا کہ دہر مین رہی اور جاودان رہے

کام آیا قبر مین یہ اضطراب دل مجھی
اب نظر آتی نہین چھاتی پہ کہی سل مجھی

کیون نہو بحر محبت سی گزر مشکل مجھی
پیش سو گرداب آتی ہین لب ساحل مجھی

بھر استقبال دشمن بزم سی اوٹہی ہین وہ
پانوسی جاتی ہین ٹہکراتی سر محفل مجھی

ہو کی خوگر ذوق بیتابی نہایت بڑہ گیا
چاہی ہی ہر سہ ہوا تو مضطر دل مجھی

تیرہی ہونی سی لگی میری شہادت مین دیر
تونی مارا ای نیام خنجر قاتل مجھی

ابھی بہی لی چلون پر مٹا نکی پاس مین
شیخ قسمت سی ملا ہی مرشد کامل مجھی

لی چلی ہی ای تمنای شہادت کسکی پاس
جو نہ سمجھی امتحان تیغ کے قابل مجھی

رات وہ ہی وصل کی احوال وہ ہی ہجر کا
آپ وعدہ پر گرانی ہی تو کیا حاصل مجھی

گہر سی نکلی ہین لگا کر ہاتہہ سی دشمن کی ہاتہہ
تم نہ اپنی ہاتہہ سی کرنا کہین بسمل مجھی

بیٹہہ کر مطلب میری سنلو یہ جہگڑا ہی چکاو
آج قائل ہوکی اوٹہو یا کرو قائل مجھی

اب نہین ہوتی خبر سو بار گر ہو جای صبح
وصل کی شب نے کیا ہے اسقدر غافل مجھی

دم نہ لی شوق شہادت مین کہان قاتل کہان
زہر ہی تو کوئی ہاتہہ آتا نہین قاتل مجھی

میری ہر ناخن مین پہانسین لگی ہین ٹوٹ کر
اور الجہا کر دیا ہی عقدہ مشکل مجھی

نالہ و فریاد ہی آہ و فغان سی رات دن
وہ ہی کیا بیدرد ہین کہتی ہین جو کاہل مجھی

کام کیا سیدہی ہون جب ہو کار فرما کا بحال
یعنی حق نی پہلوی چپ مین دیا ہی دل مجھی

ایک ٹہوکر قعر پر قدم ماری ہوی جاتا ہون مین
ہو نہ معلوم آہ یارب دوسری منزل مجھی

جی مین ہی دور ز پہلی اوٹہون یا دو روز بعد
حشر مین ہونا نہین اغیار کی شامل مجھی

توبہ مرتی دم کرونگا بادہ نوشی سی ضرور
جانتا سالک تم اپنا ہی سا غافل مجھی

آسودہ جو کہ خاطر بی مدعا سی ہے
کیا کام اوسکو ساغر گیتی نما سی ہے

آمادہ ستم فلک و یار کینہ جو
پیغام موت کا مجھی اب جا بجا سی ہے

ظاہر مین اونکو وعدہ ہی کرتی ہی آ گئی
خواہش وصال کی مجھی اس التجا سی ہے

ای چرخ مژدہ تیرین تیر سے کمان شکن
یعنی زبان وفگار ہجوم دعا سی ہے

وقت ظہور نام ہوا فانیون مین ثبت
انجام آشکار میری ابتدا سی ہے

ای اضطراب شوق نہ لی جان وہ کہان
اولجھا وہان خیال مین بند قبا سی ہے

اوس شہسوار ناز کی غیرت کو کیا ہوا
خاک اپنی پایمال شمال و صبا سی ہے

کیا پوچھتی ہو مجھسے کہ تو کیون ہی مضطرب
یہ بہی تمہاری جلوۂ صبر آزما سی ہے

ہی اب تک اوسکو میری فریاد کا گمان
حاصل یہ مجکو نالۂ اہل عزا سی ہے

رو رو کے اوس سی کہتی ہین یون ماجرای ہجر
گویا بیان حال کسی آشنا سی ہے

مایوس ان بتان جفا جو سی ہو چکے
کب تک ستم کہین کہ توقع خدا سی ہے

سالک وہ کیا اصلاح نہ لینگے رقیب سے
اظہار مدعا بھی کس مدعا سی ہے

لطف دشمن پہ کیون کیا تونے
یون اگر کی تو کی وفا تونے

سہل سمجھی ہی میری شفا تونے
کی بس ای چارہ گر دوا تونے

جس سے احوال کہئے وہ ہی کہے
خود کیا ہای جو کیا تونے

اتہو اوٹھین گے حشر اوٹھا کر ہم
کیون نظر سے گرا دیا تونے

ہای کس بزم سے نکالا ہے
ای دل رشک آشنا تونے

کہہ کے احوال دیکھتا ہون شکل
جانتا ہون کہ سن لیا تونے

یون بہی ہوتے ہین نارسا نالے
کیون بگاڑی میری ہوا تونے

حال کہیے تو کہتے ہین خاموش | بس سنا ہمنے اور کہا تونے
یون وفا کی کہ خود وہ کہہ اوٹھے | کس ستمگر سے کی وفا تونے
وہی ہم وہ ہی تیرہ بختی ہے | کیا کیا سایۂ ہما تونے
ہجر مین ہر کسیکو موت کہان | رحم مجھپر کیا قضا تونے
کوئی دن اور اوسنے کھینچا تھا | کھو دیئے کام التجا تونے
اوس سے مل مجکو دیکھکر ای غیر | کھیل شاید سمجھ لیا تونے
سن لیا ایک جہان سی پڑہ سنا | پوچھکر مجھ سے ماجرا تونے

اوسکے آنسو ٹپک پڑی سالک
حال اس درد سے کہا تونے

ہمسی کبھی کرینگے نہ خواہش وصال کی | کھوئنگے آبرو نہ لب بی سوال کی
سنکر خبر وہ میری خرابی حال کی | تعریف آپ کرتی ہین اپنی جمال کی
چکر مین آرہی ستا کر وہ خلق کو | تم چال کیون چلو فلک بدخصال کی
ہین نہایت کمال پر اپنے تباہیان | خوش ہون کہ ہی یہ ایک نشانی زوال کی
ہجور کو نہ کیونکہ شب مرگ ہو خوشی | یہ بھی تو ایک رات ہی گویا وصال کی
پایا زبان تیشۂ فرہاد سی جواب | تاثیر دیکھنا سخن پیر زال کے
لذت خلش نے رکھی ہی کیا تیغ ناز نے | زخمون کو احتیاج نہین اندمال کی
ای انتظار یار شب وعدہ کیا کیا | دیتی ہی ہر گھڑی خبر ایک ایک سال کی

ہی ایک گوشۂ سیرگہ کائنات بہی
ابرو کی جنبشوں سے تیری ہون ڈرا ہوا

وسعت تو دیکھنا میری بزم خیال کی
دہشت سی دیکھتا نہین صورت ہلال کی

سالک خدا کی واسطے چہیڑو کچھہ اوز ذکر
پوچھو خبر نہ کچھہ دل حسرت مآل کی

اس نالہ و زاری سی یہ آیا میری آگے
جو پاس ہین میری وہ خدا جانی کہان ہین

آتش میری سر پر ہی تو دریا میری آگے
تم دور رہو پر بیٹھی ہو گویا میری آگے

وحشت زدۂ عشق ہون نہ دانین ہون تو کیا
ابتک تو ہی ہر گوشہ صحرا میری آگے

بہلاتی ہین دنرات مشابہ تیری بنکر
کرتی ہین مہ و مہر تماشا میری آگے

عالم کو میری خاک اوڑانی نی ڈبویا
ہر بار نکل آتا ہی دریا میری آگے

روتی ہی بن آئی مجھے بازار مین جا کر
قاصد نی کیا ذکر کچھہ ایسا میری آگے

وہ جور کئے تمنے کہ یہ چرخ ستمگر
اب تمسی ہوا جاتا ہی اچھا میری آگے

ناصح کی ہی سنو اکہین اے عشق ملامت
احباب تو سب بن چلی دانا میری آگے

کیا شہر مین ہو حضرت سالک کا ٹھکانا
کل جہاڑتے تہی گوشۂ صحرا میری آگے

بی پردہ چلی آئی وہ تنہا میری آگے
تقدیر سی حیرت ہوئی پردا میری آگے

چلتی ہی زبان عذر جفا پر نہین لیکن
تم حشر مین خاموش نہ رہنا میری آگے

منزل کا پتا پاؤن تو باقی ہی ابہی دم
گو اور نہین ہی کوئی صحرا میری آگے

عالم ہی تجہی دیکہہ کی موسی صعقا کا
آیا نہ میرا وعدہ بجا میری آگے

حائل رہین سو طرح کی پردی تو نہین غم
رکہتا ہنین کچہہ دیدہ بینا میری آگے

کیا دیکہہ کے آینہ کو وہ محو ہوی ہین
خود کرتے ہین وصف رخ زیبا میری آگے

بند آنکہین ہین کشتی ہی میری بحر فنا مین
کہدو کہ ہی یہ ساحل دریا میری آگے

جب اپنی حقیقت کو ذرا غور سی دیکہا
آینہ ہوی ہستی اشیا میری آگے

عنقا کو زمانہ مین کیا مین نی ہی عنقا
معدوم ہوی شہرت عنقا میری آگے

یہ حال ہوا دیکہتی ہی جلوہ جانان
گویا کہ نہ تہا دہر مین جو تہا میری آگے

وہ تیز رو بادیہ عشق ہون سالک
ہر ایک یہ کہتا ہی ابہی تہا میری آگے

مژدہ فنای دہر کا پہنچی گا صور سے
آسودگان خاک جب اوٹہینگی گور سے

بندون کی جان لیتی ہین کس مکر و زور سے
اللہ کی پناہ بتون کے فتور سے

عاشق کی آنکہہ تم ہی اگر ہو تو خوف ہے
ایکبار اوٹہہ چکا ہی یہ طوفان تنور سے

موتی چلی ہے ہجر مین خو اضطراب کی
آنے لگا ہی چین دل ناصبور سے

موسی کی ہاتہہ مین نہین جو دل مین نور ہے
روشن عجب چراغ ہوا شمع طور سے

مر کر ہی اہل دہر مین اوس حال سی خراب
دہوکی مین حشر کی نکل آئی قبور سے

آنکہین کہلی ہوی ہین تو پہر کیا چہپا رہے
دنیا کی سیر کرتی ہین ہم چشم کور سے

کہچکر جہان کو اپنی طرف کہینچتی ہین بت
تاثیر عجز کرتے ہین پیدا غرور سے

جنت کہا تو اوسنی گلی سی دیا نکال
تیری شہید ناز کو جنت مین جا ملے
کچھ مرگ و زیست عاشق غمدیدہ کی نہ پوچھ
ہستی مین کیا ملا تہا بجز رنج و یاس کے
رہبر ہے میری ساتھہ مگر ہی ڈرا ہوا
اچھی طرح گذر نہ سکیگی شب فراق
جان اپنی لب پر آگئی نہ آیا سوال وصل
موسی سی کیف بادۂ توحید کا نہ پوچھ
اوس حرانکو رات کوئی نہین اشتب فراق

جو کچھہ ہوا ہوا ہی ہماری قصور سے
دہوتے ہین اوسکی زخم شراب طہور سے
یہان عمر بہاگتی ہی سنین و شہور سے
اب کیا کرینگی جاگ کی شور نشور سے
اوس کوچہ کی نشان بتاتا ہی دور سے
مجہپر بری بنیگی دل ناصبور سے
دشوار مدعا طلبی ہی غیور سے
لکنت زبان مین آگئی جسکی سرور سے
وابستہ یہ امید ہی روز نشور سے

سالک گنہگار و خطا کار ہون ولے
دل کچھہ تو ہی ہی رحمت رب غفور سے

جو ہوا کوی یار مین گذری
یہی زاری رہی یہی فریاد
شعلۂ برق آہ عاشق دیکھہ
عمر گذری فراق مین لیکن
عشق اور مین نگر میری تجہی تب
فاتحہ کو وہ شمع رو آیا

گو خزان ہو بہار مین گذری
عمر کس کار و بار مین گذری
خیر گی چشم یار مین گذری
مرگ کی انتظار مین گذری
دل الفت شعار مین گذری
روشنی سی مزار مین گذری

زندہ در گور ہجر مین ہی ہم
زندگی کچھہ مزار مین گذری
یون سباب نیز دشت ہون گویا
ایک ہوا خار زار مین گذری
کسنے دیکھا کہ ایک برچھی سی
سینۂ دلفگار مین گذری
شب ہجران کی آفتونکو نہ پوچھہ
رات روز شمار مین گذری

سالک اور می سی توبہ حیرت ہے
کیا دل بادہ خوار مین گذری

جو آستین کو دہوی نہ خنجر چھپا سکے
خون شہید ناز کو وہ کیا دبا سکے
ہم روز وصل آپ مین ہرگز نہ آسکے
کہوی گئے کچھہ ایسی کہ ڈہونڈہی نہ پا سکے
بہی بہر کی ہمکو پیر مغان کیا پلا سکے
کوثر بہی ہو تو پیاس نہ اپنی بجھا سکے
فتنون مین کوی فتنہ ہی آشوب حشر بہی
جسکو خرام ناز نہ تیرا اوٹھا سکے
ہچکی بندہی ادہر ادہر انکھو نپر آستین
وہ سن سکی فسانۂ غم ہم سنا سکے
وعدہ پر اپنی آئینگی وہ میری گہر ضرور
بزم خیال غیر مین بہی جو نہ جا سکے
اعجاز عیسوی سی ہمین کیا حصول ہے
جب مر گیا ہو دل تو کوی کیا جلا سکے
کہتا ہی نقش صورت دیوار بزم مین
اسطرح بیٹھیی کہ نہ کوئی اوٹھا سکے
کچھہ نقش جب نہین ہی کہ ای آتش فراق
دلکو کسی امید پہ کوئی جلا سکے
ہین اضطراب شوق کی ساری خرابیان
آجای بس مین دل تو وہ قابو مین آسکے
سب ضد پر انقلاب جہان کی ہین کاروبار
ہم خود مٹین تو کیونکہ زمانہ مٹا سکے

سالک یہ حوصلہ ہی تو کیا آرزو کرین
حسرت وہ کونسی ہی جو دل مین سما سکے

کب ہے منظور کہ یون عشق دل آزار بکے
پر یہ وہ شی ہی نہ بیچو بہی تو سو بار بکے

لوح مرقد پہ یہ محمود کے لکھہ دینا تہا
حسن وہ شی ہی کہ بیتی ہی خریدار بکے

سو ہی جادو میری طالع کی برابر اگر
کیا ہو گر بخت عدو بہی سر بازار بکے

ہون خلش دوست دعا ہی کہ دوا کی بدلے
یارب اس عہد مین درد دل بیمار بکے

بک کے یوسف نی خریدا ہی وہ رتبہ کہ جو تو
یہ ہی بکنا ہی تو ہم مفت ہی سو بار بکے

پرستش کعبہ سی کیا کم ہی اگر دلبر ہے
چاہیی میری گریبان کا ہر ایک تار بکے

دیکہکر اشک مسلسل کو وہ انسو بہر لائے
لاکہہ موتی کی عوض دو در شہوار بکے

جب وہ غارت گر ایمان ہی تو حیرت کیا ہے
دیر مین جبہ بکی کعبہ مین زنار بکے

ہی شب وصل عدو اور زمانہ مہجور
کیون نہ بستر کی لئی گل کی جگہہ خار بکے

کہتی ہین زلف مین رکہنی کو مین کچہہ دل درکار
طالب اس جنس کی ہین جو پس دیوار بکے

جا سہ ای دست جنون اور کہان تک لاؤن
لی رکہون مول اگر دامن کہسار بکے

اثر گرمی رفتار سی یہ بہی سیرا
کہ بیابان مین بہت سوکہہ کی اشجار بکے

تم ہو ساقی تو عجب کیا ہی کہ میخانہ مین
عوض صنعت جم ساغر سرشار بکے

خوف سی یہ دل بیتاب نہ بر مین آجائے
ہم نہ لین مول جو وہ طرہ طرار بکے

ایک بلبل ہی کس کسکی زلیخائی مین
ڈہیر پہولون کا جب اگر سر بازار بکے

صیادنی جو دیکھی میری آہ شعلہ بار
پر باندھنے کو تار بھی فولاد کے لئے

جھونکا کوئی نسیم کا آئے جو باغ سے
تحفہ ہے طائران قفس زاد کے لئے

تصویر کھینچیے ہی تیری ہاتھ کھینچ لے
ایک کارنامہ یہ بھی ہو بہزاد کے لئے

اے دل بھلا جھک اوسکو کہانتک رولائےگا
دشمن کا چاہیے جگر اس یاد کے لئے

کیا اوس نگاہ قہر کی مین تاب لاسکون
ایک صاعقہ ہی عالم ایجاد کے لئے

وعدہ پر اپنی آج ہی ظالم نہ آ نہ آ
حیلے بہت ہین یہان دل ناشاد کے لئے

ایک شغل ہی بناؤ وہین ورنہ سادگی
شائستگی ہی حسن خداداد کے لئے

سالک خیال اوس انجمن جان فروز کا
سینہ مین داغ ہی دل ناشاد کے لئے

صورت آتی ہی الفت مین شفا ہوتے ہی ہوتے
بڑھتا ہی یہ آزار دوا ہوتے ہی ہوتے

مغرور تنعم نہو غافل کہ یہ ڈر ہے
بندہ سی نہ گھٹ جائے خدا ہوتے ہی ہوتے

پھر تو قیامت ہی گذر جائیگی ظالم
اس وعدۂ فردا کی وفا ہوتے ہی ہوتے

غم صبح شب وصل کا بڑھتا ہی تو بڑھ جائے
مر جائینگے ہم تمسی جدا ہوتے ہی ہوتے

نیت ہے نہ وہ مطلب کہ میری سنسکے سرزم
مانا تھا تو ظاہر مین خفا ہوتے ہی ہوتے

کیا قاتل سفاک تیرا ہاتھ چھٹا ہے
وار آتے ہین سو ہوش بجا ہوتے ہی ہوتے

کس کس کو ٹھکانی سی لگایا نہیں فلک نے
مٹ جائینگے ہم اسکی فنا ہوتے ہی ہوتے

گر دیکھتی آئینہ کبھی میری نظر سے
بے چین وہ مجھسی ہی سوا ہوتے ہی ہوتے

اوٹھین گے نہ سو فتنی ہی گیا اوسکی گلی سی
ہنگامہ محشر کے بپا ہوتے ہی ہوتے

غیر اونکو ستم کی ہی تو کیون ہمنی وفا کی
وہ غیر پہ سرگرم جفا ہوتے ہی ہوتے

تیری نگہ ناز خدا جانے کرے کیا
ہنگامہ محشر کے بپا ہوتے ہی ہوتے

یہ نام پہ مرتے رہین تم ایکدن بہی گر آتے
قربانعلی بیگ فدا ہوتے ہی ہوتے

مقتول نگہ سی یون ہاتھ اوٹہائیے
خنجر مین دم اگر ہی تو اوس آزمائیے

یون سونہ بنا کے شکر ستم لب پہ لائیے
کچھ بہی نہ کہئے اور شکایت جتائیے

گر بہول جای کوئی بلا میری گہر کی راہ
فتنہ پکار کر یہ صدا دی کہ آئیے

آتی مین اسطرف وہ مگر غیر ساتھ ہے
کس طرح اونکی راہ مین آنکہین بچھائیے

کہتی ہی اوسکی شبستان ناز کی
مجکو بہی دل مین داغ تمنا بنائیے

دل سی عزیز شی ہی پہ ای سوزش فراق
کچھ نقش حب نہین ہی کہ جسکو جلائیے

کیونکر نہ اپنی ضعف سی خوش ہون وہ کہتی ہین
کچھ بہی دکہائی دی تو نظر سی گرائیے

اللہ رے رشک خیال رقیب نے
کس طرح اونکی دل مین گہر اپنا بنائیے

تم اور ہمکنار ہو اس لطف پر نثار
وہ پر ہین کہان سی کہ جسمین سمائیے

ہمتو رہی ستم کے ہی لائق نہ عشق مین
ایمان ہو عزیز تو سوگند کہائیے

پیری کے شام اور عدم کے سفر کا ڈر
سالک سمند عمر کی اب بہاگ اوٹہائیے

خوبرو ہوتے چلی آتی ہین بدخوا ایک سے — اور پھر کہنی کو دنیا عالم ایجاد ہے

چھیڑ کر سالک کو چکر مین پڑا کیون افلاک
ہم نہ کہتی تھی کہ یہ خاک جہان آباد ہے

عاشقان تفتہ دل کی برق اگر فریاد ہے — پیکر چرخ ستمگر گنبد فولاد ہے

گر نجائیگا قد دلدار کو کیا دیکھکر — جسقدر اونچا زمین باغ سی شمشاد ہے

صند قضا سی ہوگئی ہی اوس نگاہ ناز کے — دیکھنا ہی آج ہمکو بھی کہ کون استاد ہے

کٹ چکی ہی ہجر کی شب اسکی نسبت بخیر — کل تو ہم مین اور روز حشر ہی فریاد ہے

زلف کی آرائشون مین اپنی سار ستاد ہے — ہو چلا ہی صید اپنا جو مرا صیاد ہے

اوسکی تصویر اور یہ صورت خدا کی شان دیکھ — گو یہ خامہ ہی یہ کاغذ اور یہ بہزاد ہے

چاہتی ہین ہم کسیکا سایۂ دامان لطف — زندگی اپنی چراغ رہگزار باد ہے

ہو کے خوگر شدت غم مین مزا آنے لگا — نالہ ہم تاثیر شب بیداری زہاد ہے

خوف رسوائی ہی ہمکو نہیں تو ظالم آہین — بھول جاتا ہون ابھی جو رنج فرقت یاد ہے

شیون اہل عزا کو وہ میری کیونکر سنے — اوسکے کانون مین بھرا شور مبارکباد ہے

ٹوٹ جاتا ہی دل اپنا ان بتون کی بات مین — سخت مشکل ہی کہ سست اس کعبہ کی بنیاد ہے

سر سی سر پر عاشقون کی چادر سو جائی نگاہ — ربع مسکون سی زیادہ وہ گلی آباد ہے

ہو سکے کوئی تبان خوبرو کا کیا بیان — یہ جگہ وہ ہی جو رشک خلخ و نوشاد ہے

چھوٹنا قید تعلق سو ہی دنیا مین محال — پا بگل باغ جہان مین سرو سا آزاد ہے

ایک سالک من خوبان عشق کی سب رنگ ہی مین
یہ ہی وامق ہی یہی مجنون ہی یہی فرہاد رہے

اوس سی کچھ اور ہی ہنگامہ کی صورت ہوگی
زندگی بھر نہ اوسی کوئی کدورت ہوگی
جل گیا آتش غم سی دل بیتاب تو کل
آج سینہ مین کھٹکتی کوئی حسرت ہوگی
شب کا وعدہ نکرو مجھسی نہ تارے گنواؤ
کل تمہارا ہی جب آوگی عنایت ہوگی
غم نہان کا اثر بات سے کیونکر مٹ جائے
شکر ہی ہم جو کرینگے تو شکایت ہوگی
غم نہین ہے یہ کبھی دل کی اگر طفل سرشک
معتبر کیا کہین لڑکون کی شہادت ہوگی
اسقدر بھول نہ ایک داغ پر ای لالہ تو
روشن ایک شمع سی کیا بزم محبت ہوگی
آشیان منزل آفات مین باندھا اپنا
ظاہرا طائر مجنون کو بھی وحشت ہوگی
وہ بھی ہوگا تو قیامت مین قیامت ہوگی
جسکے آئینہ دل مین تیری صورت ہوگی

حیرت آئینہ ہی کب منعدی سالک
مین وہ حیران ہون جو دیکھی اوسی حیرت ہوگی

رخصت وہ دین اگر مجھی فریاد کی لئے
خود درد مین چرخ سی ستم ایجاد کے لئے
رکھتا ہی ہم سی مورد آفات کو اسیر
سوا قفس ہین خانہ صیاد کے لئے
مین اور دل سی دشمن جان کو رکھون عزیز
پہلو مین رکھ لیا ہی تیری یاد کے لئے
نومشق عشق تھا مگر احباب جھوٹ ملے
کیا کیا پہاڑ اوٹھاتی ہین فرہاد کے لئے
ترک تعلقات کی پابند کیون رہین
یہ ہی ہی قید مردم آزاد کے لئے

بار عصیاں کو اوٹھاے ہوے پھرنا کب تک
مفت ہے ٹالدوں سالک جو یہ اب بار بجے

زباں زد ہے یہ قصہ سر کسی کے / بہت چرچے ہیں بے ہی بیکسی کے
وہ اندیشے کہ دل میں گھر کیے ہیں / نہیں ہیں آنکھ پر پردے دوئی کے
نہیں آرایش آئینہ سے ممکن / وہ خود عاشق ہیں اپنی سادگی کے
میں شادی مرگ ہوں شام شب وصل / رہے جی ہی میں سب ارمان جی کے
جو ملجاے کہیں عنقا تو پوچھو / پتے اوس سے میری گم گشتگی کا
فرشتے ہیں اوٹھاتے بوجھ اوسکا / نصیب ہے جو ہوتے آدمی کے
رہی خرق فلک میں گفتگو کیا / فغاں نے ہوش کھوے فلسفی کے
ملے کیا جام واژوں فلک سے / کرے اس دور میں کیا کوئی جی کے
بڑے آزار پہنچاے فلک نے / لیے اچھی طرح بدلے کبھی کے
سنگھاتی ہیں وہ زلف مشکبو کو / ملوں سے ہوش ہیں اس عشقی کے
تیرے کافر نگاہیں کہہ رہی ہیں / کہ اب ڈھنگ ہیں اگلے عاشقی کے
میرے خط کے نہ اوٹھے حرف اوسے / او نہیں دعوے بجا ہیں نازکی کے
فغاں کا ضبط ہے کچھ بڑھ گیا تو / کہ ہم مشتاق ہیں ذکر خفی کے
ہزاروں شکوے کرنا کہ یہ سمجھے / کہ اتنے پانو پڑتے عاشقی کے
زباں چلتی ہے گو چلتی ہیں پانو / گلے اوس سے کرو دل بیٹھا ہی کے

ضعیف اسکو بنایا اور سالک
نباہی لاکھہ دشمن آدمی کے

روکے آفات سماوی کو میری فریاد ہے
یاد رکھو میری ہی دم سی جہان آباد ہے

کیا ثبوت قتل پر اپنی شہادت ہی ضرور
آنکھہ کی پتلی مین اب تک صورت جلاد ہے

دیدۂ حق بین مین کونین کی پست و بلند
باغ مین کیا حاجت سیر گل و شمشاد ہے

ہاتھہ کانون سی فرشتونکی نہین ہوتی جدا
اور ہم کبھی ہوی ہین نارسا فریاد ہے

اڈکی مشتاق اسیری سی پہنچا ہی اودہر
دام رکھی دوش پر جاتا جدہر صیاد ہے

ڈہیر تک باقی نہین اپنا مگر کتنے ہین لوگ
یہان دو مٹی ہی کہ اوسکی راہ مین برباد ہے

جب سی رکھہ لی ہی شبیہ یار اپنی سامنے
خوابگاہ خسرو و پرویز مین فرہاد ہے

کچھہ تو پردہ راز دل کا تمیں رکھنا چاہئے
چاک کرتا ہون گریبان کا ہمین ہی یاد ہے

بیکسی مین جیتے جی آیا نہ کوئی پوچھنے
مرگئے جب ہم عزادارون سے گھر آباد ہے

ہین سراپا انتظار وقت ہی مین دم بخود
اس خموشی کا نتیجہ ایکدن فریاد ہے

اب جو فرط ضعف سی نالہ نہین جاتا تو کیا
بار ہا رونا ہوا چرخ کہن بنیاد سے

بھولکر دیتی ہی شال اوس قد سی مین کیا نسیمین
سدرہ و طوبی سی اونچا اک گل شمشاد ہے

گو کہ لاغر مین گردون مین آتا ہی محال
کلبۂ احزان ہمارا دیدۂ حساد ہے

اڈکے دود دیر سطح خاک پر گرتی ہین ہم
تند باد آہ ہی طوفان قوم عاد ہے

ڈوبکر عشق حقیقی مین کہلی ہمسر یہ تہ
ہر حباب اس بحر کا چرخ کہن بنیاد ہے

کہائی ہر زخم پر سو زخم پنہان یہ دل مین ہے
دہان نزاکت تیغ کی بدلی کف قاتل مین ہے

یہانسی لیکر تا عدم کیا جانی کتنی ہین مقام
جسکو دنیا کہتی ہین گہر کا اسی منزل مین ہے

حسن سی دلبستہ ہی الفت مگر مجبور ہین
غیر کو کیا دین کہ ظالم تو ہماری دل مین ہے

در ہم داغ دل آخر لیگئے ہم زیر خاک
دولت قارون ہمارے مال کے حاصل مین ہے

دیکہہ لی اپنی سر انگشت حنا بستہ مین
جو گرہ ظالم ہماری مطلب مشکل مین ہے

دیکہی خط کیا کیا تصور سی ہوی ہین شرمسار
ہم تیری کوچمین ہین اور نامہ بر منزل مین ہے

کب دیا کسکو دیا اپنی گرہ سی چرخ نے
ڈہیر دلکی حسرتونکا دامن ساحل مین ہے

حسن حیرت خیز نی بیہوش سبکو کر دیا
آج خلوت مین ہی گویا جو تیری محفل مین ہے

جذب شوق قیس دیکہو ساربان کہنی لگا
بوجہہ ناقہ سی زیادہ آج کیون محمل مین ہے

قتل کی لذت کو یارب کیونکہ ہو پایندگی
کیونکہ رکہہ لون دل مین جو خنجر کف قاتل مین ہے

اوس طرف وہ ہین تو چادر نور کی ہی اسطرف
پردہ حائل ہی اونکا پردہ حائل مین ہے

پند ناصح اور اپنا عشق دونو ایک ہین
سچ تو ہی سہو و خطا انسانکی آب و گل مین ہے

جذب دل اوسکی نگاہ ناز کو سمجہا ہین
رہگیا کیون تیر میری سینہ بسمل مین ہے

مین بیابان مرگ اور دشت طلب ہی راہبر
جو میری قسمت مین ہی وہ پہیر منزل مین ہے

کچہہ اذیت سی نہین قاتل تڑپنا لوٹنا
اضطراب شوق تہا کی ہی دل بسمل مین ہے

دہر مین چہوڑا ہمین تیری نگاہ ناز نے
نام ہی جادو کا باقی رہگیا بابل مین ہے

دل کو کہو کر لگ گئی سالک کچہہ ایسی دلکی لو

قافیہ ساری غزلمین اکی دل ہو دلمین ہے

قتل دشمن کا گمان ہی رشک کیا کیا دلمین ہے
آج کیون ٹوٹا ہوا خنجر کف قاتل مین ہے

جان تیباہی تصور مین بہی اب اندوہ رشک
غیر اوسکی دل مین ہی ورد وہ ہمارے دل مین ہے

ناخن دست جنون کو ظاہر و باطن ہی ایک
چاک جو میری گریبان مین ہی وہ ہی دلمین ہے

ابتدا ہی داغ الفت تہی کسی معلوم تھا
ہم ہی اتبک سمجھتی تہی سویدا دلمین ہے

مل سکو تم شرم کی مارنی دشمن سی کبہی
ماجرا کہہ دون سر محفل کچھ ایسا دلمین ہے

دیکھکر پہلو ہدف کر ہمکو ای ناوک فگن
ہم چھپا ہی دیتی ہین تو ہمی ٹھہری دلمین ہے

یہانسی لیکر تا ارم خواہش ہماری ہی محیط
جو نہ دنیا مین سمایا وہ ہماری دلمین ہے

اپنی حسرت جسطرح کی کوئی کرتا ہی بیان
غور سی جب دیکھتا ہون وہ بہی میرے دلمین ہے

آپ سا لکت وصل جانان سی ہون کیونکر کامیاب
جو نوشتہ مین نہین اوسکی تمنا دل مین ہے

انسان حقیقت اپنی اگر جانتا رہے
بیشبہ راز دان حقیقت نما رہے

جسکو تصور نگہ فتنہ زا رہے
وہ عمر بھر نشانہ تیر قضا رہے

وہ ذات ہی بسیط تو پھر کسلیے کوئی
مشکل کی وقت سوی فلک دیکھتا رہے

سو جان سی نثار ہین ہم اوسکی موت پر
جینی مین جسکو موت کا کھٹکا لگا رہے

آنکھین کہلین تو آنکھہ پہ پردا پڑا رہا
جیتی ہی ہم اس جہان مین ہی بہی گیا رہے

دنیا مین آکے کیون ہین دنیا سی دور ہم
بندونسی یون ملین کی خدا ہی ملا رہے

چہرہ سی آپ اوٹھائین نہ یون دفعتاً نقاب
بام فلک سی کوئی فرشتہ نہ آ رہے

اوسکے خرام ناز کا پھر پوچھنا ہے کیا
جو بیٹھے بیٹھے فتنۂ محشر اوٹھا رہے

کیونکر نگاہ رحم سے دیکھے کسیکو وہ
ہر دم جو شکل آینہ مین دیکھتا رہے

ذکر خرام یار سی حاصل نہین مگر
آشوب خیز لب پہ کوئی ماجرا رہے

خونگاریان نکلتی ہین ہجر این دم کی ساتھہ
یہ داغ وہ نہین ہی کہ دل مین چھپا رہے

الفت مین نقد ہوش و خرد کھو چکے تمام
ہم اپنی عمر بھر کی کمائی لٹا رہے

آتی ہی ہر طرف سی تیری بو دماغ مین
اب کسکو انتظار شمال و صبا رہے

پست و بلند اونکہہ سی گزری بہت ولے
ہم مبتلای آفت ارض و سما رہے

سالک اسی خلوص پہ شکوہ دعا کی ہین
دل مین تمہونکی یاد ہو لب پر خدا رہے

دوست کی نامے مین دشمن کی بدی تحریر کی
جان سی بیزار تھا مرنیکی یون تدبیر کی

عقدنے ہین لب سی نکلین اوسقدر مطلب تھے
مین نے کیا اظہار درد ہجر مین تقریر کی

گذری نا دانستہ نخچیر وہ قدم رکھتی ہوے
لاغری نے بات کھولی آہ بی تاثیر کی

اوس گلی مین آگئی قاصد کو بھاتی ہوے
مدعا باقی تہا خط مین جانہ تھی تحریر کی

موت کا کیا شکوہ آئی وہ تو اپنے وقت پر
ہی گلہ تمسی کہ تمنی آنے مین تاخیر کی

کوئی نالہ کر نہ بیٹھے دیکھہ سالک کو نہ چھیڑ
شامت آجائیگی ظالم سفت چرخ پیر کی

کعبہ کی طرف کرتی ہین کیون سجدہ مگر وہان
آباد ہین دیر و حرم اپنی طرف سے
اودہر ہی ہوی تہہرین لگای تیری در کے
ہم تیری گلی مین نہ ادہر کی نہ اودہر کے

جو اوسکی نگاہون مین ادا ہوتی ہین سالک
یہ حکم تو دیکھے نہ قضا کے نہ قدر کے

وہ اور میری گہر مین قدم رنجگی کرین
قاصد مگر یہ بات بنائی ہوئی سی ہے
قدرت خدا کی دیکہہ کہ وہ مجکو یون کہین
یہ شکل تو کبہی نظر آئی ہوی سی ہے
صیاد اور بند قفس سے کرے رہا
جہوٹی خبر کسی کی اڑائی ہوی سی ہے

کن حسرتون سی سالک بیکس نے دی جان
ایک بیکسی مزار پہ چہائی ہوی سی ہے

زخم کس کسکے خدا جانے نمک سے ہین بہرے
ورنہ کیون خالی نمکدان پاس قاتل کی ہوے
اسطرف ہوگا تیری دیوانہ کا شاید گزار
کودکان شہر کی دامن مین کیون پتہر بہرے

یار بزم ناز مین اوسکی کہان سالک ہمین
بیٹہی ہین مدت سی ہم سر زانوی غم پر دہرے

یہان نالہ و فریاد ہی وہان فکر ستم ہی
یہ رنج محبت ہی ادہر بہی ہی اودہر بہی
کاٹا شب فرقت کو دعاون سی و لیکن
معلوم نہ تہا شام سی بدتر ہی سحر بہی

دیگر

کہتی ہین آہ شعلہ فشان عرش تک گئی
لو آج پردہ داری اہل فلک گئی

یہ نالہ ہای زار میرے بے سبب نہین
سالک مگر کسی سی طبیعت اٹک گئی

زہر کھانا ہی پڑا ہجر مین تیرے آخر
ہم سمجھتے تھے کہ دن یون ہی گذر جائینگے

مدد اسی گریہ کہ اوس کوچہ مین دریا بہجائے
آج سنتے ہین کہ وہ غیر کی گھر جائینگے

اثر نالہ پر شور تو سالک معلوم
ہان جو وہ آتی ہی ہووینگی تو ڈر جائینگے

مین اور عشق نکویان زہی زشت خوئی ہی
یہ کیا سلوک کیا دل تیرا برا ہو جائے

قفس مین رہتی سی بہولا ہوا ہون پرواز
اوڑاون طرز جو پہلی کوئی رہا ہو جائے

تجہی تو دیکو سالک پڑی ہی ساری رات
ہماری ہٹہی جو ہنس بول لی تو کیا ہو جائے

ای شمع عبث شعلہ زبانی کے ہین دعوے
دیکھی نہین اب تک تو کوئی بات اثر کی

دنیا کی ہی تشویش تو عقبے کا تردد
اسپر بہی تو سالک کی ہی برباد بسر کی

رنگ گل دیکھہ لینگے گر یہ سچ ہے
کہ تیرے کوچہ سی صبا گزرے

جا ہی افسوس ہی جہان سالک
عمر افسوس مین بجا گزرے

وہان جفا آتی ہی یہان شکر جفا آتا ہے
اپنی وہ لب ہی نہین جن پہ گلا آتا ہے

نامہ بر پہر کے تو آیا ہی وہان سی لیکن
جسطرح کوئی کسی جا سی لٹا آتا ہے

بات کرتی ہین وہ گہبرو نہین پہ جبا کر سالک
وعدۂ وصل مین اونکو یہ مزا آتا ہے

شش سوی کائنات وہی جلوہ گر اگر | کیون قید سجدہ جانب بیت الحرام ہے
وہ تیرہ روز ہون کہ شب ہجر ایکطرف | سالک میری سحر سی نمودار شام ہے

ہجر کیا اب ہی نہ بر آوے | ضد پر اپنی جو چشم تر آوے
کوچہ اوس بت کا تہمت برین | کس طرح پہر کی نامہ بر آوے
یہان تہاتا ہی گریہ دیوارین | یار جب تک کہ میری گہر آوے
عمر نالون ہی مین کٹی سالک | تا کوئی نالہ با اثر آوے

شغل اوس قاتل کو ٹہیرا اب یہی دن رات ہے | قتل کرنا آدمی کا ایک ذراسی بات ہے
حضرت واعظ بجا ہین حور کی ساری بیان | تم نے ہی دیکہا کبہی ای قبلہ حاجات ہے
توبہی ایک باقی رہی ہی ای اجل آ یک کہین | کالبد لاغر ان ہمارا مورد آفات ہے

وادی الفت ہی ہی سالک عجب کا مقام
ایک مین ہون اور کوسون تک خدا کی ذات ہے

ہی غلط سر ہی تو سودا ہی کہ تیغ قاتل | سرکشا پر نکلی تجہہ سے مصیبت اپنی
رشک دشمن ستم چرخ گوارا کئی پر | تجہہ سی نکلی نہ کسی ڈہنگ سی حسرت اپنی
سر دشمن کی قسم دین تو نہ کاٹین وہ سر | کیا کرین ہای نہین چاہتی غیرت اپنی
جاہمندان جہان پہ ہو حسد کیون سالک | درہم داغ کو ہم سمجہی ہین دولت اپنی

شب بلا ہی تو روز آفت ہے | زندگی ہجر مین قیامت ہے
تنگدستی اگر نہو سالک | تندرستی ہزار نعمت ہے

| | | |
|---|---|---|
| منتظر کسکی بیٹھی ہو سالک | | وہ تو دشمن کی گھڑی گھڑی کب ہے |
| عیان کیا تھا جنون کچھہ تو چاک داماں نے | | ڈھکار کھائی پردہ نہ اب گریبان نے |
| صبح سی ہو آج سالک کیون اوداس | دیگر | خواب مین کیا اوسکی صورت دیکھلی |
| دم کشتن برای حسرت دیدار بسمل کی | دیگر | کہ اتبک آنکھہ کی پتلی مین ہی تصویر قاتل کی |
| وہ مطلب پوچھتی ہین آ پری ہی بات مشکل کی | | یہ کافر ہوا گر بس مین تو کچھہ حسرت کہون دلکی |
| کیا دل عمر گزری پر خلش باقی ہی ویسی ہی | | چبھی پیکان سینہ مین شاید رگ مژگان کچھہ حسرتین دلکی |
| کیون دب گئی شمیم ریاحین باغ کی | دیگر | شاید کہ آج پہوٹی ہی بو دل کی داغ کی |
| ایکدم بہر بہی نہین لگتی زبان تالوسی یہان | دیگر | اور موت آتی ہی نالونکو اثر کرتے ہوے |
| چھوڑ دو یہ شیوۂ بیداد ورنہ ایکروز | | جائینگے دنیاسی ہم سبکو خبر کرتے ہوے |

دیکھیئے ہوتا ہی شبگیر عدم کسدن نصیب
یون تو سالک عمر ہی گذری سفر کرتے ہوے

| | | |
|---|---|---|
| شائق دیدار یار از بس ہمارا دیدہ ہے | | دیدہ کہنی کو ہی لیکن واقعی نادیدہ ہے |
| سنتے ہو ہر روز تم افسانۂ فرہاد کیا | | ماجرا میرا سنو یہ قصۂ نشنیدہ ہے |
| ایک عالم سی چہپای کہتی ہو کیون آپ کو | | یہ متاع حسن ہی گویا زر دزدیدہ ہے |
| غیر کے کہنی پہ کیون درسی مجھی اوٹھوا دیا | | اب تیری دیوار ہی اور یہ سر شوریدہ ہے |

دیدیا دل اوس ستمگر کو یہ تو نی کیا کیا
ہم سمجھتے تہے کہ سالک تو بہت فہمیدہ ہے

عقل رہتی نہین جسوقت قضا آتی ہے
اوسی کہتا ہون کہ تمکو بہی حیا آتی ہے

کوچہ قاتل سفاک سے جانا کیسا
قدم اوٹہتا نہین جب سر پہ قضا آتی ہے

پھر نکلنا کہ جیتا یا نہین دیکھو ہشیار
لب پراب دل سی میری آہ رسا آتی ہے

کس جگہہ بھیج کی ہون طالب پیغام جواب
اپنی قاصد سی مجھی آپ حیا آتی ہے

آدمی کے لئی جو درد مین سب ہین مجکو
چارہ گر کیا تجھی ایسی کی دوا آتی ہے

دیگر

ہماری ہرزہ گردی پوچھی کوہ و بیابانسے
ہماری دستکاری دیکھی جیب و گریبان سے

بہای عندلیب خستہ دل نی آنکھہ سی دریا
خزان مین خاک بہی حاصل نہین ہوتی گلستانسے

اوسی ہم بزم دشمن دیکھکر جی جل گیا اپنا
کہ دود شمع کی مانند نکلا مین شبستان سے

دل صد چاک مین افسوس اب کچھ بہی نہین تجھے
ٹپکتا ہی یہی مضمون جگر کاوی مژگان سے

عدو کی ہاتہہ کا لکھا ہوا ہی اور کیا دیکھو
تیری نامہ کا مضمون کھل گیا نامہ کی عنوانسے

آنکھہ انتظار مین نہ لگی میری یا لگی
تیری تو آنکھہ غیر سی ای بیوفا لگی

وہ سادہ ہون کہ جسکی حیا سی ہون جان بلب
ہی آج تک اوسی سی امید وفا لگی

زخمی تیری نگاہ کا ہی وہ درد آشنا
رکھتا نہین ہے زخم جگر پر دوا لگی

یہان بہی جو دوستا ہی کسی بیگناہ کو
ای اہل حشر تم تو نکہنا خدا لگی

سالک یہ زہد اور یہ میخانہ خیر ہے
تجکو بہی اس زمانہ کی باری ہوا لگی

زندگی اپنی بسر ہو گئی تنکے چنتے
دشت وحشت صفت کاہ ربا رکہتا ہے

دیگر

تار باقی اب گریبان مین نہین ہی کیا کرون
جب تہا دامن تو کہتا تہا گریبان سی ہی

دیگر

ہم تو سمجہے چکی ہین مصیبت مین جان گئی
تو بہی ستم مین کچہ نہ ای آسمان گئی

خرق فلک محال ہی ای فلسفی اگر
پہر عرش تک کدہر سی ہماری فغان گئی

نی گرد ہی اوٹہی نہ کہین نقش پا ملا
کیسی اوڑی ہوئی میری عمر روان گئی

آخر شراب پی ہی گئی اوسکی بزم مین
سالک وہ پارسائی حضرت کہان گئی

اوسنی جہوٹ ایک وعدہ بہی غیر کی آگے کیا
لاکہہ قسمین کہائین رفع بدگمانی کے لیے

دیگر

عشق کا داغ دیا کرتی ہین کسکو سالک
یہ وہ دولت ہی کہ ہاتہ آئی تو دنیا سے بچائے

دیگر

رکہہ حلق پہ شمشیر مین گو آب نہین ہے
قاتل مجہی دم لینی کی اب تاب نہین ہے

یہ بحر محبت ہی گزر اس سی ہی مشکل
ہر موج یہ کہتی ہی کہ پایاب نہین ہے

صرفہ ہی اگر شربت دیدار مین تمکو
ملتا ہی بہت زہر تو کمیاب نہین ہے

کیون آنکہہ پہڑکتی ہی شرسکو نہین ہی سرخی
کیونکر کہون خون دل بیتاب نہین ہے

آجاؤ اگر نعش پہ بہی تم تو دم آجاے
وصل آپکا ہے داروی سہراب نہین ہے

ڈوبی ہی سری خون مین کہنچو میری دل سے
تیرون مین لگا کچہہ پر سرخاب نہین ہے

عمر اپنی تیری ہجر مین ایک طور پہ گزری
فصلین ہون بہت جسمین یہ وہ باب نہین ہے

جس دل مین تھا وہ سب لب میگون کا تصور
وہ جام ہی جسمین کہ مے ناب نہین ہے

باقی ترا نام کو بھی خواب شب ہجر
یعنی میری بستر پہ کہین خواب نہین ہے

جب سنگئی اغیار کے وہ دوست تو سالک
مرنیکو میری حاجت اسباب نہین ہے

یاد رکھو اعتبار چارہ گر جانیکو ہے
مجھسی کہتا ہی کہ اب داغ جگر جانیکو ہے

وصل کی شب بخت مین آتی چلی پھر تیرگی
صبح ہونیکو ہی وہ رشک قمر جانیکو ہے

فاتحہ کو آئیگا وہ شہسوار ناز کیا
بس وہ میری خاک ہی برباد کر جانیکو ہے

لی چکا ہی دلکو میری ہوشیار ای اہل بزم
تہمت دزدی کسی پر اب وہ دھر جانیکو ہے

چرخ سی برسین گی انگاری ہی کچھہ فتنونکی ساتھہ
لامکان تک آج آہ بی اثر جانیکو ہے

وہ دھندلکی مین سربام آگئی ہین بی نقاب
پنجۂ خورتا گریبان سحر جانیکو ہے

میری خون سی آستین و تیغ ابتک سرخ ہین
دیکھہ رکھو سب کہ وہ قاتل مکر جانیکو ہے

آتش دوزخ سی ای واعظ ڈراتا ہی کسی
ساتھہ ہی اپنی اگر دامان تر جانیکو ہے

اب فرشتی ہی ہوی بھری تمہاری جور سی
اب زمین سی اوٹھکی شور الحذر جانیکو ہے

وہ سواد کوچہ قاتل نظر آنی لگا
چھپکی مجھسی ایک جانب راہبر جانیکو ہے

مجھسی پوچھو جنبش مژگان کہ نشتر کی طرح
سینہ مین گرنیکو ہی دل مین اوتر جانیکو ہے

ای اجل اچک شب فرقت کہان تک انتظار
ورنہ تیری آرزو ہی آج مرجانیکو ہے

چشم تر دیتی ہی زندان مین رہائی کی نوید
گریہ کی رو توڑ کر دیوار و در جانیکو ہے

ہمسی بہی ملکر گیا روتا ہوا سالک ابہی
کیا ارادہ ہی خدا جانی کدہر جانیکو ہے

سالک کی موت کی جو کسی نی کہی خبر
کہنے لگی کہ خوب ہوا ایک بلا ٹلے

دیگر

ازل سی ہم دل شاہد پرست کیا لاے
کہ جس طرف کو گئی ایک بلا لگا لاے
ہزار بار گئی ہم پر آرزو ہی رہے
کبھی نہ تمسے سنا یہ کہ پہر خدا لاے
کہان رکہین گے مجھے اب کہ پہر تسکین یار
تمہاری انجمن ناز کو دکہا لاے
اوسکو زیب ہی دعوای ضبط شور فغان
خیال مین جو تیری چشم سرمہ سا لاے
شکایت اوسی کوئی کیا کرے نہ آنیکی
کبھی جو آئی تو فقرہ نیا بنا لاے
فلک سی تبہی تھا ای عبث لگائی جہیر
یہ نالی اور ہی سر پر میری بلا لاے

نالے ہزار کیجیے یاد کیجیے
دشوار ہی کہ دلمین تری راہ کیجیے
جہلکی نگاہ انجم سیارہ سرمہ سے
یون اوسکی ساتہہ سیر شب ماہ کیجیے
کچہہ کچہہ نکل چلا تہا تو بوسی عشق مین
اب سی ہی چارہ دل گمراہ کیجیے

غلط کی راہ گہر سی ہونڈہنیکو جبکہ ہم نکلے
چلی تہی اوس گلی کو جانب ملک عدم نکلے
یہ گہیر ا رشک نے جاتی ہی اوس کوچہ سی ہم نکلے
زمین پر ہمسی پہلی کی بہت نقش قدم نکلے
جو ہمسی رند مفلس کو کبہی قسمت سی ملجاے
تو بکنے کے لئے دو روز ہی مین جام جم نکلے
دل شگفتہ گر یاد بتان مین خون ہو جاے
تو ہر قطرہ سی آواز انا بیت الصنم نکلے
تماشا کر دنقین دنیا کی دہ کو چہ بنایا ہے
اگر کھودین تو ہر گوشہ مین یہان باغ ارم نکلے

شکایت کس زبان سے ہو سکی اوس لب پہ جا نکلے
پڑی اپنی مقدر سے میں لاکھوں پیچ و خم نکلے

کہو الزام دیں کیا کبھی کی اونکو ہمنے دیکھا کیا
ادھر دشمن نے محفل میں قدم رکھا کہ ہم نکلے

میرے سینہ سے اونکا ناوک دلدوز کہتا ہے
جگہ باقی نہیں ہے پھر سے روزن تجھیں کم نکلے

جہاں میں ہے ہر ایک ساغر ہمارا پر محبت کیا ہے
کہ اپنے میکدہ کی ٹھیکروں میں جام جم نکلے

میری تردامنی سالک کہو محبوب کیونکر ہو
زبان حضرت واعظ سے جب جب اٹھکر نکلا

دیگر

عقدے ہوئے نہ وا میری مشکل کی آپ سے
دنیا ملی نہ دین ملا ملکے آپ سے

کس ستمگار سے دعوی وفا کرتا ہے
دیکھ تو اے دل نادان کہ یہ کیا کرتا ہے

وصل جانان ہے دیا غیر کو اس دولت پر
سچ ہے بھرتی ہی کو اللہ بھرا کرتا ہے

رحم کیا صفت حسن سے ضمنا سیئے
مجھسے پھرواں وہ میرا حال سنا کرتا ہے

نزع میں ہوں میری ہوتی نہیں مشکل آسان
حال یہ ہے وہ ستمگر بھی دعا کرتا ہے

مجکو آزار محبت ہے ذرا ہوش میں آ
چارہ گر کوئی بھی مردوں کی دوا کرتا ہے

قتل سالک کو کیا جرم وفا پر افسوس
اونسے پوچھو تو سہی یوں ہی ہوا کرتا ہے

## اشعار متفرقات

جو میں نالوں سے گرم شکوہ بیداد ہو جاتا
نیا یہ کاسہ چرخ کہن منہیاد ہو جاتا

جو فرصت مجکو ملجاتی جنون میں کوہکنی کی
بہی ہر ایک ناخن تیشۂ فرہاد ہو جاتا

مثال اسکو دم آرائش اپنی دل سی تم دیتی — بہ آئینہ جو ٹوٹا ہی اسے بھی فولاد ہوجاتا
جو لینے بیٹھتا تصویر اوس دست نگارین کی — تو انگشت ششم ہی خامہ بہزاد ہوجاتا
نہین کاشانۂ اغیار ہی پر منحصر رونق — قدم جس گہر مین تم رکہتی وہی آباد ہوجاتا
ہوا کہانی گلستان مین اگر ہم ناتوان جاتی — ہر ایک جہونکا ہمین طوفان قوم عاد ہوجاتا
شب غم گر نکرتی ضبط تو ہی اجر کچہہ ملتا — کہ نالہ باعث بیداری زہاد ہوجاتا
تبان سنگینہ کش کو نکرتا گر خدا پیدا — تو ملک دو نو عالم عالم ایجاد ہوجاتا
اگر ہم قد جانان سی کبہی دیتی مثال اسکو — زمین باغ مین اونچا ہی شمشاد ہوجاتا
لیاقت غیر کو گر چرخ نی دعوی کی دی ہوتی — خدا ہونا تو مشکل تہا مگر شداد ہوجاتا
ہماری دل مین اور رہجاتی چٹکی سی تیری چہبکر — لب معشوق کیونکر ناوک بیداد ہوجاتا

نہین پاتی تپی سالک نی اوس ہمہر کے ورنہ
کبہی تو اسطرف وہ خانمان برباد ہوجاتا

ہجوم خلق رہا تا وہ زیب بام رہا — اودہر سی جو کوئی گزرا وہین قیام رہا
نہ بیٹھی چین سی ہر روز قتل عام رہا — کبہی نہ آپکی شمشیر پر نیام رہا
بتون کی عشق نی یکسان کیا زمانہ کو — نہ کوئی خاص جہان مین نہ کوئی عام رہا
پیامبر کو میری دینگی سبکا ایک جواب — وہ پوچہتی ہین کوئی اور بہی پیام رہا
شب وصال تو گزری پلک جہپکنی مین — فلک سی روز یہی مجہے خوف انتقام رہا
وہ جانتی ہین کہ ہوجاؤنگا مین شادی مرگ — تو پہر وصال کی وعدہ مین کیا کلام رہا

تم آکے دیکھ لو ہوگی نہ کچھ بھی قدر وصال
کہ عمر بھر غم ہجران ہی مجکو کام رہا

گھٹا نہ داغ فراق بتان کبھی دل مین
یہ ماہ وہ ہی کہ جو مدتون تمام رہا

نہ شام ہجر کو اپنے سحر نصیب ہوئی
نہ صبح وصل مین ایکروز رنگ شام رہا

دیا نہ پیر مغان ایک قطرہ تیری خیر
یہ عید کا بھی مہینا مۂ صیام رہا

شراب خانہ مین کیا سوت پای سالک نے
نظر سبو پہ رہی اور لب پہ جام رہا

شراب خانہ مین یہ کون تشنہ کام رہا
کہ قطرہ جام مین باقی نہ خم مین جام رہا

صدای مرغ سحر ہے پیام رخصت دوست
تمام ہوگئی شب شوق ناتمام رہا

اگر یہی ہی قیامت تو کون دیکھیگا
اسیطرح جو نظر مین تیرا خرام رہا

تڑپ تڑپ کے شب وعدہ جان دی ہمنے
یہان تو کام ہوا اور اونکو کام رہا

ہزار حصہ بڑہی لذت ستم اونکی
رہا گلہ بھی تو کالملح فی الطعام رہا

وہ سامنے ہین تو قاصد مین کیا رہا باقی
زبان دہن مین رہی دل ہی مین پیام رہا

یہ ضعف اور تیری جستجو خدا حافظ
قدم جہان ہی نہ اوٹھا وہین مقام رہا

اگرچہ ابلق ایام نے زمین چہانکی
سمند عمر بھی اپنا نہ ایک گام رہا

کسی طرح نہین کٹتی فراق مین اوقات
سحر ہوئی تو مجھے انتظار شام رہا

ہمارا عشق کہ دنیا سے کہو دیا ہمکو
تمہارا حسن کہ مقصود خاص و عام رہا

نبا نبا کے قدم رکھتی ہین زمین پر وہ
یہ فتنہ چال کا ہمپا سے انتظام رہا

| | | |
|---|---|---|
| نہ حشر مین دل رشک آشنا کو چین ملا | | یہان بھی دیکھنے والون کا اژدہام رہا |
| | مجھی سے پوچھتی ہین آپ کون ہے سالک<br>قصور وار تو در پر پڑا مدام رہا | |
| ہر ایک ستم اسکا مقبول جہان ہوتا | | یہ پیر فلک بھی گر تمہاری جوان ہوتا |
| تم کاش میرا قصہ مجھہی سے کبھی سنتے | | میری ہی زبان ہوتی میرا ہی بیان ہوتا |
| کیون وعدہ خلافی کی اک دم اگر آجاتے | | مین فرط خوشی سے خود کیا جانے کہان ہوتا |
| سوزش محبت سے جسم و جان نے کیا پایا | دیگر | آگ مین جلا دیکھا خاک مین ملا پایا |
| کہین وہ ہی تھی نہ تھا سالک آشفتہ مزاج | دیگر | آج ایک شخص کو بازار مین روتے دیکھا |
| بتون سے ملتی نہ جی پہ بنتی نہ زندگی کا مزا بگڑتا | دیگر | وفا کرتی تو حرج کیا تھا جفا نہ ہنستی تو کیا بگڑتا |
| نبا کے باتین لگا رکھا لاتمام مطلب کو آپ پہنچے | | نبا کے کہتی نہ قصہ غم کا نہ وہ ستمگر سوا بگڑتا |
| جو ناتوان محبت ہو خاک اڑا ہی کیا | دیگر | جنون مین خاک اڑائی تو دب بجا ہی کیا |
| وہ دن گئے وہ وقت گیا وہ محل گیا | دیگر | اب کیون ستم اٹھائین زمانہ بدل گیا |
| تمکو حاصل کچھہ نہین آرایش پوشاک کا | دیگر | پیرہن پر چہا رہا ہے نور جسم پاک کا |
| قیامت کی کہ عاشق کو سمجھکر ناتوان چھیڑا | دیگر | عبث بیٹھے بٹھائی اک بلا کو آسمان چھیڑا |
| کیا کیا طنز سے کیون قصہ شور فغان چھیڑا | | ہنسی سمجھی کہ ذکر دیدہ دریا فشان چھیڑا |
| شب عشرت مین شکر و شکوہ دشمن سے کیا حاصل | | نکالی پھر وہی چھیڑ آپنے وہ ہی بیان چھیڑا |
| دکھائی ہے زمین لاکھون کو رخش عمر نے غافل | | یہ وہ توسن نہین ہے جسکو یہان چھیڑا وہان چھیڑا |

دل مجروح کا ہر زخم ہر کیون نہ گیا گہیرا
صبا نی کیا کیا طرۂ عنبر فشان چہیڑا

یہ بہی خدا احوال سالک رحم کہا کر
کہ ایک غم کی کہانی پہر دیتا ہی جہان چہیڑا

دیگر

شبہ کیون دل پہ ہے سویدا کا
یہ بہی ایک داغ ہے تمنا کا

وہ اشکبار دیکہ کے مجکو حسزین ہوا
مین تر زبان لطف جہان آفرین ہوا

پہر گریہ سیل آفت روے زمین ہوا
پہر نالہ برق خرمن چرخ برین ہوا

کسکی خیال مین نہین کوی تبان مگر
یہ وہ مکان ہی جو دلون مین مکین ہوا

سنتا ہون اوس گلی مین گیا سچ ہی یہ اگر
آوارہ آج سالک عزلت گزین ہوا

دیگر

دل رشک سی شریک نہ اپنا بنا سکا
لطف وصال کہ زبان تک نہ آسکا

شاید شب فراق گزرنی محال ہو
وعدہ اگر سنا تہو روز حساب کا

گہیرے رہا مجہی غم ہجران تمام رات
آنکہون ہی مین کٹی ہی یہ جان تمام رات

بزم خیال اور وہ مہمان تمام رات
فرقت کی بہی گزر گئی آسان تمام رات

تا رخصت سحر مین تہی اون مین کچہہ خلل
کرتے رہی پہر آنکی پیمان تمام رات

دن بہر رہا کشاکش وحشت مین مبتلا
مین نی سیا ہی چاک گریبان تمام رات

لطف وصال یار کوی ہمسی سیکہہ جاے
کہتے رہی ہین قصہ ہجران تمام رات

دل بہ بلا ہی زلف مین رکہتی ہو کیے
رکہی نہ تمکو بہی یہ پریشان تمام رات

مین مر گیا تو غیر بھی مرتا میری طرح
وہ کیون رہی جفا سی پشیمان تمام رات

سینہ مین توڑ توڑ کے نشتر بھی رکھ لئی
پھر بھی رہا تصور مژگان تمام رات

آیا جو لب پہ نالہ اوسے ضبط کر لیا
کرتا رہا مین خلق پر احسان تمام رات

محشر مین بھی اگر نہو انصاف یا نصیب
اس روز کی دعا مین کٹی یہان تمام رات

سالک شام ہجر ہی کچھ کھا کی سو رہے
کاٹی عبث پہاڑ سی نادان تمام رات

کسطرح کہدون ارم ہی گلستان کو ہی دوست
ڈر ہی نظرون سی نہ مٹ جا نشان کو ہی دوست

دفن ہو کر بھی رہی اغیار ہی کی پایمال
ہم نی مر کر کر لیا ہی امتحان کو ہی دوست

گر زمین کا گز نہون حد سی نہ باہر جا سکون
گردش قسمت نبی ہی آسمان کو ہی دوست

ہم ملا کر خاک مین جس دلکو آی ہین ابھی
یاد آتا ہی وہ جنت آشیان کو ہی دوست

نقد دل دیکر متاع درد و غم لیتی ہین لوگ
آج کل دنیا مین چلتی ہی دکان کو ہی دوست

گو نظر آتا نہین مین ضعف سی پر خوف ہے
ناتوان بین ہی الہی پاسبان کو ہی دوست

جوش مین ساری تہون کی لکھ گیا تعریف مین
میری دیوان سی ملا سکو نشان کو ہی دوست

آپ سی کیا حضرت واعظ کرین ہم گفتگو
آپ جنت ہی کو کہدینگی لسان کو ہی دوست

اوسکی دامن پر نہ خشم غیر پر جا کر پڑی
اپنی مٹی بھی ہوی ہے رایگان کو ہی دوست

کل تو مین ہون اور شبگیر عدم کی سختیان
آج ہی کار گیا ہون میہمان کو ہی دوست

بعد مردن بھی اسی حیلہ سی وہ یاد آگیا
دیکھتی ہی خلد پر گزرا گمان کوئی دوست

ایکبار اوسکی طبیعت رحم پر آئے تو دو
کیون غریب آزار بنکر سر اوٹھایا اے فلک
جسکا نام نادانی سے رکھا خلق نے
سچ ہی الفت ہوتی ہی ہم جنس کو ہم جنس سے
اس تظلم پر نہین بنتا کوئی فریاد رس
واعظا ہے تو وہی جنت وہی فردوس ہے
سچ ہی تخریب اوسکی کیونکر ہو سکی تجھسی فلک

کون ہی ہمسی زیادہ خستہ جان کوئی دوست
گر نہ سنتی کوئی نالہ ناتوان کوئی دوست
ہم اوسی کہتی ہین پہلا آستان کوئی دوست
مل گئی دو دن مین دشمن سی گمان کوئی دوست
ہی جدا میری زبان سی کیا زبان کوئی دوست
جای ملجای جہان دوگز میان کوئی دوست
غیر کے ہاتھہ آگیا دار الامان کوئی دوست

تھک کے سالک کیلیے بیٹھی ہو منزل دور سے
راہ مین تھمتی نہین ہین سالکان کوئی دوست

کری بندہ کیا وصف شان محمد
ہو تفسیر سیما ہم اپنی جبین پر
رہا ساتھہ کب قاب قوسین تک

خدا نے کیا ہے بیان محمد
اگر سر ہو اور آستان محمد
کہ جبریل ہو رتبہ دان محمد

گلی سی تیری جو گزرا کبھی ای دلستان ہوکر
گرا جو اشک آنکھون سی ہی خون بنا بہ دل تھا
اسی گلشن کی مٹی سی اسی گلشن مین بتا ہے
نہ تھا راہبر گر جذبۂ الفت زلیخا کا

زمین وہان کی پھری سون نظر مین آسمان ہوکر
رہی جو دل مین حسرت رہگئی داغ نہان ہوکر
نہین مٹ مٹ گئی برباد لاکھون آشیان ہوکر
نہ آتا چاہ یوسف پر کبھی یہ کاروان ہوکر

وہ چہپ کر انجمن سی ساتہہ دشمن کی نکل آئی
پہری کس کس جگہہ ہم جستجو مین بدگمان ہوکر

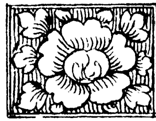
الہی قبر مین انسان کیا پہنچا کہ وہان پہنچا
نکالا ہی عدم کی ملک کا رستہ کہان ہوکر

سوال وصل پر اتنا سکوت آخر سبب کیا ہی
زبان کو بہی ہٹا دیتی ہو تم بی دہان ہوکر

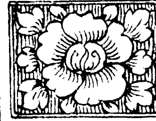
نزول رحمت حق بعد مردن کیا ہو عاشق پر
رہی جب بیکسی مرقد پہ چہای سائبان ہوکر

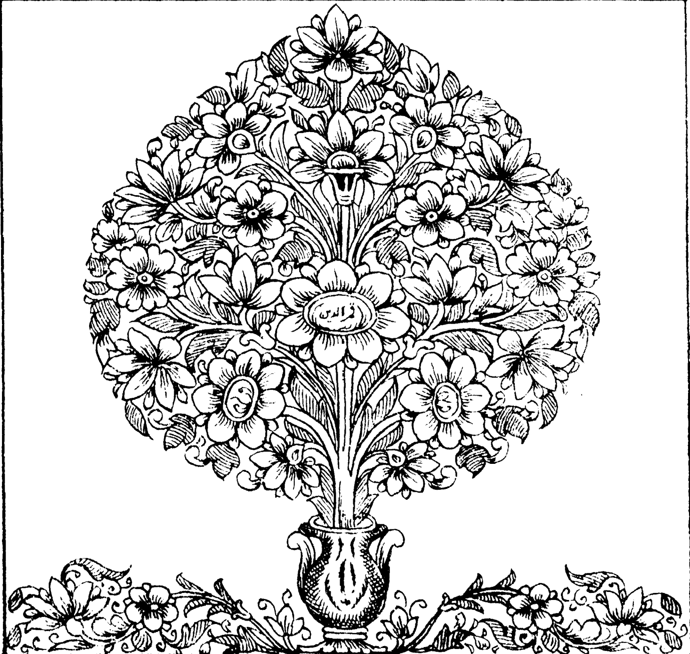
رقیبون کی ہین بہکای ہوی چہرہ پہ غصہ ہی
چلی آتی ہین میری گہر وہ آشوب جہان ہوکر

کئے شکوے اشارے بزم مین تونی رقیبون سی
وہ سب دلمین مری اوتری ہین ظالم برچہیان ہوکر



تماشا حشر کا بہی ایکدن ہوجائیگا سالک
یہ فتنہ بہی یون ہی رہجائیگا ایکدن عیان ہوکر





## چہرہ آرائی شاہد نکو جمال سخن ترازی بغازہ حمد خالق حقیقی و مجازی

جب خامہ میرا حمد نگاری کو جھکا ہو
تسلیم کو پھر کیون نہ فلک اور دوتا ہو

کب ہی وہ تیری دایرہ حمد سی خارج
خود بین کوئی اپنا ہی اگر مدح سرا ہو

گھیرا ہی تیری قدرت نی کونین کو ہیانتک
گو تجھسی جدا ہو کوئی لیکن نہ جدا ہو

آنکھین ہون تو پھر کر کوئی پھر تجھسی کدہر جائے
تو سامنی ہو مونھہ کی جدہر کوئی پھرا ہو

گر غم ہو تیرا اشک نبی گوہر غلطان
گر یاد ہو تیری تو نفس غالیہ سا ہو

گر ہو نہ محالات مین تقدیر مددگار
کب ناخن تدبیر کہین عقدہ کشا ہو

جو شمع کہ ہو راہگزر مین تیری روشن
بجھتی نہین گو وقف رہ باد صبا ہو

جس قافلہ کو تیری ہدایت پہ ہو تکیہ
اوسکو نہ کبھی حاجت آواز درا ہو

محکوم تیرا ہو تو حکومت ہی جہان کی
آزاد وہی ہی کہ جو پابند رضا ہو

احسان گرانمایہ کری خلق جہان پر
احسان تیرا جسپہ زرا سا بھی ہوا ہو

کیا مایہ تھا جو شہرت حاتم ہوئی لیکن
قطرہ بہی تیری لطف کا دریا سخا ہو

ہو غنچہ سربستہ تاراج خزان وہ
جس دل پہ تیری راز کا عقدہ نہ کھلا ہو

کیا جام جہان بین سی اوسی ہو کوئی نسبت
جو دل نہ تیری بادۂ الفت سی بھرا ہو

کیا خاک رہی صرصر آفات سی محفوظ
وہ پھول کہ جو تیری ہوا مین نہ کھلا ہو

اس عشق سی اچھا ہی مصیبت ہی مین رہنا
جب دل مین کوئی غم ہو تو ہو تو نہ جدا ہو

سبحان فصاحت ہی وہ بنجای تو پھر کیا
جسنے نہ تیری حمد مین ایک حرف لکھا ہو

فارغ نہوں آزار محبت سی تیرے ہم
یہ درد وہ ہی جس سی مریضون کو شفا ہو

گر سوز محبت سی تیری خاک ہو انسان
ہر ذرہ مین خورشید جہانتاب چھپا ہو

خاطر مین تیرا غم ہو تو کیونکر نہو روشن
آئینہ کو اس گرد سی کیونکر نہ جلا ہو

حاصل ہے ضعیفونکو عجب تجھسی تقرب
وہ نالہ سنی تو جو کسی نی نہ سنا ہو

کیا طور پہ دیکھین کہ تو ہر جای ہی موجود
اب کیون ارنی کہہ کی کوئی ہرزہ سرا ہو

عاشق کی ہی تائید کبھی تجکو کہ یوسف
کنعان سی عبث مصر کو یون راہگرا ہو

منظور کبھی عصمت معشوق ہے ورنہ
کیون وا ہو زلیخا نی جو بہتان لیا ہو

گھبراتے ہین کیون تیری مریضون سی اطبا
ظاہر مین اگر ہی درد تو باطن مین شفا ہو

مسجود سمجھتے ہون جہان جلوہ کو تیرے
وہان چشم حقیقت مین نظر قبلہ نما ہو

آیا ہی میری ہاتھہ عجب ڈہنگ کا مطلع
کیون طایر مضمون نہ یہان رشتہ بپا ہو

## مطلع ثانی

منظور جسی شیوۂ تسلیم و رضا ہو
لب پر نہ کبھی لای کہ اب دیکھئی کیا ہو

رکہی جو قدم کوئی تری راہ طلب مین
مانند خضر نقش قدم راہنما ہو

دیتی نہو گر زہمت انتظار خلائق
کیون پرورش نخل مین پہر سعی صبا ہو

منسلو نہو تجکو اگر رزق رسانی
کیا کشت کہ باران سی نہ ایک برگ ہرا ہو

کہونی نہو گر تیرگی بخت تجہی کو
انسان پہ کیون سایہ فگن ظل ہما ہو

چاہی جو پریشانی گم کردہ رہان تو
کیا خضر کو مطلب ہی کہ یون راہنما ہو

بجلی بہی اوسی ابر مین پانی بہی اوسی مین
ہی قہر و کرم ایک ہی جو حکم ترا ہو

وہان قہر جہان دل سی بہلادی تجہی کوئی
ارّہ سی ہو دو ٹکرے کہین جاکی چہپا ہو

یہان لطف کہ ہو نام ترا ورد زبان گر
ماہی کی شکم سی کوئی دریا مین رہا ہو

سرکش کی ہلاکت کہین پشہ سی ہو طاگ
آتش کہین سر پر چمن خلد فضا ہو

طوفان ہو کسیکے لئے کشتے ہو کسیکو
فرعون کو ہو نیل تو موسی کو عصا ہو

آرایش خوبان جہان تجہسی ہے ورنہ
قدمون مین اولجہہ جای اگر زلف دوتا ہو

بہ تیر سی نظرون مین اشارہ نہ بہری ہون
آئینہ رخسار پہ ہرگز نہ جلا ہو

عشاق کو سامان خرابی نہو یعنے
شوخی ہو طبیعت مین لگاہو نہین حیا ہو

گفتار نہ جادو نہ کرامت ہو نہ اعجاز
رفتار سے آشوب قیامت نہ بپا ہو

ہر عشوۂ بیباک سی یون دل نہ کہنچا جائے
ہر غمزۂ غماز نہ یون ہوش ربا ہو

مژگان کو نہو خنجر سفاک سی نسبت
ابرو کے اشارہ مین نہ یون قتل میرا ہو

تنہا ہو اگر حسن تو کیون جان دے کوئی
انداز ہو انداز پر آفت نہ ادا ہو

آنکھین ہون یہی کیون ہونگا ہونین یہ جاتو
دیکھین جسی وہ ہی ہدف تیر قضا ہو

دی مجکو وہ نالہ کہ تیری راہ طلب مین
گم کردہ رہون کی لئی آواز درا ہو

وہ غم دی کہ جس غم پہ کرون عیش تصدق
وہ درد دی اپنا کہ جو درمان سی سوا ہو

پیش آئے وہ صحرا مجھی شبگیر عدم مین
ہر ذرہ جہان مشعل خورشید نما ہو

وہ عمر دی مجکو کہ تیری یاد مین گذری
وہ موت دی مجکو کہ خضر جسپہ فدا ہو

مل جائین عناصر مین پس از مرگ عناصر
ہر جزو ہو کل گر تیری الفت مین فنا ہو

جو کام رضا پر ہو تیری ہی وہی بہتر
سالک کی دعا ہی کہ برا ہو نہ بھلا ہو

## اظہار ناموفقت روزگار و چارہ خواستن بہ پردۂ نعت جناب سرور کائنات خاتم الانبیا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحابہ اجمعین

قدر انداز چرخ مین نخچیر
اب نہین ہی نجات کی تدبیر

کیا ہو درمان خنہ سازئی ہر
چھٹ چکا کب کی ناوک تقدیر

گر نہو بی سبب زمانہ عدو
کیون ملی مجکو بیجا تعزیر

جس سی ٹہرکر نہو نثار کوئی
اوسکی لائق ہون گو نہین تقصیر

ہو نہین وہ کشتنی کہ ہر سفاک
تیز کرتا ہی دمبدم شمشیر

نہ کوئی غمگسار دنیا مین
نہ جہان مین میرا کوئی سی گیر

نہ کوئی کان دہر کی بات سنی
نہ کوئی میرا نیکخواہ مشیر

نہ میرا ار گفتنی افسوس — نہ میرا در دلا تو تقریر
ہاتھ آ جای گر کہین نسی بر — مجکو کہانی مین کچہ نہو تاخیر
نظر آ جای گر کوئی جلاد — لون نہ زنہار مہلت تکبیر
کام اچہا کرون برا ہو جای — وہ نحوست ہی میری دامنگیر
رشک شعری اگر لکہون اشعار — شعر میرا نپای قدر شعیر
چاہون گر از یاد دولت جاہ — اور رنج والم کی ہو توفیر
جاؤن گر صین موسم گل مین — رشک ملتان ہو خطہ کشمیر
تازہ پہر فکر انہدام کی ہو — پای گر قصر منہدم تعمیر
گر ہون ذوق سماع کا مائل — نغمہ بنجای نالہ شبگیر
بلکہ پہندا گلی مین ہو جای — صوت مطرب مین ہو اگر تحریر
شب وصل بتان اگر ہو نصیب — شام سی نکلی آفتاب منیر
ہجر اگر ہو تو تیرہ روزی سی — دن نبی میری بخت کی تصویر
جاون گلگشت گلستان کو اگر — چاہون تسکین خاطر دلگیر
شہر اردی بہشت دی بنجای — رنگ گل کو ہوا سی ہو تغیر
غنچہ بنجائین سب کہلی ہوی پہول — ہو نسیم چمن کی یہ تاثیر
باغ مین پای جای ویرانی — صوت بلبل ہو رشک صوت صفیر
پہر تسکین خاطر ناشاد — کچہ بن آتی نہین مجہی تدبیر

| | |
|---|---|
| دل ٹھکانی ہی نی زبان سمین | مین نی کی کیونکہ یہ غزل تحریر |

## مطلع ثانی

| | |
|---|---|
| شب فرقت اجل نی کی تاخیر | مرگئی یون ہی ہم رہی تقدیر |
| وہ سمجھتی ہین غم کو مصنوعی | اور آتی نہین مجہی تقریر |
| نہ رفا ہے شگی مین اپنی مثال | نہ تمہاری ستمگری مین نظیر |
| سیری زندان کا دیکھکر عالم | چشم حیرت ہی حلقۂ زنجیر |
| نہوا کوئی عقدہ دا نہوا | گھس گئی میری ناخن تدبیر |
| لب پہ ہردم ہی آہ آتشبار | بنگئی ہی زبان آتشگیر |
| اور دشمن سی ہوگئی وہ صاف | سنکے الجھی ہوئی میری تقریر |
| اب سماتا نہین نظر مین غیر | کیا سمائی ہی یار کی تصویر |
| غش نہوا دسیہ اے افسونگر دیکھہ | پھلے کرانی ہوش کی تسخیر |
| لطف صیاد ہی غضب مجہپر | زفر مون نی رکھا ہی مجکو اسیر |
| ہی وہ گفتار دلنشین ورنہ | اب زمانہ سی اوٹھہ گئی تاثیر |
| جرم ٹھہری سخنوری سالک | کیون یہ بیہودہ مین نی کی تقریر |
| غلطی کی وگرنہ لکھنی تھی | نعت شاہنشہ فلک توقیر |
| وہ ملک رتبہ احمد مرسل | وصف جسکا ہی لوح پر تحریر |
| نہ کہون موسئی بلند کلام | نہ کہون عیسئی نکو تقریر |

یہان خدا بات پر عاشق
یہان خموشی مین معجزی ہین کثیر

نہ عدیل اوسکی قیصر و فغفور
نہ جم وکی ہی ٹہیک اوسکی نظیر

کیا اوسی دون زمینون سی شمال
جسکی خدام ہون سپہر سریر

اوسکی در پر بنا ہی قدر فلک
ایک یہی ہان ہی خادم پیر

لکھیے وہ ایک مطلع روشن
ہو خجل جس سی آفتاب منیر

## مطلع ثالث

نور سی تیری نور عکس پزیر
یعنی ہی مہر کا سبب تنویر

تیری انگشت سے دو نیم ہی ماہ
بڑہگئی ہی نجوم مین توقیر

کچہہ نہین ہی یہ گرمی ذاتی
رشک سی جل رہی ہی مہر منیر

تیری حساد کو پناہ کہان
ہی خدا کا غضب تیری شمشیر

تیری احباب نیکخواہ پہ ہے
کثرت التفات رب قدیر

گر ارادہ کری ستانی کا
کہکشان چرخ کو بنی زنجیر

لکہہ چکا سرنوشت عالم کو
تیری مرضی پہ کاتب تقدیر

سن سکے تیری حدیث شیرین کو
ارنی گو کی صاف ہو تقریر

تجہہ سی جو ہمکلام خواہان ہو
طور کی سرگذشت ہی تعبیر

تہا سلیمان کی پاس ایک نگین
یہان ہے ہر نکتہ خاتم تسخیر

ید بیضا پہ ہی کلیم کو فخر
نہین دیکہی ہی تیری رای منیر

استواری مین غیرت اجرام
قصر احکام کی تیری تعمیر

یہ بنای کہان سی پای مگر
نام تیرا ہی عرش پر تحریر

چمن آرزوی سائل کو
کف بخشش تیری ہی ابر مطیر

کیون انا الحق سرا کو ٹھیرایا
حق سرائی پہ واجب التعزیر

ہان وہ کہتا انا الرسول اگر
تھی سزاوار دار یہ تقصیر

تیرا سایہ زمین پہ کیونکہ پڑے
جبکہ زیر قدم ہو مھر منیر

خرد دوربین یہ کہتی ہے
کہ ہی رونق فزای چرخ اثیر

عرض مجکو تیری جناب مین ہے
ای شہنشاہ آسمان توقیر

یون ہی ی ال مین عشق ہو تیرا
جسطرح سی کہ سنگ مین لکیر

ا ن کی الفت رہی مدام کہ ہی
شان مین جنکی آیہ تطہیر

میری عصیان کہین نہ پوچھی جائین
روز محشر نہو میری تحقیر

نعت تیری بیان ہو کیا مجھ سے
اسقدر کب ہی وسعت تقریر

محمل بستن کاروان قصاید معانی بسوی شہرستان نعت سرور دو جہانی و بار سیدہ واماندن بمقام مدح و ثنای حاجی حرمین الشریفین نواب حاجی حافظ محمد کلب علیخان بہادر والی رامپور

ہوا ہی موسم گل سے زمانہ کا یہ حال
کہ صحن گلشن جنت بنی ہین دشت و جبال

نکل چلی ہی بدلکر مزاج باد سموم
بنی ہی ہم اثر اہتزار باد شمال

یہ شکل پائی ہی روے زمین پہ سبزہ نے / خجل ہے سبزۂ خط بتان زہرہ جمال

خزان کی راہ نہ کیونکر ہو بند گلشن مین / کہ غنچہ غنچہ نے پائی ہی صورت اقفال

نجوم چشم فلک مین نبی ہین اشک حسد / زمین ہلاتی ہی تارون سی قطرہ ہاے زلال

خرام ناز بتان پر ہے طعن ہرزہ دوی / ہوا ہی سرو کو حاصل وہ پای استقلال

جو کھینچیی سر دیوار نخل کی تصویر / مثال سبزہ دیوار ہی ہو تازہ نہال

نہین ہی رنگ شفق عکس لالہ و گل ہے / بنا ہی جرم فلک اتنو آئینہ تمثال

یہ شاہدان چمن کے ہی حسن کا عالم / کہ چشم نرگس شہلا ہی حیرتی جمال

عجب نہین ہمہ تن گوش گل ہو سنگی کو / حدیث زمزمۂ طایران رنگین بال

روش روش پہ ہر ایک گل کو چہیر کر چلنا / نسیم صبح نی سیکھا ہی شیوۂ ادلال

قوای نامیہ ہین اپنے کام مین ہر دم / گرا ہوا نہین رہتا ہی سبزہ پامال

روان ہین دیدۂ نرگس سی اشک شادی کے / جگہہ جگہہ نہین جاری یہ چشمہای زلال

نیا چمن مین یہ ہر نونہال کا عالم / کہ مہد دامن ہین پایین نہ پرورش اطفال

سرور مقدم فصل بہار دیکھہ کہ ہے / زبان برگ پہ ہر نخل کے تعال تعال

یہ گل نہین ہین چمن مین گل حقیقت ہین / کہ دامن نظر معرفت ہی مالامال

یہ کسکے حسن کا آئینہ بنگیا ہے چمن / کہ مثل آئینہ نظارگی ہی محو جمال

روش روش سی ہوئی نفی ماسوا پیدا / مگر ہے سبزۂ نو خاستہ زبان مقال

یہ باغ دہر نہین کارگاہ صنعت ہے / حقیقت اسکی بیان کرسکی یہ کسکی مجال

کہلا یہ دیدۂ عبرت نگاہ نرگس سے
رسا ہوئی ہی چمن تک کسیکی چشم خیال

برابر اوگتی ہی اسطرح سی گیاہ کہ ہے
ہزار لا سے گلستان دہر کا ابطال

یہ فصل وہ ہی کہ سوسن کو بھی جو بخشیگی
زبان مدح طراز شۂ فرشتہ خصال

وہ کون جس سی کہ تکوین ہر دو کون ہوئی
وہ کون جو کہ ہی منظور ایزد متعال

وہ کون جسکی سبب سے بنی ہین کون و مکان
وہ کون فیض سی جسکی جہان ہی مالا مال

محمد عربی فخر انس و جن و ملک
کہ جسکی شرع نی کہویا طریقۂ ضلال

بجا ہی مظہر ذات خدا کہون اوسکو
اگر کہون نہ خداوند بی نظیر و مثال

اوسکی لطف سی دنیا کی خوبیان ہین نصیب
اوسکے سایہ مین ہی روز حشر استظلال

اوسکی صدق کلامی کا فیض ہی ورنہ
یہ سنگریزہ کہان اور کہان زبان مقال

اوسکی ذات نی بخشا ہی نور پیشانی
وگرنہ حضرت آدم کی اصل ہی صلصال

جہان مین کسکو ملا ہی یہ پایۂ تسکین
ہوا ہے زیر قدم کسکی سنگ موم مثال

ادہر تو چاک کیا اوسکا نامہ خسرو نی
قضا نے چاک کیا اوسکا جامۂ اقبال

دکہائی فتح کی صورت وہ اوسکی ضربت سے
بنائی سنگ کو خندق مین آئینہ تمثال

ستون سنگ بہی رونی مین بنگیا یعقوب
فراق پشت مبارک نی کردیا بیحال

کہان سے چشمۂ حیوان یہ سب کہانی ہے
خضر نے جام سی اوسکی پیا ہی آب زلال

قیام روز اشارہ سی اوسکی جب ٹہری
غروب مہر جہانتاب ہو نہ کیونکہ محال

خزان رسیدہ نہو گلشن ثنا میرا
کہ نخل نخل ہے یہان دست پرور میکال

تیرا وہ رتبہ کہ مداح خود خدا تیرا — تیرا وہ پایہ کہ پہنچین جہان نہ وہم و خیال
تیرے ظہور نے توڑا محل کسرے کو — خراب ہو گئی گویا بناے کفر و ضلال
دو نیم تیری اشارہ سی ہو رہی قسمت — ہوا ہے مہ کو تیری آستین سی نکلی کمال
رکھا جو سامنی تیرے طعام سم آلود — تو اوسنی تجھسی کیا آپ زہر کا اقبال
حدیث یطعمنی یسقنی ہی کافی ہے — دلیل قرب خداوند بے عدیل و ہمال
شفیع روز جزا جب سے سن لیا ہی تجھے — دیا ہی وسوسہ حشر مین نی دل سی نکال
نجات حشر کو ہو گی تیری شفاعت سے — نگاہ لطف سی کر مجکو یھان بہی مالامال
کیا ہی دور فلک نی مجھی تباہ و خراب — کیا ہی گردش ایام نے مجھے پامال
قدم اوٹھا نہ سکون سوی منزل مقصود — بہ فرط ضعف سی کچھ بڑھ گیا ہے اضمحلال
گذر گئے ہین دعاؤنکی پشت پر ہنگام — دعا کو ہاتھ اوٹھاون یہ کیا مجھی ہی مجال
جو کوئی عیش کی صورت نکالئی تو ابھی — ہزار حیلہ سے بدلے زمانہ چال
ابھی ہون جام تمنا کی میری دو ٹکڑے — جو ہو الگ ہی کرون آرزوے نیم ہلال
خدائیان شہنشاہ مرتبت تیرے — عجب نہین ہی کہ لین مدح خوانکو تیری سنبھال
اشارہ ایک کہین اونہین سی گر تیرا ہو جاے — بدل ہو عیش و طرب سی خرابی احوال
وہ کون کلب علیخان آسمان پایہ — کہ جسکو ایک زمانہ کہے سحاب نوال
جو آستان کو کہون اوسکے کعبہ امید — تو قصر کو نہ کہون کیونکہ قبلہ آمال
شمیم خلق سے اوسکی جہان معطر ہے — نسیم لطف سی ہی اوسکے دہر مالامال

| | |
|---|---|
| نظر مین آتی ہی کب اونکی رفعت افلاک | جو اوسکی در کو سمجھتے ہین آسمان اجلال |
| لکھا ہی مطلع روشن وہ مدح حاضر مین | کہ جسکے رشک سی مہر منیر پای زوال |

## مطلع ثانی

| | |
|---|---|
| نگاہ کر سکے تیرا پایۂ عروج کمال | فلک کو مل گئی سوگند عظمت و اجلال |
| تیرا ہی نام ہی زیب دفاتر دانش | تیرا ہی ذکر ہے فخر رسائل افضال |
| جو راہی کا تیرے ایک پتہ وہ بھی ہاتھہ آجاے | بناے ایک جہان اور جوہر فعّال |
| دبیر چرخ مددگار کلک سحر طراز | معین تیغ ہے ترک سپہر زور جلال |
| تیرے سمند کی تعریف لکھہ سکے کیونکر | کہان سی خامہ نی پایا یہ پای استعجال |
| وہ خوشخرام کہ جسپر نسیم دل سے نثار | وہ تیز گام کہ صرصر ہی جسکے ہی دنبال |
| مجال کیا ہے کہ ہو اوس سی ہمعنان کوئی | کہ دست وہم مین رکھی نہین رکاب و دوال |
| مد حمایت اوسکی ہی جولان کی تھی زمانیکو | زمین کی شکل بنائی ہی افضل الاشکال |
| زبان خامہ ہوی ڈر سی خشک کیا لکھون | صفات پیل گران پیکر فلک تمثال |
| صلای عیش ہوی بخشش ترانۂ غم | دل حزین سی کیا رنج و غم کا استیصال |
| سواد نثر کی تعریف کیا لکھے خامہ | زبان ناطقہ توصیف مین ہی سکتے او لال |
| ادا نثار ہے آہنگ کی رسائی پر | ہر ایک فقرہ سی پیدا روانی سلسال |
| عیان وہ ربط ہی الفاظ کو معانی سی | کہ جسم و جان کو بہم اسقدر ہی ربط محال |
| نہین ہی لاتی مدحت طرازی والا | زبان سالک بیہودہ گوی ہرزہ مقال |

یہ عادت ہوئی ان مضمون باز گشت ہی پی جو اوسکی کلام مین کر دون کو ہر روز اعمال

پہنچ گیا ہے دعا کا وہ زمزمہ لب تک
کہ جسکا آپ اثر نے کیا ہے استقبال

جہان مین سلسلۂ ذکر و شغل جب تک ہے
نظر مین خلق کی جب تک ہے خواری نزال

کلام مین تیری احباب کی رہے تاثیر
ترے حسود کی بے اعتبار ہون افعال

ایضاً

ہون تیرہ روز کیا ہو ضیا گستر آفتاب
جاتا ہے میری سایہ سی بھی بچکر آفتاب

اس خاکدان سی کچھہ تو ہی بہتر کہ چرخ کو
ان گردشون پہ تونی بنایا گہر آفتاب

کیا کیا ہی دیکھنے کی شب ہجر مین ہوس
گویا کہ ہے جمال رخ دلبر آفتاب

ایک داغ لیگیا ہی فلک مجھسی مستعار
لایا کہان سی ورنہ یہ بدگوہر آفتاب

انسان کو صبر ہو تو اوٹھای ہزار داغ
کب سینۂ سپہر کو ہے دو بہر آفتاب

یارب نگاہ دیکھہ کی ہوتی ہی خیرہ کیون
کسکے ظہور حسن کا ہی مظہر آفتاب

کرتا نہین کسیکے نمایش پسند دہر
گردش مین کس طرح نرہی دن بہر آفتاب

اوس زلف کی نہ مشک سی ہوگی برابری
اوس رخ کی ہوسکی نہ کبھی ہمسر آفتاب

گرداب حادثات محیط جہان کو دیکھہ
ہر روز ایک سا ہی تجھے چکر آفتاب

گردش نصیب ہوتی ہین اہل ہنر تمام
کیا جانی تجھین کون سی ہین جوہر آفتاب

جب حسن ہو تو حاجت مشاطگی نہین
ہی سادہ روئی تیری ترا زیور آفتاب

پورا نہین تلاش مین تو ورنہ ایک سا
ہی خط استوا و خط محور آفتاب

اوس بت کی ہجر مین کوئی کہایا نہین ہے داغ
چمکیگا میرے سامنی کیا تہر آفتاب

گر چشم حق نگر ہو تو اوسکو بھی توڑ دیے
ثبت کی جگہہ بنا ہی اگر آذر آفتاب

آہ شرر فشان میری جاتی ہی متصل
لی راہ لامکان کی نہ گھبرا کر آفتاب

ڈر کر جو کام کرتی ہین پوری ہین کام مین
لرزان ہی صبح شل تن لاغر آفتاب

مانینگے ہم نہ جوشش طوفان اشک کے
بھگا ہوا نپاے اگر بستر آفتاب

جانینگے ہم نہ نالۂ سوزان رسا تجھے
تا آسمان نہ خاک ہو خاکستر آفتاب

ہر خاکسار مہبط انوار حق ہی یعان
دیکھو ضمیر ذرہ مین ہے مضمر آفتاب

کیا ذکر آفتاب ہی اے دل کر اوسکی مدح
قربان جسکے نام کو ہو سنکر آفتاب

کادوس کوس کلب علیخان جم شکوہ
جسکی نظر مین ذرہ سی ہی کمتر آفتاب

گردش خلاف اوسکی نہو چرخ کو کبھی
ہو اوسکے حکم سے نہ کبھی باہر آفتاب

شکل اوسکی دیکھکر عرق انفعال سے
ہو جای کیون نہ سر سی قدم تک تر آفتاب

کیا اوسکی پیشگاہ سے اسکو ملی سند
کس طرح بنگیا ہے شہ خاور آفتاب

یہ اور اوسکے شمسۂ ایوان کی ہمسری
لا چرخ اس سی اور کوئی بہتر آفتاب

یون روشنی زمین کو ہوتی اوسکی ذات سے
جسطرح زینت فلک اخضر آفتاب

دیکھی نگاہ مہر تو اوسکے حسود پر
دی چشم روزگار مین ایک نشتر آفتاب

گر حسب مدعای عدو ہو لکر پھرے
کھینچے سپہر کے لئی ایک خنجر آفتاب

ہی فیض خاک بوس در اوسکا کہ بن گیا
فرخندہ رو سہیل ذنکو منظر آفتاب

اوسکے عطا نے بخشی ہی رونق جہان کو
سیمین لباس ماہ ہی زرین سر آفتاب

| | |
|---|---|
| کافی ہی اوسکے دست سخاوت نشان نکو کب | آجای جسکے خود ہی جو کان زر آفتاب |
| اوسکے جلال کا نہو واعظ بیان کبھی | جب تک نہی نہ تیری لئی منبر آفتاب |
| ہی اسمین کوئی بھید کہ غایب ہو شام سے | دایم سحر کو ای فلک اخضر آفتاب |
| پھرتا ہے چورپہرہ مین شاید چھپا ہوا | گرد اوسکی خوابگہ کے مگر شب ہے آفتاب |
| یہ مین قدم سی اوسکی جہان حدوث مین | عالم نواز مہ ہی جہان پرور آفتاب |
| چھپتا ہے حال ظالم و مظلوم یہان کوئی | ایوان معدلت مین ہی سردفتر آفتاب |
| ثابت کیا جہان کو قدیم اوسکی ذات نے | کہدو رہے نہ منتظر محشر آفتاب |
| کیا تاج زرنگار جم و کے کا ذکر ہے | رکھتا ہی گوشہ گوشہ مین یہان افسر آفتاب |
| رونق بڑہیگی عہد اوسکے جہان کی | اب کیا عروس دہر کو ہو زیور آفتاب |
| ہو ایک ایک ماہ ہر اقلیم کے لئے | پای نیا نیا ہی ہر ایک کشور آفتاب |
| ہو اوسکی رای سی یہ اگر کا سب ضیا | کہنے لگین سہا کو جہان پرور آفتاب |
| نور جمال دیکھہ لے اوسکا اگر کبھی | ہو کاہش حسد سی سہا پیکر آفتاب |
| اوس انجمن کے جبھی بیان روشنی ہو کیا | روشن ہی پنچیون کی جگہہ باہر آفتاب |
| ہی عالم اوسکے بزم مین سرگرمی نشاط | بنتا ہے آکے ہاتھہ مین یہان ساغر آفتاب |
| کرتا ہون ایک دعوی روشن حضور مین | تائید جسکی آپ کرے سکر آفتاب |

## مطلع ثانی

| | |
|---|---|
| پاتا جو کچھہ بھی جای تیری در پر آفتاب | کب چار مین فلک کو بناتا گھر آفتاب |

یون حال خستگان په هی تیری نگاه مهر
گویا که جلوه ریز هے ذرون پر آفتاب

روشن خرد نیا هی جهان مین تیری سوا
ڈهونڈهے چراغ نور اگر لیکر آفتاب

کیون ذره ذره مشرق انوار مهر هے
بنتا نهین هی جلوه سی تیری اگر آفتاب

کیونکر نه اسکو خلق مین روشن جبین کهین
هر روز جبهه سا هی تیری در پر آفتاب

ذرات آستان مین تیری آملی تو هو
چشم ستاره بین سی جدا کیونکر آفتاب

تیرا جمال دیدهٔ حاسد مین کیا سماے
ممکن نهین که دیکهه سکے شپر آفتاب

یه اور تیری عارض تابان کی همسری
کهدو قدم نه حد سی رکهے باهر آفتاب

هی ایک ماهتاب کو فیض آفتاب سے
بنتا هی تیری جلوی سی هر اختر آفتاب

ذرات آستان کو تیری دیکهه دیکهکر
هر ذره سی بدلنی کو هے پیکر آفتاب

پهرین مین یه ستاره نهین آسمان پر
رکهتا هی بندگی کا تیری محضر آفتاب

خدمت مین رات دن تیری نها ملی اگر
فغفور ماهتاب بنے قیصر آفتاب

شیر افگنی کی دهوم هی تیری تو کیا عجب
دوره اسد مین گر نکری ڈر کر آفتاب

میدان رزم مین یه تیری شان هی بلند
هی فرق مهر سا کو تیری مغفر آفتاب

تیری مقابله کو اگر آے رزم مین
ترک فلک سی چهینی ابهی خنجر آفتاب

اوجلا رهے نه کیونکه تیرا رخش بادپا
خدمت کو ملگیا هی اسی چاکر آفتاب

پیل فلک شکوه تیرا وه که ڈر گیا
مستک کو دیکهکر فلک نُه پر آفتاب

کیوان کا ڈر ادهر هی اودهر اوسکا خوف هے
کس طرح بیچ مین نرهی مضطر آفتاب

سالک تم اور مدح مگروہ دعا کرو
آمین جس دعا کو کہے سنکر آفتاب

جب تک ہی ایک داغ قمر کو لگا ہوا
جب تک ہی زینت فلک خضر آفتاب

نکلے نہ کام چرخ سی تیرے حسود کا
احباب کے نہ حکم سی ہو باہر آفتاب

## ارستین شاید سخن زیور مدحت گستری سری مہاراو راجہ شیودان سنگھ بہادر والی الور

جو میری غم کی سنے داستان طولانی
تو عمر خضر الہی کرا وسکو ارزانی

سما سکے جو نہ زلف بتان مین نو ازل
رقم ہوئی میری قسمت مین وہ پریشانی

بچا نہ وہ بہی رہا داغہای سوزان سے
دیا فلک نی جو مجکو لباس عریانی

پہونچہ تنگی کاشانہ کا میرے احوال
سر شک مو رسی تا سقف خانہ ہو پانی

وہ تیرگی ہی کہ جس تیرگی مین آئی نظر
سواد خال بتان مثل مہر نورانی

ہجوم غم سی ہوں رہی کہ سینہ مین دشوار
خیال عیش گذشتہ کو ہی جگہہ پانی

دل حزین کو میرے ہو ہزار جمعیت
ملی جو طرۂ طرار کی پریشانی

عبث ہی بی زری و مفلسی کا غم مجکو
کہ میری پاس ہی گنجینۂ ثنا خوانی

دہن مین ہین میری لعل و گہر مضامین کے
بجا ہی مجکو کہین معدن سخندانی

صریر کلک میری جسکی کان تک پہنچی
کبہی سنے نہ صدائے طیور بستانی

میری ہی رشحۂ خامہ سی وام لیتی ہین اب
گہر جو بنتے ہین رشحات ابر نیسانی

ہر ایک دایرہ ہی جائے دیدۂ نرگس
کلام مین میری کرائے نقطہ حیرانی

دکھاؤں خاک مین گرداب و موج و لطمہ بحر
جو گفتگو کے لئی خاک کو کہون پانی

خدا نے دی ہی میری نطق مین جو یہ طاقت
تو اسلئے کہ کسی کی کرون ثنا خوانی

وہ کون نام گراوسکا زبان پر آجاے
تو سر سخن مین ہو تاثیر کی فراوانی

سپہر مرتبہ شیودان سنگھ والا قدر
کہ جسکے مور کو ہے دعوی سلیمانی

جو اوسکی رفعت تمکین کو دیکھہ پای کبھی
تو دور ہو سر قیصر سے ناز سلطانی

وہ آفتاب ہی پرتھا ظہور فیض ضرور
خدا نی اوسکو عطا کی جو شکل انسانی

بھری ہی بزم یہ اوسکی کہ بس غنیمت ہے
صف نعال مین جمشید کو جگہہ پانی

عجب نہین ہی کہ ہیبت سی اوسکی روز نبرد
عدو حیات سمجھتا ہو موت آجانی

نہ بیگی آج تو صرصر بگولے کی صورت
کہ من مراد کو اوسکے ہے قصد جولانی

یہ چاہتا ہے کہ ہوجادہ غزل پیما
نام آپ
سمند طبع مین کیا آگئی ہے جولانی

## مطلع ثانی

روان مدام ہی آنکھون سی اشک کا پانی
بجا ہی مجھکو تخلص کرون جو گریانی

خیال ناوک مژگان یار کی سوگند
لہو جو تن مین بچا ہی آج صرف جہانی

نجاے کام سی کیونکر زمانیکی ان ان
بڑا غضب ہی طبیعت کسی پر آجانی

نزول رحمت حق جانتا ہون مین وسکو
مژہ سے اوسکی جو ہو مجھپہ تیر بارانی

وہ کہتی ہین کہ تیری جان سیلکے چھوڑینگے
اجل سی کرنی پڑی جان کی نگہبانی

تمو چشم کو طوفان کا ارادہ ہے
پھرایگا آج تو طوفان نوح پر پانی

رہے ہین ٹوٹ کے پیکان جو اوسکی تیرونکے — تو بنگیا ہے جگر میرا لعل پیکانی

یہ شوق تھا کہ غزل لکھہ گیا ہون مین ورنہ — اوسکی مدح مین ہی حاصل سخندانی

سلیقہ مند ہی جمشید اور ہین ساعی — عجب نہین کہ ملے اوسکی خانسامانی

عدو کی انکھہ اگر اوسکے تیغ پر پڑجاے — تو پہلے قتل ہی نجای چشم قربانی

چمک وہ آب مین اوسکی جو دیکھہ پائی کبھی — بھرآے دیدہ ترک فلک مین بہی پانی

نوید خیر سے جاودان ہو باغ امل — ہی اوسکی بارش ابر کرم کو طغیانی

ہوئی ہے ہر سر موسی میری زبان پیدا — نہ آے جب بہی یہان کام کچھہ سخندانی

دعا پہ ختم سخن چاہیے کرون سالک — میری زبان کہان اور کہان ثنا خوانی

## ایضاً

رات زاہد کو رکہتا ہون سحر تک بیدار — نالہ اس بی اثری مین بہی نہین ہی بیکار

اثر سوز محبت نگیا بعد فنا — اوگتے ہین خاک لحد سی بہتی ہی نخل چنار

بت پرستی کا میری کرتی ہین چرچا پہر کیون — جو یہ کہتی ہین کہ البتہ خدا ہی ستار

جو گیا لیکے میرا خط نہ پھرا پر نہ پھرا — قاصدون سی میری آباد ہوا کوچہ یار

رشک کہتا ہی کہ اوس کوچہ مین تنہا ہی ترب — شوق کہتا ہی چلو اوس سی ہمین کیا سرکار

اسقدر ربط اوسی غیر سے اللہ اللہ — صورت یار نکلتی ہے جو لکھون اغیار

وہ جہان آکے دکھاتی ہین عدو کو جلوہ — اپنے سایہ کی طرح کیون نہین گرتی دیوار

رہگئی شرم قیامت مین وفاداری کی — تیری صورت مین ہوا مجکو خدا کا دیدار

کس طرح می سی کیا کرتی ہین توبہ کہ یہان
بن پڑیئے بات نکلتی نہین موہنہ سی زنہار

آشیان پر میرے ای برق نکر نا تکلیف
تجہہ سی کچہہ کم نہین میر انفس آتشبار

بہتر زمین مکان مجکو بہی رہنے دیجے
فرط حیرت سی ہوئین صورت نقش دیوار

گہر سے کب نکلی ہین وہ میری عیادت کی لیئے
نالۂ اہل عزا جبکہ ہوا گوش گذار

جیسے دیوانے کیا کرتے ہین باتین اسطرح
ایکدم مین نی کیا دل سی یہ مطلب اظہار

کوئی تدبیر بتا رفع تردد کے لئے
دیتی ہے اتبو پریشانی خاطر آزار

سنکے بولا کہ ذرا ہوش مین آ ای نادان
نظر آتی نہین کیا تجکو زمانکی بھار

طرب و عیش کا وہ جوش ہوا ہے اتبو
کہ نہین ہجر بتان مین بہی الم سی سروکار

نغمۂ روح فزا کا نہو دہوکا جسپر
لب عاشق پہ وہ نالہ نہین آتا زنہار

فرحت انگیز ہوی باد بھاری یہانتک
کوئی بتا ہئین عالم مین کسیکا غمخوار

نامیہ اوسکا بہی ایک رنگ جما دیتا ہے
جس شجر پر ہو گلستان کی ہجوم انظار

جان ڈالیگا اگر فیض ہوا ان ہین بہی
متحرک نظر آئینگے نقوش دیوار

سبد گل مین اوٹھا کر اونہین رکہلی گلچین
نالۂ بلبل شیدا سے اگر نکلین شرار

دل صبا دجلا مین توجلائین وہ نہ
تازگی نی کہین چہوڑے نہین سوکہی اشجار

کہا سنگے اہل جہان یہ سی ہوا گر چندے
تو زمانہ مین نہو گا کوئے دق کا بیمار

فیض سی اوسکے یہ دنیا کا چمن پہولا ہے
اوسکی بخشش نی دیا دہر کو تشریف بہار

راد راجہ وہ سکندر دردارا دربان
خسرو عہد جو کہئیے تو اوسی آئے عار

نہین وہ دل کہ نہین جسمین محبت اوسکی
نہین وہ سنگ کہ پوشیدہ نہو جسمین شرار

فیض اوس بحر کرم کا جو نہ پہنچے اوسکو
ابر نیسان کی یہ طاقت ہی کہ ہو گوہر بار

بخت و اقبال پر اوسکو نہو کیا کیا نازش
بزم مین دی وہ اگر خسرو و پرویز کو بار

اسطرح بہاگتے ہین رزم سی اوسکی اعدا
کہ نہ شبگیر سمجھتے ہین نہ جانین ایوار

نام آجاتا ہے گنتی مین شہنشاہونکا
کوئی کرتا ہے اگر اوسکی غلامونکا شمار

اہل عالم اوسی کہتی ہین نہایت کم ہین
پیل کو اوسکی جو کہتا ہی کوئی کوہ وقار

اسلئے رنگ سیہ اوسکا بنایا حق نے
تہی سیہ بختی حساد کی قسمت درکار

چاند اس رنگ سی سنگ پہ نظر آتا ہے
جسطرح سے مہ نخشب ہو نمایان شب تار

صورت دست دعا صاف ہی واں توسن عیان
کہ سیہ روزئ دشمن کا اسی پر ہے مدار

جسطرح مست لئی دوش پہ جاتا ہی سبو
یون عماری لئے مستانہ ہی اوسکی رفتار

کیا لکہون توسن چالاک کی اوسکی تعریف
انگلیون مین نہین خامہ کو میری لمحہ قرار

کس زبان سی ہو بیان اوسکی سبک گامی کا
یون ہی چلے جیسی گلستان مین چلی باد بہار

مدح حاضر سی کرون صفحہ کو رشک گلشن
کچہہ ہی ہمت ہو جو اے خامۂ توصیف نگار

## مطلع ثانی

تیری بخشش نے دیا اہل جہان کو یہ وقار
ہر گدا اب نظر آتا ہے شہنشاہ تبار

طمع سود پہ دیدی اوسی قارون سب گنج
تیری بخشش کے جو وعدہ پہ کوئی مانگی اودہار

گوہی بازی ہی تیری عہد مین لڑکو نکی لئی
کف پر زیر مین تہا وہ جو زر دست افشار

آبرو بحر تنک مایہ کی کسطرح رہے
لعل و یاقوت بناتا ہی جو اس کثرت سے
یون رہی ہاتھہ کو تکتا تیری حاتم ہردم
کسکو تعداد ہے معلوم تیری لشکر کی
مجہسی تقصیر تو سرزد ہوی لیکن ہو معاف
اس سی بہتر نہ سمایا میری نظرون مین کوئی
ذکر کیا ہی کہ کسی پر کوئی کچہہ ظلم کرے
پر پروانہ سی گر شمع کو پہنچے نقصان
عمر بہر اوسکو جلاتی ہی رہی آتش تیز
ختم کر مدح سر اسکو دعا پر سالک
تا جہان مین رہی رنج و الم و عیش و سرور
پائی احباب رہے زینت و فوق اعدا

یون رہی دست کرم جبکہ تیرا گوہر بار
تجہہ پہ کرتا ہے گہر جہان تاب نثار
جسطرح جانب ساقی نگران بادہ گسار
کسکو مفہوم زمانی مین ہی تارون کا شمار
کیا کرون عدل مین تشبیہ ہی تیری درکار
ای کرم پیشہ کہا ہی تجہی کسری ناچار
دخل کیا ہے کہ کسیکو کوی دیوی آزار
دل بلبل مین چہپے گل کی طرف سی گر خار
حشر تک اوسکا جگر چاک رہے باد بہار
کہ تیری موہنہ کے سزاوار نہین یہ گفتار
تا فلک پر رہین گردش مین نجوم سیار
سر اعدا رہے پامال ہجوم ادبار

## مدحت طرازی نواب میر یاور علیخان بہادر شہاب جنگ صدر المہام علاقہ متفرقات حیدر اباد فرخندہ بنیاد

چلی ہی خرمی یہ کسکے در پر
نشاط عید اضحے آج بنکر
وہ در باب شرف کہتی ہین جسکو
وہ در ایک جزو نام حیدر
وہ در جسکا کہ دارا ہی نگہبان
وہ در جسپر کہ دربان ہی سکندر

وہ در جو اہل بینش کی نظرگاہ
وہ در جو پیش طاق قصر قیصر

وہ در جو فتح باب نیکخواہان
وہ در جو قفل طبع کینہ پرور

وہ در رفعت مین جو چرخ چہارم
وہ در جسکو کہین خورشید منظر

وہ جس سی صدا نکلی انا الشرق
وہ در ہر ذرہ جسکا مہر انور

وہ در حلقہ کو جسکی خود بتوان نے
کہا ہی حلقہ گیسو سی بہتر

وہ در جسمین ہی استحکام پورا
اگرچہ شکل مین ہی نیم مصدر

وہ در جسکی بلندی کیا بیان ہو
زمین اوسکی لئی ہی چرخ اخضر

وہ در چشم حقیقت بین مین گر ہو
نہ جانی گنبد نیلی کو بیدر

یہ وہ در ہی جبین سائی سی جسکے
بڑہی اقبال دارا و سکندر

یہ وہ در ہی کہ جسپر ہی لہی کا
نشان سجدہ خاقان و سنجر

یہ وہ در ہی جہان آیا ہی رضوان
در جنت کا دہوکا کہا کی اکثر

کہان مین اور کہان یہ در الہی
یہ دولت ہوگئی کیونکر میسر

گزارشگر ہون مین یہان کسکی آگے
کہ جو بخشش مین ہی حاتم سی بڑہکر

کہون صدر المہام حیدر اباد
امیر ابن امیر و خلق پرور

محیط فیض وہ یاور علیخان
علی یاور ہی جسکا حق مدد پر

نسیم دلکش اوسکی بوستان کی
نبا ہی غنچہ دل کو گل تر

شمیم خلق اوسکی وہ کہ جس سے
مشام جان ہمیشہ ہی معطر

بیان فیض نی اوسکی کہو پوری | جگہہ افسانہ حاتم کی لب پر
لب سائل سی بس بس کی صدا ہو | دہش مین ہی یہ تعداد مقرر
ملا پہلے اوسی دست زرفشان | ہوئی پہر آشکارا معدن زر
کف گوہر فشان دی اوسکو حق نی | صدف مین پہر کیا قطرہ کو گوہر
کیا دامان سائل گنج قارون | بنائی جیب گنج صد جواہر
فقیر اوسکے فقیروں سی غنی ہین | گدا اوسکی گداؤن سے تونگر
شجاعت مجہسی اوسکی کیا بیان ہو | شجاعت خود سے کہے جسکو دلاور
مقابل اوسکی رستم ہو نہ سہراب | نہ گیو و طوس ہین اوسکی برابر
جنیت کش ہین اوسکی نصرت و فتح | وہ ہو کیونکر نہ منصور و مظفر
علم ہو کر جو اوسکی تیغ اوتری | تو پہلی آسمان سی تا زمین در
نشان ہو گردنا ہی سی پیدا | بنا ہی چرخ پر شکل دو پیکر
زمانہ عدل اوسکا آگیا ہی | ہوا بیکار اب چرخ ستمگر
ستاتا ہی کسیکو اب اگر کچہہ | دکہاتا ہی اوسی مریخ خنجر
کسی ملتا ہی اوسکی بزم مین بار | میری خوش قسمتی میرا مقدر
اگر خسرو بہی آئی بی اجازت | تو دربان دور سی کہدی کہ باہر
ملا جم کو کب اوسکی بزم مین بار | پیا ہی کسنے آب حوض کوثر
یہی خاقان چین کو ناز بس ہے | نعالین صف مین ہی میری بر

میری خامہ نی سکھی ہی تیکی چال
انامل مین ہوا جاتا ہی مضطر

کہین دیکھا ہی وہ رخش سکندر
نہ پہنچی گرد کو بھی جسکے صرصر

نہین ہی اوسکی جولانگاہ گر یہ
زمین نی پائی کیون شکل مدور

وہ پیل کوہ رحمت شان اوسکا
دبا جاتا ہی جس سی چرخ اخضر

عماری اوسپہ یک بیت الشرف ہے
میرا ممدوح ہی خورشید انور

یہان عاجز ہوا ہی خامہ ایسا
غزل لکھنی لگا ہی تنگ آکر

## مطلع ثانی

نہین قرب سپہر کینہ پرور
میری پستی بلندی سی ہی بہتر

یہ کسکو نامہ لکھکر باندہتا ہون
بڑھی کیون زینت بال کبوتر

تمہون کی ظلم کا شکوہ کری کون
یہان سب کارخانہ ہین خدا پر

جو کچھہ ہی خلق ہوا وہ سہین تو گیا ہے
ستم سی تو زمانہ ہے مسخر

سنا ناصح سی طعن بادہ نوشی
چلا ہون پیکہ ہی اوسکو بھی پیکر

کہین راز درون برباد ہوگا
ڈبوئیگا کہین یہ دیدۂ تر

شب دیجور میرا دن بنا ہے
میری شب بنگئی ہی روز محشر

مجھی دیکھین تو وہ شرمائین لیکن
نظر آتا نہین اتنا ہون لاغر

تمہاری تفتہ جانونکی لئی ہے
دل پروانہ و طبع سمندر

کچھہ ایسا حال کرا ہی چرخ میرا
کہ اوسکو رحم آہی خستگی پر

دہراسے آفتاب حشر مین کیا
لئے پہرتا ہون کر سے دامن تر

نہین ساغر تو خم مونہہ سی لگاؤن
مجہی کرنا ہی کیا جمشید بنکر

غضب ہے وہ نگاہ قہر آلود
پہ بجلی دیکہئے گرتی ہی کس پر

صفائی دل کی چہرہ مین سمائی
تو تم تیرہ باطن ہو نہ کیونکر

غزل گوئی سی حاصل کیا ہی اے دل
سمجہتا ہون مین ننگ موج گستر

وہ مطلع پڑہ کہ جسپر آفرین ہو
وہ مطلع لکہہ سینین جسکو سخنور

## مطلع ثالث

فلک چہایا ہوا ہو جسکی سر پر
وہ کیا جانی کہان ہی تیرا منظر

نہو چشم حقیقت بین ہی جسکو
کہی تجہکو فرشتہ ہی وہ کیونکر

دبیران عطارد پیشہ تیری
ہوی جسوقت زینت بخش دفتر

دبیر چرخ کو دیکہا ہی مین نے
کہ ہی فرط خجالت سی نگون سر

ورق پر لکہہ رہا ہون وصف عارض
شعاع مہر سی کہینچا ہی مسطر

بیاض صفحہ سی پیری عجب کیا
مہ کامل کو ہو کسب ضیا گر

ہی لکہون تیری اوصاف مین ہی
کوئی ثابت کری تعداد اختر

غضب تیرا فلک کی برہمی سان
کرم تیرا زمین پر خلق پرور

تیری ابر کرم سی ہی توقع
کہ ہو نخل تمنا بار آور

توقع کیون نہو مجکو یہان سے
مین آخر ہون قدیمی بندہ در

اسی سرکار مین میری اب عم | رہے برسون نمک خوار اور نوکر
نمخواری مین گزری عمر اونکی | دعا گوئی مین کاٹی وقت اکثر
وہی شہر بطافت بہر ہی یعنے | جسے مولد کہے اپنا شناگر
چہٹا شش سالگی مین جیدرآباد | بنی یہ شش جہت جیرکا ششدر
میری دشمن میری قسمت ہوئی ہی | نہ گردش چرخ کی نی سیر اختر
کیا پوراز حل نی ایک دورا | تو لایا پہر یہان مجکو مقدر
یقین سی اب لیجائگی تقدیر | مجہی اس آستان سی زندگی بہر
اگر مین ذرہ ہون بیبالک تو غم کیا | کہ ہی ممدوح میرا ذرہ پرور
بر آئیگی میری امید یہان سی | کہینگے اس دعا مین وقت اکثر
رہی احباب کے گیتی تیر اقصر | رہی دشمن کو دنیا قبر کافر

## ایضاً

برتر لامکان سی مکان شہاب جنگ | برہکر فلک سی کیون نہو شان شہاب جنگ
کیونکر زبان خامہ نہ گوہر فشان بنے | مین کر رہا ہون آج بیان شہاب جنگ
تسلیم کو نہ میری جہکے کیونکہ چرخ پیر | کرتا ہون ذکر بخت جوان شہاب جنگ
کیونکر شان قیصر و فغفور و جم سی دون | کیا مین نہین ہون مرتبہ دان شہاب جنگ
اس عہد مین بنا ہی جو مسجود خلق کو | ہی آستان فیض نشان شہاب جنگ
ہو جس سی بات بات مین اعجاز کا ظہور | حق نی بنائی ہی وہ زبان شہاب جنگ

پوچھین نہ جم کی بات نہ جھیکین قباد سے
دیکھہ احتشام شوکت و شان شہاب جنگ

حسرت سی دیکھتا ہی دبیر فلک مدام
کلک گہر فشان و نبان شہاب جنگ

جس جا شکست نیزۂ ترک سپہر کہا ہی
اوس جا ہی کارگر ہو سنان شہاب جنگ

کب جوشن فلک سی ہو یون تیر کا گزار
کہچتی ہی کب کسی سی کمان شہاب جنگ

دعوئی رستمی نہ رہے پور زال کو
دیکھی جو شکل لشکریان شہاب جنگ

اپنی نظر مین آپ سبک کیون ہی کیا نہین
دیکھا عدو نی گرز گران شہاب جنگ

کس طرح پشت گاو زمین سی سنبہل سکے
مہرہ کری جو پیل دمان شہاب جنگ

عمر عدو کو اپنی روانی پہ ناز ہے
دیکھا نہین ہی اسپ جہان شہاب جنگ

ہو جای بادشاہ و زمیندار کیونکہ ایک
حاتم بہی ہو تو ہو نہ بان شہاب جنگ

دیکھا کبھی نہ بذل و کرم مین رکا ہوا
دریا ہی دست گنج فشان شہاب جنگ

تہوڑا سا ہی جو عیش جہان مین بٹا ہوا
اسکو بہی چاہتا ہون ازان شہاب جنگ

جو کچھہ ملی یقین کو بدیہات سی کمال
محسوس سی وہ پای گمان شہاب جنگ

کیون ہین جہان مین سدرہ و طوبی کی شہر مین
یہ بہی کہین ہین دست نشان شہاب جنگ

کیا اصفہان وہ مرجع عالم جہان گیا
وہ ہی بنا ہی نصف جہان شہاب جنگ

پوشیدہ سب کے راز ہین اوسپر کہلے ہوے
رکہتی ہی دل سی رابطہ زبان شہاب جنگ

سیر نجوم و دور فلک مین جو بہید ہے
دیکھا نہان خلق و عیان شہاب جنگ

حسرت نہین اگر نہ سنے ہمزبان میرا
حاسد نہین ہی مرتبہ دان شہاب جنگ

ہی کلک نکتہ سنج کو کوشش بہت ولے — میری زبان اور بیان شہاب جنگ

جب تک صفت شہاب کی ثاقب ہی جم خور — روشن ہے جیسے زمین نشان شہاب جنگ

جب تک ہما کا ذکر جہان مین رہی رہے — غرق جہان و ظل ہمان شہاب جنگ

## ایضاً

جب کہہ سکے نہ مطلب دل کو ادا زبان — کس کام کی خدائی اگر کی عطا زبان

جو مدعا ہی آج میری دل مین جوش زن — سب مدعا ملین اگر آجاسے تا زبان

وہ مدعا کہ آسے زبان تک اگر کبھی — قربان لاکھہ بار نہو اوسپہ کیا زبان

وہ مدعا کہ جس سی زبان آپ ٹھیک ہو — وہ مدعا نہین کہ جسی دسے تبانبان

وہ مدعا کہ جس سی لبون کو شرف ملی — وہ مدعا کہ جس سی فخر سے شنا زبان

وہ مدعا کہ جسسی ہو پورا اگر بیان — لب خود پسند اور ہی خودستا زبان

وہ مدعا اگر کہے سحبان میری طرح — کہنے لگے فصیح ہوئی اب ذرا زبان

شیرین بہت ہی ورنہ ہو کیون دیر اسقدر — شاید کہ لے رہی ہی ابہی خود مزا زبان

کچھہ اسقدر عزیز ہے وہ مدعا نو جیسے — دل چھوڑتا نہین ہی کہ آجاسے تا زبان

سننے کے شوق مین ہین نہایت بھری ہوئی — کانون کو ورنہ کیون ہو تیری التجا زبان

مین چاہتا نہین کہ کسیکی بدے کرون — مین چاہتا نہین ہون کسیکا برا زبان

مین چاہتا نہین ہون بیان رنج ہجر کا — مین چاہتا نہین ہون تو نکا گلا زبان

منظور ہے نہ شکر وصال صنم مجھے — منظور ہے نہ شکوہ جور و جفا زبان

مین چاہتا نہین ہون نعیم بہشت کو
مین چاہتا نہین کہ ملی یون مزا زبان

مظلوم آسمان ہون مگر آسمان سے
مین چاہتا نہین ہون کوئی آسرا زبان

مجبور روزگار ہون پر روزگار سے
نی کچہہ خطر ہے مجکو نہ دہشت ذرا زبان

مدت سی ہون مین راتبہ خوار شہاب جنگ
منظور دل سی اوسکی ہی مدح و ثنا زبان

وہ قدردان اہل ہنر جسکی بات مین
ہو جای مجہسی لاکہہ کا دم مین بہلا زبان

کیونکر نہ مجکو لوگ سراپا ثنا کہین
نبتا ہے اوسکی مدح مین ہر روز نکتا زبان

کیونکر میری زبان کو نہ مانین فصیح لوگ
رکہتی ہو اوسکی مدح پہ جب اتکا زبان

دیدی اس بیان نی مجکو یہ روشن بیانیان
اندر دہن کی بنگئی بدر الدجے زبان

قائل ہون اوس کلام کرامت نظام کا
کیونکر نہ خود کہون کہ میری دیکہنا زبان

تعریف اوسکی چتر کی آسکے زبان پر
گویا ہے زیر سایۂ بال ہما زبان

کج مج زبان ہون مجہسے ہو کیونکر بیان عدل
نوشیروان کی رک گئی ہے بارہا زبان

دست جفا تو کیونکہ ضعیفونپہ ہو دراز
طاقت نہین دراز کرین اقویا زبان

ممدوح میرا باذل و روشن ضمیر ہے
سائل نہ اوسکے سامنی ہرگز ہلا زبان

دل مین ہو ایک گنج تو وہ لاکہہ گنج دے
جب تک سوال دل سی کبہی لای تا زبان

نادم ہون کہہ کی رستم و افراسیاب اوسے
خود کہہ رہا ہون کوئی میری روکنا زبان

اسفندیار کیونکہ نہ عاجز ہو رجز مین
یہ خوف چہا گیا کہ گئی تہرتہرا زبان

منظور تہے شکایت جور بتان مجہے
لاتا وگرنہ کیون یہ غزل آج تا زبان

## غزل

کیون کھل گئی ہی اسقدر ای بیوفا زبان
سب کی دہن مین کی ہی خدا نی عطا زبان

وہ پوچھتی ہین حال ہمارا زہی نصیب
رہجای رعب سی نہ میری ای خدا زبان

کہتا ہون آج خواہش دل کھلکی یار سی
جسکا دہن نہ ہو پھر اوسکی کیا زبان

ڈر کر میری فغان سی وہ دشمن کی گھر چھپی
یہ اور تازہ لای ہی مجھپر بلا زبان

خاموشیان سمجھلی غنیمت وگرنہ یہان
ای شمع اوسکی بزم مین دیگی جلا زبان

گستاخیان معاف کہان تک سنی کوئی
مضطر ہون اتنو بس مین بغضن یا صحا زبان

فریاد کا میری نہین دیتا کوئی جواب
شاہد ہی اہل دہر سی میری جدا زبان

تعریف کیا ہو دست نگارین یار کی
ہی لال مثل شوخی رنگ حنا زبان

دیتی ہی التفات و غضب کی خبر مجھی
کیونکر نہ ہی تیری نگہ سرمہ سا زبان

کوئی نہ تھا جہان مین مخاطب اگر صحیح
رکھنی تھی نہ بند تجکو انا الحق سرا زبان

سالک یہ کیا کہا کہ اوسی بھید دیدئی
خانہ خراب بند نہ تو کر سکا زبان

اوصاف پھر یہ لکھتی ہی کسکی خوشا قلم
سرگرم کسکی مدح مین ہے جندا زبان

قاصر ہون مدح مین تو ابھی میری لب سنو
عاجز ثنا مین ہون تو میری کیلنا زبان

رخش صبا خرام کا اوسکی نہ پوچھ حال
چلنی مین وہ فصیح کی ہے گویا زبان

کیسی زبان کہ ایک جہان کو کری وہ طی
جب تک کری نہ لفظ جہان کو ادا زبان

ہی یہ تصرف اوسکی ہی وصف خرام کا
چلتی ہی یون دہن مین جو بیدست و پا زبان

ای آرزو نوید وہ روشن ضمیر ہے
پروا نہین جو کہہ نہ سکے مدعا زبان

میری زبان لال کہان اور یہ بیان
فیض ثنا ردیف مین لکھوا گیا زبان

اوسکے دعا مین شعر لکھے بات کہہ گئی
تھی ورنہ مونہہ مین گوشت کا ایک پارچہ زبان

جبتک نہ نکلی لب کی عدو سے کلا ذکر ہی
جب تک سخن مین رکھی اثر تیغ کا زبان

احباب اوسکی ہون ہمہ عشرت نشاط کام
ہر بات مین ہمیشہ کی سکے یا خدا زبان

ایضاً

قدم پھر طی کری مشکل سی میری بیابان کی
بجای سبزہ روندے جو کوئی خار مغیلان کو

پھرا ای دل نادان فانی عدم کا اوسا
جو اکیطرف کلہ سمجھے شکست عہد پیمان کو

یہ وہ نالہ ہی جسکے رشک سی بجلی بہی جل جاوے
یہ وہ گریہ ہی جو پانی کری دم بھر مین طوفان کو

مآل کار اپنا پھر نظر آجای گر دیکھے
نگاہ غیرت آگین سی کوئی گور غریبان کو

وہ نو آموز وحشت ہون کہ سینہ چاک ہوتا ہے
جنون مین چاک کرتا ہون جو گہبرا کر گریبان کو

ہزارون آرزو مین چمن آکر یاد دے اوتنی
بہار گلہای رنگا رنگ سی یہان ملتا ہے نسیان کو

ہماری سامنی دشمن سی کیون آنکھین لڑاتی ہو
ندو ہمپر اجازت تیر برسانے کی مژگان کو

کہون کیونکر کہ وہ ظالم مین کیا سمجھا نہین ہون مین
شرارت ہی پیدا کو اشارتہای پنہان کو

میری زخمون سی جسکا شور الفت خون کی بدلے
ہوا ہو گہہ اگر خالی تو پھر بھر نمکدان کو

زمانہ مین ہی کیا کیا نوح کی طوفان کی شہرت
نگر دو کی ہوی [illegible] دیکھا ہون اب تک چشم گریان کو

میری دیوانگی [illegible] مین ہی قیس سی لیکن
نہین ہی پانو پہیلانیکی وسعت میری زندان کو

دہان جاتا ہون پہر حوصلہ دیکھو کہ جس کو مین
قیامت بہی گذرتی ہی مٹہولی اپنی داماں کو

صدای صور محشر کیونکہ پہیلیگی زمانہ مین
ملالین گے نہ جب تک سین میری شور افغان کو

خدا مادح کا کسکے قصیدہ اسمین شامل ہے
کہ مین پاتا ہون مقبول دو عالم اپنی دیوان کو

وہ ہی مین صدر الہام دہر جسکی رای روشن سے
خجالت سی دیکہا ہی خورشید درخشان کو

تحمل کی صفت دیکہو ہوا سی ہل نہین سکتا
لکہا ہی کلک نی جس صفحہ پر اوصاف سلیمان کو

شمیم خلق اوسکی اسقدر پہیلی ہے عالم مین
کہ گہر بیٹہی ہوی اپنی ہین ہم بوی گلستان کو

کوئی نقش نگین مہر اوسکا پڑہ گیا ہوگا
وگرنہ نقش خاتم کیونکہ ہاتہ آیا سلیمان کو

بقدر فہم گر لکہون علو شان کو اوسکے
سیاہی کی جگہہ لاؤن عمل مین چرخ کیوان کو

کہ نہ سر سی جدا ہوا در سلے سر رشتہ جا کر
کوئی گر لامکان پر چڑہ کی دیکہی اوسکی ایوان کو

جہد ہر کو ابر فیان کرم اوسکا برس جاوے
بجا ہی نازہ حاصل ہوا نو شوار دہقان کو

سمیہ کار دنسی اوس انیہ رو کو بسکہ نفرت ہی
عجب کیا ہی اگر جا ہی سر سکندر صفاہان کو

سہا ہی گر کبک لکہون ہین اسکی تیغ بران کی
نہ آئی نبرد مین کچہہ بہی نظر سام نریمان کو

زراندیشان لیے جاتی ہی ہر وقت گرتی
پہنسا پاتی ہین ہر دم سائل اپنی دامان کو

فلک سی کہدو ہنر کش خنجر خورشید کو لاوے
قبا مین اوسکی ہر در کار آیا کمی گریبان کو

دوتا کیونکہ نہ پشت چرخ ہی خم ہو جاوے
اوٹہا سکتا ہے کوئی آگے کب بار احسان کو

اسی تقریب سی مین نی شرف پایا حضور اسکا
دعا مین کیون نہ دون دلسی ظہور عید قربان کو

زبان کو جب نہین رہتی ہی طاقت مدح کی اسکی
دعا گوئی کا شیوہ یاد آتا ہی سخندان کو

الہی دوستون پر اوسکی جو مشکل پڑی حل ہو — الہی اوسکی بدخواہون گی گردشوار آسان کو

## تقریب شادی سری مہاراو راجہ شودان سنگہ بہادر والی الور

فخر سے چرخ کی پہنچا ہی برابر سہرا — راو راجہ کا ہی کیونکر نہ چڑہی سر سہرا

ایک عالم جو تری بارگہ جشن مین ہے — مرجع اہل جہان ہی یہ مقرر سہرا

بخت کی دیکہہ بلندی کہ کہان پہنچا ہے — آج ہی افسر نوشہ کے برابر سہرا

مہر نے اپنی مقابل جو کئے تار شعاع — آپ انصاف سی بولا کہ ہی بہتر سہرا

رخ نوشاہ پہ کیا نور ہی چشم بد دور — بنگیا مہر جہانتاب کا مسطر سہرا

اوسکی بو باس نہ کسطرح سی ہو مشک فشان — پاس رکہتا ہی بہت زلف معنبر سہرا

صرف کر خوب گہر ہای مضامین سالک
جائیگا نذر مہاراج کو اور سہرا

پای بوسی کو جہک گیا سہرا — ہی بہت رتبہ آشنا سہرا

یہ بہی ہے ایک تضادی صورت — بندہ کی نوشاہ پر کہلا سہرا

حسن نوشاہ دیکہکر زر گل — نذر کرتا ہے رونما سہرا

کہانی آیا ہوا این جنبش کے — تا سر دامن قبا سہرا

بسکہ نیچی ہین شرم سی نظرین — بنگیا پردۂ حیا سہرا

عجز سے جہک کے مانگتا تہا آج — طول شب کے لئے دعا سہرا

صبح مرجہا گیا جدا ہوکر — اوسکی رخ پر ہی تہبلا سہرا

لائی عبدالمجید خان کی ئے | سالک اک شعر سہرا

مین نی بہی لکہہ لئی ہین چند اشعار
مجکو کہنا ہی دو سہرا سہرا

آج یہ کسکے سر بندہا سہرا
تاج خسروسی بڑہ گیا سہرا

ہی وہ اقبالمند واصل خان
جسکے سر پر ہی بخت کا سہرا

نور نوشاہ پر برستا ہے
سہری پار وہی بجا سہرا

سعی خورشید ہوگئی مشکور
زر کے تار و نسے جو بنا سہرا

صلہ کوشش نسیم ملا
یعنی پہولونسی ہی گندہا سہرا

چشم بد کے لئی نقاب کی شکل
رخ نوشاہ پر بنا سہرا

دیکہہ حسرت سی اے فر پرویز
تجہسی افزون ہی خوشنما سہرا

سہری پر یون عیان تجلی حسن
جسطرح رخ پہ ہی پڑا سہرا

پا ہی یہ بو گلون نی کب لیکن
زلف مشکین سی ہے بسا سہرا

رخ ہی خورشید اور گہر شبنم
صبح ہوتی ہی اوٹہہ گیا سہرا

گل خندان ہین یہ سہرے مین
آج سالک ہی ہنس رہا سہرا

## بتقریب تسمیہ خوانی فرزندار جمند نواب میر ابراہیم علیخان

گراتا ہی جو یہ زرتار بسم اللہ کا سہرا | مگر کرتا ہی زر ایثار بسم اللہ کا سہرا

بھری ہیں عارض نوشاہ میں خورشید کے جلوے
بنا ہے مطلع انوار بسم اللہ کا سہرا

یہ لڑیاں موتیوں کی ہیں کہ ایک رحمت برستی ہے
مگر ہے ابر گوہر بار بسم اللہ کا سہرا

خدا کا نام ہے اوس میں تبرک ورد کر زاہد
پڑھا جائے اگر سو بار بسم اللہ کا سہرا

رخ نوشاہ سے اوٹھا تو جو کچھ طور پر گذرا
کریگا بزم پر اظہار بسم اللہ کا سہرا

بسی ہے انجمن کیا انتشار نکہت گل سے
ہے رشک گلشن فرخار بسم اللہ کا سہرا

رخ نوشاہ پہ سہرا ہے اور سہرے پہ ہے گویا
ہجوم کثرت انوار بسم اللہ کا سہرا

پہنچ جائینگے اسکی دین سے منزل بہ منزل ہم
لگا ہے ریل میں اے یار بسم اللہ کا سہرا

لئے ساتھ عشرت کا ساماں ہے سہرا
ترے سر پہ تخت سلیماں ہے سہرا

ترے رخ پہ کیوں تنگیا ہے نقاب
مگر چشم بد کا نگہباں ہے سہرا

ہوا [illegible] ناگوار
ہوا سے [illegible] پریشاں ہے سہرا

قدم چوم [illegible]
اور [illegible] تا بداماں ہے سہرا

[illegible]
وفور مسرت سے خنداں ہے سہرا

[illegible]
یہ کس بحر خوبی کا داماں ہے سہرا

مبارک [illegible]
بہت سے دلوں کا یہ ارماں ہے سہرا

فلک سے زمانہ کے [illegible]
یہ سہرا پہ تازہ نمایاں ہے سہرا

[illegible]
کہ جلوہ میں اپنے ہی پنہاں ہے سہرا

اوٹھا آرسی اور مصحف کے وقت
پھر ہاتھ تری سر اور نازان ہے سہرا

بنایا ہی رضوان نی خوب اسکو سالک
وگرنہ بنانا کچھہ آسان ہے سہرا

## سلام

دی حر نے جان مجرئی اعدا کے سامنے
لی ایک جای عرش معلا کے سامنے

پوچھینگے اونسی حسرت اہل حرم کو ہم
جو تشنہ کام شہید ہوں دریا کے سامنے

آیا نہ سپہر امامت خسوف مین
ایک فوج شامیونکی ہی تنہا کے سامنے

محتاج غسل کب ہین شہیدان کربلا
خون مین نہا کی جائینگے زہرا کے سامنے

گردش کو تیرے ای فلک پیر کیا کرون
آیا نہ پھر کے کوئی سکینا کے سامنے

ہی شاہ بی سپاہ مگر ہی سپہ فگن
تیغ ٹھہرینگے کیا لعین شہ والا کے سامنے

تسلیم کیش اور رضا پیشہ ہے حسین
انتقام کیا لیگئی اعدا کے سامنے

ہونیکو ہی قیامت صغری جہان مین
اکبر کی نعش آتی ہی صغرا کے سامنے

چھائی ہی شکل ابر سپاہ سیاہ رو
فوج خزان ہی گلشن زہرا کے سامنے

صورت نی ذوالفقار کی اثبات لا کیا
موجود کون ہی شہ والا کے سامنے

سالک یہ اہل شام ہی کیا تیرہ روز تھی
عقبی لٹای دولت دنیا کے سامنے

مجرئی شہ کا بیان ہونیکو ہے
چشم تر کا امتحان ہونیکو ہے

| | |
|---|---|
| دفن شاہ انس و جان ہونیکو ہے | اب تہ و بالا جہان ہونیکو ہے |
| تشنہ کامی شہ کی پھر یاد آگئی | پھر نفس آتش فشان ہونیکو ہے |
| شاہ کے غم کا بیان کرنیکو ہون | بی زبانی بہی زبان ہونیکو ہے |
| پھر ہے مجلس مین بیان اہل بیت | صور محشر پھر فغان ہونیکو ہے |
| کوفہ کو مقتل بناتی ہے قضا | آج مسلم میہمان ہونیکو ہے |
| خیمہ سے میدان کو جاتی ہین حسین | بیکسی اب پاسبان ہونیکو ہے |
| نعش اکبر کو لئے آتے ہین شاہ | ماتم مرگ جوان ہونیکو ہے |
| آگیا میدان مین ہم شکل نبی | بے نشانی بے نشان ہونیکو ہے |
| شادی قاسم کا ذکر آیا کہین | طبع کچھ ناشادمان ہونیکو ہے |
| ایک کے بعد ایک ہوتا ہے شہید | داستان پر داستان ہونیکو ہے |
| دیکھ لی شام غریبی شاہ نے | صبح محشر کب عیان ہونیکو ہے |
| اب ہوا جاتا ہے بی چوب و طناب | خیمہ شہ آسمان ہونیکو ہے |
| بے ردا اہل حرم کو دیکھکر | ماہ کا جامہ کتان ہونیکو ہے |
| خاک اڑانیکو مین شہ کے ماتمی | یہ زمین اب لامکان ہونیکو ہے |
| لے چلے ہین شام کو سر شاہ کا | آفتاب دین نہان ہونیکو ہے |

## قطعہ

| | |
|---|---|
| جب وطن سے کاروان اہل بیت | ہمرکاب شہ روان ہونیکو ہے |

وہ جوانان حسین و خوبرو
ہین یہہ وہ گلبن کہ جسکے سایہ مین
جو ہر ایک رستم توان ہونیکو ہے
سدرہ و طوبی بغلان ہونیکو ہے
کوئی کہتا تھا یہ ہین دریتیم
اونکی قیمت اب گران ہونیکو ہے
کوئی کہتا تھا کہ ہین وہ نونہال
جو ہر ایک سرو جمان ہونیکو ہے
کہہ رہی تہی دیکھکر اونکو قضا
اس گلستان کی خزان ہونیکو ہے

ہی لب سالک پہ مدح اہل بیت
قدسیون کا ہمزبان ہونیکو ہے

## قطعہ جیہ کہ بتقریب سالگرہ مہاراو راجہ شیودان سنگہ بہادر والی الور بیکر پذیر نگارش گشتہ

یہ کسکی سالگرہ کی ہی آج بزم طرب
کہ کار خلق سی کہلتی ہی روز گار گرہ
سپہر مرتبہ شیودان سنگہ جو گا ہے
لگا ہی کیسہ زر پہ نہ زینہار گرہ
نگرہ اوسکی برس گانٹہہ کا جو رشتہ ہے
کہ حسین اور لگائی ہین بیشمار گرہ
یہ رشتہ حضرت یوسف کی پیرہن کا ہے
اور اونکی بند قبا کی ہے استوار گرہ
سمجہ لیا ہے سر سال نی اسی انعام
ہوئی جو صورت دستار آشکار گرہ
نہ کیونکہ لوگ اسی سونیون کا ہار کہین
کہ ہی یہ بسکہ در شاہوار گرہ
شگوفہ مصرعے کہا یا حسد جو رشتہ پر
تو چشم بد کے لئی بنگئی حصار گرہ
نسیم صبح کو ہوتا ہے غنچہ کا دہوکا
دکہا رہی ہی عجب رنگ سی بہار گرہ
گرہ مین خضر کے تہی ایک نقد عمر ابد
یہ دوسری ہوئی دنیا مین مایہ دار گرہ

دعای طول بقا دینی آئینگے ہر سال / یہ دی ہی خضر نی اب بہر یادگار گرہ

شمار سے مین سوا کہکشان کی پاس نجوم / یقین ہی پای یہ رشتہ بہی بشمار گرہ

برابری نہو اس رشتہ کی اگر دین بھی / ملا کے طول امل اور زلف یار گرہ

یہ رشتہ مین ہی درازی اور اسپہ کیا ہی عجب / ہجوم سی ہو گرہ پر اگر سوار گرہ

زبسکہ رشتہ مین آئیکی آرزو مین ہے / ہمیشہ بیخود و بیصبر و بیقرار گرہ

بسان دانہ تسبیح وقت خواندن ورد / عجب نہین ہی کہ دوڑی بروی تار گرہ

کیونکہ سب سے زیادہ یہ مایہ دار بنے / گرہ مین لای ہی بس نقد اختیار گرہ

یہ سیم ثمرۂ عیش و نشاط کی صورت / ہوئی ہی ثمرہ دہ امن روزگار گرہ

شمار مین ہے یہ اٹھارہوین گرہ سال کی / دعا یہ مانگ کہ دی جائین بیشمار گرہ

## ایضاً

اِی حاتم زمانہ زبان پہ ہی میرے نام / شیودان سنگہ خسرو والاشان تیرا

دی ہی خدا نی میرے دہن مین زبان گو / پر اس زبان سی کیونکہ نہون مدح خوان تیرا

تو دہ کہ مجھسی لاکھ اگر ہون سخن گذار / زنہار ایک سی بہی نہو دی بیان تیرا

رفعت مین لامکان ہی کہ عرش سی اودہر / کیا جانی آسمان کہ کہان ہی مکان تیرا

ایک ایک ذرہ غیرت خورشید ہی یہان / مشرق ہزار مہر کا ہی آستان تیرا

ہی فرق صنع خالق و مخلوق اسکا / بہتر ہی جام جم سی دل رازدان تیرا

یہ حسن خلق مہر سلیمان سے کم نہین / فرمان پذیر کیونکہ نہو ایک جہان تیرا

تو جس طرف بھی گزری ہزارون ہی سر جھکین
نبتا ہے نقش سجدہ قدم کا نشان تیرا

پرویز کس طرح نہو تلخی کش فراق
شیرین جو ایکبار سنے کچھ بیان تیرا

نکلیں کسی روش سے نہ پھر حوریان عدن
انکو منع گر نکرے باغبان تیرا

کیونکر کمی ہو دستگہ فیض عام مین
تو مہربان خلق و خدا مہربان تیرا

اللہ ہی گر رکھے تو رہے آبروئے بحر
دست کرم ہوا ہی یہ گوہر فشان تیرا

جمشید ممنون سی بنا تا نہ جام کو
آتا جو ہاتھ جام مئی ارغوان تیرا

خواب گران تیغ نے عدو کو تیرے دیا
کیونکر نہ ہوشیار رہی پاسبان تیرا

عمر ابد جو خضر کو دی ہی تو اسلیے
ایک پیر نیک خواہ رہی ہر زمان تیرا

دنیا مین مہر و ماہ کی جب تک ہی روشنی
روشن رہی یہ نیر بخت جوان تیرا

ہر سال اس طرح سی ہو جشن گرہ سعید
قایم جہان مین نام رہے جاودان تیرا

## تبقریب سالگرہ فرزند اقبال پیوند مہاراو راجہ شیودان سنگہ بہادر والی الور

زمان عمر مہاراج لعلجی سا اک
دراز زندگی خضر سے بھی بڑھکر ہو

ملی وہ علم کہ جس علم پر عمل ہوا نہین
ملی وہ حلم کہ جو کوہ سی گران تر ہو

وہ جاہ جسپہ حسد کہا سے خسرو پرویز
وہ بخت جس سی خجل طالع سکندر ہو

وہ رائے حق سی عطا ہو کہ روشنی جسکی
بسان مہر جہانتاب خلق پر ظاہر ہو

صفت کرم کی ملی وہ کہ مین سی جسکے
دہش کے وقت اگر ہو اقل تو اکثر ہو

وہ قصر دولت و اقبال کو ملے رفعت
کہ جسمین چرخ چہارم بہی ایک منظر ہو

| | |
|---|---|
| یہ رشتہ جبین گرہ آج دی گئی سالک | ہزار دانۂ تسبیح سے کے برابر ہو |

## قطعہ لطلب کشتہ مرجان بخدمت جناب حکیم محمود خان دام افاضتہم

| | |
|---|---|
| ہین شہ محمود خان عیسیٰ دم | جنسے پائین مریض اکثر راہ |
| ذکر کیا ہے یہان ارسطو کا | کچھہ فلاطون سی اونکو بھتر جان |
| نبض پر جسکے ہاتھہ رکھدین وہ | نیم جان ہو تو جاوے پاکر جان |
| نسخہ اونکا ہے نسخہ صحت | اور تبرید روح پرور جان |
| اونکو دست شفا ہے ارزانی | اونکا ہر نسخہ طب اکبر جان |
| فیض عام اونکا عام ہی ہر جاے | خاص سالک شہ ایک مجبر جان |
| کیون نہ درخواست میری ہوگی قبول | کیون نہ بھیجین سے گے کشتہ مرجان |

## قطعہ بمدح نواب میر یاور علیخان بہادر شہاب جنگ صدر المہام متفرقات ممالک محروسہ سرکار نظام

| | |
|---|---|
| خاک مین ہون ملا ہوا لیکن | رتبہ کیون آسمان سی برتر ہے |
| سر جھکای ہوی ہی میری آگے | گاہ جم ہی کبھے سکندر ہے |
| خلق کرتی ہے کیون میری تعظیم | کیا زبونی بخت جوہر ہے |
| لیگئے ساتھہ اب ہم اجداد | اب نہ دولت نہ جاہ نہ فر ہے |
| پہلے تہا جسمین بادۂ گلگون | آج خالی پڑا وہ ساغر ہے |
| جسمین رہتے تھی جلسہ ہای نشاط | اب بیعت کدہ وہی گھر ہے |

نہیں آتا سمجھ مین کچھ زنہار | کیون تباہی میری مو قر ہے
نذر دیتا ہون عید کی کسکو | کسکا دیدار روح پرور ہے
کسکی پابوس کا شرف پایا | کسکے آگے جھکا ہوا سر ہے
صدر بزم وقار صدر مہام | جسکی رنگین بیان سی باہر ہے
بزم مین کہئے خسرو پرویز | رزم مین رستم دلاور ہے
روشنی وہ کلام مین اوسکے | جس سی شرمندہ مہر انور ہے
اوسکی ہر بات مین ہی وہ اعجاز | ابن مریم کو رشک جسپر ہے
پاس ہی پنی نام کا اوسکو | بندگان خدا کا یاور ہے
میرا مطلب بر آگیا کہ دعا | تیری لب پر ہجوم آور ہے
اوسکو ہر روز روز عید بنے | تا قمر زیب چرخ اخضر ہے
اوسکے دشمن کو روز بد ہو نصیب | تا سپہر برین کو چکر ہے

## قطعہ بعالم گوشہ نشینی از بیم مخبران بہ محمد تفضل حسین خان کوکب در الور نوشتہ شد

کوکب دوست نواز و ملاذ سالک | تمسے کرنا ہی یہ اظہار تمنا مجکو
کیا کہون حالت بیتابئ شوق دیدار | بیٹھے بیٹھے جو خیال آپ کا آیا مجکو
دل بیتاب نی بستر پہ لٹایا کیا کیا | دیدۂ تر نے بٹھایا لب دریا مجکو
دست وحشت نی میرا جیب و گریبان تاکا | دشت گردی کا کیا پانو نے ایما مجکو
دن کہ وہ فتنے ہین مجہپر کہ جو محشر مین نہون | شب وہ آفت ہی کہ ہی روز بہی اچھا مجکو
قافلہ قافلہ ہین رنج و الم میری ساتھ | اور پھر اہل جہان کہتی ہین تنہا مجکو

| | |
|---|---|
| پانوں میں غور سے دیکھا تو نہیں ہی زنجیر | اور او سپر نہیں رفتار کا یارا مجکو |
| طوق کا بوجھہ بہی گردن میں نہیں ہی لیکن | سر اوٹہانی میں ہی اندیشہ فلک کا مجکو |
| نہیں دیکھا تہا سو تقدیر سی یوں پیش آیا | گہر میں بیٹھی ہوی زندان کا تماشا مجکو |
| غرض اس سب سے ہی یہ بات کہ بلواؤ مجہی | اور جو بلوانے میں نقصان ہو پیدا مجکو |
| بہیجیے لکہہ کے جو احوال ہوا ہو معلوم | کچھہ تو تسکین کا میری کیجیی ایما مجکو |
| جانتے ہو کہ میں آوارہ و بازاری ہون | مرتبہ حضرت یوسف کا نہ دینا مجکو |

## قطعہ

| | |
|---|---|
| جسکو ہم آسمان سمجھے ہیں | رفعت عز و شان کوکب ہے |
| جسکو ہندوی چرخ کہتے ہیں | بندۂ بندگان کوکب ہے |
| کیوں نہوا اتفاق زیں برجیس | قاضی شرع دان کوکب ہے |
| سب پہ چہایا ہی ہیبت مریخ | پاس اوسکی سنان کوکب ہے |
| پھر کیونکر نہ اسقدر چمکے | ذرۂ آستان کوکب ہے |
| زہرہ پر کیوں نہو مدار سرور | مطرب نغمہ خوان کوکب ہے |
| نام جسکا رکھا دبیر سپہر | حاسد ہمنشیان کوکب ہے |
| قدر بیدن سی رسم و راہ کہ ماہ | پیک نامہ رسان کوکب ہے |
| کرہ آتش کا فصل سرما میں | مجمر عود دان کوکب ہے |
| پردۂ زمہریر کو دیکھو | بہر گرما مکان کوکب ہے |

باد شرق و خوب غرب و شمال ‌‌ — ‌‌ نفس باغبان کوکب ہے
ابر نیسان کو رشک ہی جسکا ‌‌ — ‌‌ کف گوہر فشان کوکب ہے
کرۂ خاک و آب کا کیا ذکر ‌‌ — ‌‌ لامکان آستان کوکب ہے
فوق سی تحت تک عرض سالک ‌‌ — ‌‌ ہر جگہہ ذکر شان کوکب ہے

## قطعہ بفرمایش دوستی تعریف فلفل سرخ

فلفل سرخ بھی ہی خوان زمین پر ایک چیز ‌‌ — ‌‌ اوسکی تعریف مین جو کچھہ کہی شایان کہیے
لب پان خوردۂ معشوق سی نسبت دیجے ‌‌ — ‌‌ سر انگشت حنا بستۂ خوبان کہیے
بے تکلف قد گلرنگ لباسان لکھیے ‌‌ — ‌‌ مد شنجرفی یاقوت رقم خان کہیے
سبز رنگی مین سزاوار ہے جو کچھہ فرض ‌‌ — ‌‌ سبز فولاد کا نو ساختہ پیکان کہیے
سرخ رنگی مین نہ کہیے کہ اسی کیا لکھیے ‌‌ — ‌‌ خنجر تر شدۂ خون شہیدان کہیے
سبب سرخی منقار بیان گر کیجے ‌‌ — ‌‌ تو اسی لقمۂ طوطی سخندان کہیے
دیکھہ لیجے جو لٹکتے ہوی الٹا اسکو ‌‌ — ‌‌ سبزۂ حلقۂ گوش چمنستان کہیے
سرنگون شاخ مین ہی شکل حیا مند دیکھے ‌‌ — ‌‌ ہاتھہ آ جاے تو ایک شوخ ستمگران کہیے
دانت رکھتی ہین بہت سیہ حریفان جہان ‌‌ — ‌‌ اسکو ہم لذت بوس لب جانان کہیے
رہ گیے گر ہاتھہ پہ دو تین اوٹھا کر سالک ‌‌ — ‌‌ ہاتھہ کو رشک دہ پنجۂ مرجان کہیے

## قطعہ در بیان کثرت اموات کہ بعد زمانہ غدر واقع سنہ ۱۲۷۵ ہجری روداده

زور بازار موت دیکھہ کہ چین ‌‌ — ‌‌ ملک الموت کو نہین ایک دم

نہین کس جا کی ڈھیر مردون کا — نہین کس لب پہ نالہئی ہم
نہین تل دہرنی کی زمین مین جگہہ — مردہ کا دفن ہی اگرچہ اہم
خاک آسودگان پیشین پر — یہ نئی طرح کا ہوا ہی ستم
ایک کی قبر مین گئی سو اور — تنگی جا سی لڑتے ہین باہم
کیا رہینگے یہان وحوش وطیور — کیون مٹی یہان سی صورت آدم
قافلہ قافلہ چلے کیون لوگ — کب ہی آسا وسیع ملک عدم
نہین جاتی مگر عدم کو یہ خلق — اور ہی نکتہ اسمین ہی مبہم
کرۂ خاک و باد و آتش و آب — فرط خلقت سی ہوگئی رہتی کم
روئی اپنی کمی پہ جب چارون — ہوگیا رحم خالق عالم
دیدئے انکو لیکے خلقت سے — کچہہ عناصر جو مل گئی تہی باہم

## تاریخ

فرازآمد عظیم الدین را مرگ — دل احباب زین غم شد دو نیم آہ
چو پرسیدند سال مرگش از من — کشیدم آہ از ریخ عظیم آہ

## قطعہ تاریخ وفات زبدۃ العارفین حضرت محمد نصیر الدین معروف کالے صاحب قدس سرہ العزیز

از مرگ نصیر دین فخری — پوشید سیہ بغم جہانے
یکسو ی بود صدای شیون — از سوی دگر رسد فغانے
ما نیز گریستیم و گفتیم — پیوست بحق خدای دانے

## قطعہ

برس دن مین مرے یہ تین شاعر | کہ جو تھی حضرت دہلی کے ساکن
نہ ہاتھ آئی کوئی تاریخ رحلت | رہی فکر اسکی سالک کو بہت دن
کہا دل نے کہ داخل ہوگئے سب | ارم مین عارف و تسکین و مومن ۱۲۶۸

## قطعہ تاریخ وفات مرزا زین العابدین خان عارف

جبکہ زین العابدین خان مر گئے | آگے آنکھون کے اندہیرا آگیا
ہم پہ برپا ایک قیامت ہوگئی | اس سپہر فتنہ جو کا کیا گیا
یون کہی سالک نی تاریخ وفات | روی دل پر داغ ہجران چھا گیا ۱۲۶۴

## قطعہ تاریخ وفات میر کاظم علی سجادہ نشین حضرت سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

نزد از فنا رخت ہستی بہ بست | قضا گفت افسوس کاظم علی
بجستیم سال وفات و سروش | بما گفت افسوس کاظم علی ۱۲۶۸

## قطعہ

ان کریم الصفات پاک سرشت | ان محمد شکور نیک نہاد
تا بنا کرد مسجد عالے | فارغ آمد ز بند فکر معاد
سال تعمیر گفتم از تہ دل | کعبہ ثانی است نو بنیاد ۱۲۶۲ ۱۲۷۲

## قطعہ

عجب مسجد نبی اسلام خان کی | پڑی یہ دین کی گویا کہ بنیاد

لکھی تعمیر کی سالک نے تاریخ | عبادت خانۂ اسلام آباد

## قطعہ تاریخ تعمیر مکان نواب غوث محمد خان شوکت جنگ بہادر والی جاورہ

ہوئی تمام جو تعمیر قصر شوکت جنگ | تو کہہ کی سال بنا لای شاعران دہر
ادب کی ساتھہ یہ مین نے بہی نذر کی تاریخ | مکان قصر جنان اور سلسبیل ہی نہر

## قطعہ

ہمو دسیر جان حزین آہ خود کشے | جان داد و خون بگردن او ماندہ صد دریغ
تاریخ این ملال چہ گویم کہ خود نہاد | از بہر سال واقعہ گردن بزیر تیغ

## قطعہ

ہی غضب رحلت ثناء اللہ | تو نے ای چرخ کی یہ کیا بیداد
خانۂ دوستان سے ہے غم خانہ | دشمنون کا ہے گہر نشاط آباد
مجکو سال وفات کی تہی فکر | ہاتف غیب نے کیا ارشاد
جان سے جبکہ نکلی جان عزیز | ملی بے شبہ اسے خجستہ نہاد
خاک مین خاک اور آگ مین آگ | پانی مین پانی اور باد مین باد
گر کہے کوئی کیا ہوئی تاریخ | تو یہ کہہ اوس سے ای سخن نقاد
یہ عناصر کئے جو مین نے بیان | ایک کے ایک پر بڑہا اعداد

جتنے جان عزیز کے ہین عدد
کہودی اور سال مرگ کر ایجاد

## قطعہ

| | |
|---|---|
| حق نے فرزند با سعادت آج | میری مخدوم کو کیا ہے عطا |
| بینگہوا ہو نکی تہک گئی تہی زبان | مانگتی مانگتی اسی کی دعا |
| لوٹر ہا پی کی ساتھہ آئی مراد | یاس و حرمان کا نقش دسی مٹا |
| خشک کشت امید تہی بالکل | پہل گلستان آرزو مین نہ تہا |
| مین نے بہی سالک اس خوشی کا سال | نخل امید فتح جنگ لکہا |

۱۲۷۶

## قطعہ تاریخ میلاد فرزند سید محمد حسین تحصیلدار چونیہ

| | |
|---|---|
| چون محمد حسین را فرزند | کرد اکرام خالق اکرم |
| گفت سال ولادتش سالک | از سرہوش نیر اعظم |

۱۲۷۶

## قطعہ

| | |
|---|---|
| کیا محمد نعیم خان کو دیا | حق نے فرزند نیک خو سالک |
| فلک کیون ہے کہ نام تاریخی | نعمت اللہ خان کہو سالک |

۱۲۷۷

## قطعہ تاریخ بنای مسجد نور محمد خان

| | |
|---|---|
| کسقدر خوشنما ہے یہ مسجد | جس سے شرمندہ مسجد اقصیٰ |
| سال زاہد نے پوچہہ سالک سے | آپ تو خانہ خدا مین آ |

۱۲۷۸

## قطعہ

| | |
|---|---|
| ہجوم خلق در بازار دیدم | کہ ہر یک بر زبان افسوس می کرد |

| | |
|---|---|
| یکی گفته کر ربخ جوهری هست | بگفتم چیست نام او و چون مرد |
| چنین گفتا که بشنو سالک از من | جواهر لال الماس قضا خورد |

**قطعه تاریخ طبع شرح ساتر مصنفه مولوی نجف علی صاحب سالک حجم** ۱۲۷۹

| | |
|---|---|
| ناثری گر فقرهٔ نثرش بود نثری مجبل | شاعری گر شعر نغز اوست شعری شرمسار |
| جوهر صد گونه فطرت هست در طبعش نهان | راز صد علم و هنر از فکر او شد آشکار |
| فیض تدقیقات او چون ابر باشد نفع بخش | علم تحقیقات او در ملک معنی استوار |
| عالمی را صیت علم او گرفته در بغل | دشنهٔ تیز است بهر حاسدان هرزه کار |
| لعب او سقراط را آموزگار حکمت است | سر او بقراط را در سینه چون دل بر کنار |
| یاوه گو بهاست بادی دعوی فضل و هنر | آمدند است پیشش هر همین آموزگار |
| خواهش مدحت طرازی کم نمی گردد ولی | تاب گفتارم نماندست وصفاتش بیشمار |
| این کتابی زد رقم تا پارسی را شد اساس | یادگاری هم بماند در جهان بیدار |
| نیست این مجموعه را هرگز در عالم نظیر | رحمت حق بر مصنف باد و ماند پایدار |
| گفته ام این قطعه را سالک بطرز بوالعجب | تا نگویم شرح مضمونش نیابی آشکار |
| بنگر از هر مصرعه اول تو حرف اولین | گر بود نام مصنف را دل تو خواستار |
| حرف آخر هم ازان گیر و ببین اعداد او | یکهزار و دو صد و هشتاد هجری در شمار |
| اولین حرفی بگیر از آخرین هر مصرعی | نام این مجموعه بی شک را آسان بر آر |
| ور تو میجوی نشان از عیسوی تاریخ نیز | آخر هر مصرعه جذر بگیر و یاد آر |

| | |
|---|---|
| چون حساب آن کنی وچون نہ بینی سالمش | جان نہ بینم در تن خود از کمی شصت وچار |
| گر ز درگاہ خدا جانے عطا گردد مرا | افگنم در خویش ودر تاریخ ہم آرم بکار |
| | ۱۲۹۰ ہجری ۱۸۷۴ء |

قطعہ

| | |
|---|---|
| مسجد وچاہ وسرا وباغ کے | جب رکھی خرم علیخان نے بنا |
| مسجد وچاہ وسرا وباغ ہے ۱۲۸۰ | سال تعمیر اوسکا سالک نے لکھا |

قطعہ تاریخ وفات دختر نیک اختر محمد تفضل حسین خان مرحوم کوکب تخلص

| | |
|---|---|
| سالک ز وفات احمدی بیگم آہ | ہر لحظہ دمی شرر فشانست مرا |
| تاریخ وفات او سرو شے از غیب | گفت آہ دریغ بر زبانست مرا |
| | ۱۲۸۰ |

قطعہ

| | |
|---|---|
| ز فضل اللہ خان باید کہ پرسے | چہ می پرسی ز سالک حال این غم |
| دو دختر مرد کوکب را بیک ماہ | شدہ اندہ دو دختر سال این غم |
| | ۱۲۸۰ |

قطعہ

| | |
|---|---|
| شفیق من کہ غمین بود از مرض سالک | شقیقہ داشت سرش راز ہشت ماہ گران |
| شفا بفرق ظہور الحسن رسید وبگفت ۱۲۸۰ | کہ سال صحت او را نمودہ ام عیان |

قطعہ

| | |
|---|---|
| اوخ اوخ کہ سوے ملک عدم | رہ ندیدہ شتافتہ اُم |
| سالک عمزدہ رقم زد سال | قصر فردوس یافتہ اُم ۱۲۸۱ |

## قطعہ تاریخ تعمیر مسجد جامع سهارنپوری

للہ الحمد کہ شد مسجد جامع تعمیر — یافت این قصبہ بہین حسن وشش معموری
قبہ گنبد والاش کہ چشمش مرساند — رفت انجا کہ از و چهرہ کند مستوری
نتوان کرد نشیمن بمنارش طائر — لائق انست کہ عنقا بکند عصفوری
عبد رب عالم با عمل و فقیہ یکتا — سعی موفور نمود از مدد جمهوری
دیدم این سال بنا بر سر ابلش سالک — مسجد قوت اسلام سهارنپوری
١٢٨١

## قطعہ

رکھی گئی جو مسجد جامع کی یہاں بنا — امداد مومنین جہان سے طلب ہوئی
وہ شیخ عبد رب کہ فقیہ یگانہ ہے — اوس سے ہوئی جو سعی بشر سے کب ہوئی
سال بنا یہ سالک دلخستہ نے کہا — تائید مومنین کی تائید رب ہوئی
١٢٨١

## قطعہ

خان ذی شان بخاک رفت افسوس — چہ ستم کرد گردش افلاک
ہر یکے نالہ بلب دارد — ہر یکے از الم گریبان چاک
بنود دل کہ مضطرب بنود — بنود دیدہ کو نشد غمناک
سال این صدمہ گفتہ ام سالک — شد نہان بوتراب خان تہ خاک
١٢٨٢

## قطعہ

افسوس یوسف میرزا جان داد در فرخ نگر — سالک ازین غم ہر کسی گریان بود بر حال او

| | |
|---|---|
| چون نعش او از بهر دفن آمد در اینجا گفته شد | تابوت یوسف میرزا آمد بدهلی سال او ۱۲۴۲ |

**قطعه**

| | |
|---|---|
| زهی دبیر سخن فهم خواجه بدر الدین | که میکند به بزرگی دبیر چرخ ادب |
| ز فکر ترجمهٔ این کتاب فارغ شد | نمود از من آشفته سال طبع طلب |
| ز ماه و سال نشان دادم و چنین گفتم | هزار و دو صد و هشتاد و دو ماه رجب ۱۲۸۲ |

**قطعه**

| | |
|---|---|
| اسد الله خان بهادر را | رهبری کرد بخت و اقبالش |
| داد خلعت گورنر پنجاب | مهربانی نمود بر حالش |
| عیسوی گفتم از سر عشرت | خلعت هفت پارچه سالش ۱۸۶۶ |

**قطعه**

| | |
|---|---|
| به بین این قصر عالی را که با کیوان بود همسر | فضای صحن وسعت مسکن او را خیابان گفتم |
| نشد تاریخ تعمیرش ز پیر عقل خود سالک | مکان نو بنای پیر عبد الله خان گفتم ۱۲۹۳ |

**قطعه**

| | |
|---|---|
| مردن دوست ناگهان سالک | خاطرم را بصدمه کرد حزین |
| لغزشی خورد پا و افتاده | میر افضل حسین بروی زمین |

**قطعه تاریخ وفات نواب امین الدینخان بهادر رئیس لوهارو**

| | |
|---|---|
| امین الدین احمد خان بهادر | ز دنیا رفت و شد فردوس مسکن ۱۱۰۹ |

سروش از بہر تاریخ وفاتش | نوشتہ نام والا لیش بہ مدفن ۱۲۹۳

## قطعہ

والی اور شہنشہ مرتبت | آپ پر اقبال و دولت ہو فدا
مصر پر تنور کو دیکہی کوئی | آستان پر آپ کی ہی جبہہ سا
خلعت مسند نشینی کا یہ جشن | جشن جمشیدی سی ہی کچہہ بڑہا
حاسدو نکو اسقدر ہی رنج و غم | حشر تک دلمین رہیگا جان گزا
اس ہمایون جشن کا سالک نی سال | خلعت مسعود لکھا ہی بجا ۱۲۹۴

## قطعہ

یافت فرخ پسری کوکب فرخندہ نژاد | بخت خوش طالع مسعود مبارک باشد
ز آتش مجمر دلہای حسودان امروز | بزم را سوختن عود مبارک باشد
سال این فرّدہ بگفتم ز سر شور و سرور | جلوۂ شاہد مقصود مبارک باشد ۱۲۹۴

## قطعہ تاریخ تولد فرزند نواب محمد رضا علیخان

چنان یافت فرزند فرزانہ عاقل | کہ از دیدن او جہان ہست خورسند
بہ عمر خضر جاودان زندہ ماند | بہ بخت سکندر بود مرتبت سند
ظہورش بود چشن می زاد سالش | بجا گفت سالک کہ فرخندہ فرزند ۱۲۹۴

## قطعہ

چو ہنر مند خواجہ بدرالدین | کہ بود شمع دودمان خیال

فارسی را لباس اردو داد | بہر تزئین دبستان خیال
داد در مطبع رضا خانش | کرد در جسم طبع جان خیال
بی سر محمد سال او سالک | گفت مطبوع بوستان خیال
۱۲۸۲

قطعہ

جہان سے اوٹھہ گیا افسوس جسرو | حقیقت دان حق جوی دل آگاہ
نواس سرور کی سالک نے تاریخ | کہی سید نظام الدین حسن آہ
۱۲۸۴

قطعہ

اسد اللہ خان بہادر کا | پہر گیا کیون حیات کا ساغر
اس ضعیفی و ناتوانی مین | کیون عدم کیطرف کیا ہی سفر
حیف ای آسمان ناہنجار | وای ای روزگار کین پرور
ہای وہ تاجدار ملک سخن | ہای وہ اوستاد اہل ہنر
اوسکی غم مین ہوا سی ماتم عام | پہر نہ کیونکر سیاہ ہو دفتر
گمرہان رہ معانی کا | آج دنیا سی گم ہوا ہی خضر
پا نور کہنا سنبہالکر سالک | اب طریق سخن ہی بی رہبر
کسکو اہل زمانہ جانتی ہین | بہترین زمانہ سی بہتر
اونکی اوصاف کیا رقم ہوتی ہین | میری حد بیان سی باہر
فکر اونکی گئی ہی وان کہ جہان | طایر سدرہ کا ہی شہپر

اونکی اندیشہ کی بلندی سی
نثر دیکھو تو معدن معنے
اونکی اجمال سی عیان توضیح
ہی وہ لطف یاد آتی مین
مجکو سودا نہین کہ اس غم مین
کور ہوجای بس الٰہی یار
ہون نہ اس غم سی جسکی سو ٹکری
مجہسی کیا پوچھتی ہو سال وفات
دیکھہ لو رنج حسرت دوری ۱۲۸۱

قصر معنی ہی آسمان منظر
نظم دیکھو تو رشک عقد گہر
اونکی انداز مین ادا مضمر
جسمین ہوتی ہی کاوش نشتر
در و دیوار سی نپہوڑون سر
گر نہ دریا بہای دیدۂ تر
میری سینہ مین ہی کہان وہ جگر
ہوش کب ہین بجا کہ ہون مضطر
دل نوشیا پر ہجوم آدرہ ۱۲۸۵

## قطعہ ایضاً

غم مرگ دبیر الملک عام است
ریاحین سخن پژمردہ گشتند
ز دل پرسیدم از سال وفاتش
نظر کردم سر ہر مصرعے را

سپہر ابواب غم در دہر بکشاد
خیابان معانی رفت برباد
بہ سالک داغ نجم الدولہ نہاد ۱۲۸۱
بنای عیسوی تاریخ افتاد ۱۸۶۹ ۱۲۸۵

## قطعہ

صدمہ مرگ حضرت غالب
اوسی سال مین چھپی یہ کتاب
خوب ہی سال طبع و سال وفات

سبب رنج خاص و عام ہوا
طبع کا اوسکے انصرام ہوا
آج اونکا سخن تمام ہوا ۱۲۸۵

## قطعہ تاریخ وفات فرزند سید محمد سالم تخلص

قہر کیا کر دیا ہے چیچک نے | آفت اطفال کی یہ بیشک ہے
مرگ فرزند حضرت سالم | صدمۂ جانگزای ہر یک ہے
سر افسوس سی لکھے تاریخ | دل پہ صد حیف داغ چیچک ہے
۱۲۸۵

## قطعہ تاریخ وفات جناب مولوی محمد صدرالدینخان مرحوم

صدر آرای دین و مفتی شہر | کہ جسی لاکہہ نے یگانہ کہا
سب نے اوسکی وفات کو سنکر | رنج و اندوہ کا فسانہ کہا
سال اس واقعہ کا سالک نے | مرگیا فاضل زمانہ کہا
۱۲۸۵

## قطعہ

ان صدر دین و فخر جہان مفتی زمان | ہمت برہ نوردی ملک بقا گماشت
صد رنج و غم بجان عزیزان و اقربا | صد داغ ہجر بر دل احباب خود گذاشت
سالک ز سال مرگ و شمار سنین عمر | ہشتاد و یک بماند بگیتی حسین نگاشت
۱۲۸۵

## قطعہ تاریخ انتقال فرزند محمد تفضل حسین خان کوکب

غم مرگ پسر دادی بکوکب | نکردی رحم ای گردون بحالش
ثمر خوردن نداد از باغ ہستی | بخاک آوردی از پا نونہالش
گلی نارستہ از شاخ و خزان دید | مہی طالع نگشت و شد زوالش
شب تار است روز او تو گوئی | نہان گشت از نظر مہر جمالش

| | |
|---|---|
| خرامش چیست زنہم بخبر بود | شگفتہ رو نمودہ اتقالش |
| چو خواب مرگ آن بی شیر را برد | مبارکباد بر کوثر زلالش |
| چہ پرسی زسالک سال این غم | کہ جمعیت نباشد در خیالش |
| مگر از غیب می آید صدائی | بروح افضل حسین نیست سالش |

## قطعہ

| | |
|---|---|
| صد شکر شد فراہم این گنج فضل و دانش | در دہر یافت گویا گنج معاذ خواجہ |
| تاریخ اختتامش گفت اینچنین سروشی | تکذیب قول بیجا در دل بصفا ذخواجہ |

## قطعہ تاریخ بتقریب جشن مسند نشینی مہاراو راجہ شودان سنگہ بہادر والی الور

| | |
|---|---|
| وہ سلیمان مرتبت شودان سنگہ آفریں | حاتم دوران اگر ان کو کہون تو ہی بجا |
| غیب سی ملتی ہی یون ہر کام مین انکو مدد | ماہ کو خورشید سی جسطرح حاصل ہو ضیا |
| آج وہ حق نی دکھایا ہی خوشی کا دن انہین | عمر بھر جمشید نے انکھون سی جو دیکھا نہ تھا |
| کسقدر ہے خرمی افزا گلستان مراد | کسقدر شیرین ثمر لایا نہال مدعا |
| نو رنگین ہو گئی شمع شبستان جلال | بزم رنگین بنگیا ہر گوشۂ دولت سرا |
| یعنی فرزند سعادتمند نے پایا ظہور | دی مبارکباد کی بخت ہمایون نی صدا |
| خضر نی اگر حیات جاودانی نذر کی | پیشکش لایا سکندر طالع و بخت رسا |
| طالب انعام رقاص فلک ہی بعد رقص | مشتری نی دی سعادت ماہ بولا مرحبا |
| نغمہ سنج تہنیت اہل زمین کو دیکھ کر | عالم بالا سی قدسی کہہ رہی ہین حبذا |

ہو رہی ہی خوشی مین زرفشانی اسقدر | بگئی ہین سایلون کی جھولیان کان طلا
مین نی چاہا سمت و تاریخ ہجری ہو رقم | دیکھکر حیران سروش غیب نے مجھسی کہا

ہی مبارک بزم جشن فرخی سرکار کو | سمت اسکا یہ ہی اب ہجر لیکا دون تجکو بتا
دیکھہ بزم و جشن عشرت خیر کے آغاز کو | فیض و لطف و مکرمت کی پھر نظر کر تا تھا
سنکے تاریخین کیا مین نی ادا اوسکا سپاس | ہاتھہ اوٹھا ای اپنے آقا کی لئی پھر دعا
تا رہین دنیا مین عیش و عشرت و لطف و سرور | تا رہین گیتی مین درد و کلفت رنج و بلا
عیش و عشرت سی رہین احباب اونکی شاد کام | درد و کلفت مین رہین بدخواہ اونکی مبتلا

## قطعہ تاریخ وفات نواب محمد امین اللہ خان المعروف منشی امو جان

رفت بخلد برین نایب انور دریغ | بر دل اہل جہان باعث افسرد گیست
بر لب ہر کس بود شیون ماتم فزا | سالک افسردہ نیز در غم او خون گریست
ہان سر آسودگی نیست مرا اندکی | ای دل غمگین بپرس سال وفاتش چیست
حرف نقط دار مین گفتہ سعدی نگر | زندہ جاوید گشت ہر کہ نکو نام زیست

## قطعہ

میرزا حاجی ز دنیا رفت آہ | دوستان را داد اندوہ و ملال
جستم از پیر خرد سال وفات | گفت داغ میرزا حاجی ست سال

## قطعہ

خواجہ بدرالدین والا مرتبت | دلکش و مرغوب ہی یہ ترجمہ

مین نے سالک سے جو پوچھا سال طبع
وہ یہ بولا خوب ہے یہ ترجمہ
۱۲۸۶

## تاریخ وفات مرزا شہاب الدین احمد خان ثاقب تخلص فرزند ارجمند نواب ضیاء الدین احمد خان بہادر

از صدمۂ مرگ ثاقب والا جاہ
ہر سوست صدای نالہای جانکاہ
تاریخ وفات او چنین سالک گفت
روز ششم مہ محرم صد آہ
۱۲۸۶

## قطعہ تاریخ اسیر شدن شاہ فرانس بجنگ جرمن

آفت ہی ایک بلاہی زمانہ کا انقلاب
جسکی نظر مین رنگ کچہ اسکا سما گیا
وہ ایک جانتا ہے قباد و گدا کو
نظرون سی امتیاز امیر و گدا گیا
دیکھو سوائے نام کی اب کچہ پتا نہین
قیصر جو قصر وقت مین اپنے بنا گیا
مقدور ہو تو اج سلیمان سی پوچھیے
ہمراہ تیرے جز عمل نیک کیا گیا
پابند جسکے حکم سی تہی فوج بیقیاس
یون بخت واژگون اوسی دم مین پہنچا گیا
وہ حشمت فرانس وہ اقبال جسکا ذکر
کس جای دہر مین گئیا جا بجا گیا
عبرت کا ہی مقام کہ وہ شاہ ذی وقار
ہو کر اسیر نام کو اپنے مٹا گیا
ازبسکہ ہی یہ واقعہ اس سال مین عجیب
تاریخ اوسکی سالک غمگین سنا گیا
شاہ فرانس کو سر پرسش نہین ہی اب
جنگ پروشیا مین گرفتار آ گیا
۱۲۸۷

## قطعه

قدرت الله بیگخان بگذاشت ‏ ‏ ‏ منزل بهیدار دنیارا

سالک اورا بجنت المأوا ‏ ‏ ‏ داده حق در مقام اعلا جا

## قطعه تاریخ طبع قران مجید که به اندازه تقطیع تعویذ طبع شده بود

طبع شد قران به تصحیح تمام ‏ ‏ ‏ اینهم از اعجاز قران یافتم

می فزاید دیدنش نور بصر ‏ ‏ ‏ دیدم و بر دیده جان یافتم

حرز باید گفت سر یک نقطه اش ‏ ‏ ‏ سال او تعویذ قران یافتم

## قطعه تاریخ بنای مسجد نواب محمد ابراهیم خان

آن سمی خلیل و نیک نهاد ‏ ‏ ‏ آن نظر کرده خدای کریم

مسجدی طرح کرد وقف نمود ‏ ‏ ‏ اجر برداشت و ثواب عظیم

گفت تاریخ این بنا سالک ‏ ‏ ‏ باد خرم مقام ابراهیم

۱۲۸۷

## قطعه

هزاری لال باغی کرد بنیاد ‏ ‏ ‏ سزاوار است با جنت شمارش

سروش غیب گفت از من که سالک ‏ ‏ ‏ بگو باغ هزاری لال سالش

۱۲۸۷

## قطعه

یون تو سارا باغ هی جنت نظیر ‏ ‏ ‏ حوض اسمین هی نهایت خوشنما

دیکهکر سالک نی تو تعمیر اسکی ‏ ‏ ‏ ثانی کوثر لکها سال بنا

۱۲۸۷

## قطعه

زرشح کلک نادر نقش نادر ۔ تراوید و میر گشت کاشش
برای سال تالیف از سر فہم ۔ نہادہ نادر الاذکار نامش
۱۲۸۸

## قطعہ تاریخ عقد مولوی محمد عبد الرحیم خان بیدل

ہوئی تقریب جشن عقد بیدل ۔ سروش غیب نے مجکو صدا دی
کہ لکھہ تو بھی تہ دل سے یہ تاریخ ۔ مبارک کہ خدائی کی ہو شادی
۱۲۸۸

## قطعہ

بیدل نیک خو کی شادی کا ۔ آج دنیا مین شور ہی بیحد
اوسکی تاریخ پای سالک نی ۔ بعد فکر زمانۂ ممتد
رکھین یا رب عروس اور نوشاہ ۔ سر الفت سی اتفاق ابد
۱۲۸۸

## قطعہ

منشی ہمیتل کاشی ناتھہ نے ۔ ترجمہ لکھا ہے کیا بیمثال
کیون نہوا اخلاق کاشی اسکا نام ۔ یہ بھی ایک حسن طبیعت پر دال
کیا مٹا سی ہین سراسر دقیتن ۔ عام کو اب ہی سمجھنا کیا محال
غور سی دیکھین اسی اہل جہان ۔ تا کہ ہو ہر کام کا اچھا مآل

عیسوی تاریخ جسکی ہے یہی
نسخہ اخلاق کاشی مین ہی سال

## قطعہ تاریخ کدخدائی حکیم عبد المجید خان و حکیم واصل خان فرزندان حکیم غلام محمود خان صاحب

خان عبد المجید و واصل خان
کدخدا ہو گئے یہ دونوں جب
ہاتف غیب نے کہا سالک
کہدی یون غایت خوشی سی سال

دونون محمود خان کی ہین فرزند
سنکے سارا جہان ہوا خورسند
کیون ہے فکر و تلاش کا پابند
کدخدائے دو سعادتمند

## قطعہ

وہ فرخندہ خو خان عبد المجید
کیا اوسکی شادی کی تقریب نے
لکہا اس خوشی کا یہ سالک نی سال

جبین جسکی مطلع ہے اقبال کا
زمانہ کا ہر گوشہ عشرت سرا
ملی زہرہ و مشتری ایک جا

## قطعہ تاریخ کدخدائی میرزا احمد سعید خان خلف نواب ضیاء الدین احمد خان بہادر نیر رخشان

نیر رخشان وہ گردون اقتدار
مظہر خلق و کرم لکھتا ہون مین
اوسکو بحر لطف کہنا ہے بجا
اپ ہی کچھ دل مین ہوکر منفعل
پوچھتے ہین مجھسے کیا اہل جہان
اوسکے فرزند سعادتمند کو

جسکو مصدر ضیا کہتا ہون مین
مصدر جود و سخا کہتا ہون مین
پھر یہ کہتا ہون کہ کیا کہتا ہون مین
لاکھہ دریا سے سوا کہتا ہون مین
مژدۂ رحمت فزا کہتا ہون مین
کدخدا حق نی کیا کہتا ہون مین

انعقاد بزم عشرت خیر کو
جشن بہجت انتما کہتا ہون مین

دور ہنسکا اوس سی تو نی کیون مجہی
ای فلک تجکو برا کہتا ہون مین

کیا ہوا آنکہون سی گر دیکہتا نہین
دل شریک بزم تہا کہتا ہون مین

بسکہ اس شادی کی عشرت عام ہی
عشرت شادی بجا کہتا ہون مین

قطعہ تاریخ مکتب نشینی فرزند میر ابراہیم علیخان فدا خلف میر اکبر علیخان مغفور

فدا وہ شمع افروز شبستان مودت ہی
کہ دیکہا ہی جسی رونق دہ بزم صفا مین نی

یہ فرزند سعادتمند کی اوسکی ہے بسم اللہ
یہ جلسہ جشن خسروسی ہی کچہہ پایا سوا مین نی

اسی محفل کا ایک ایک ذرہ وہ خورشید تابان ہے
کہ جسکی شرم سی خود مہر کو مانا سہا مین نی

ہمایون سال اس تقریب کا سالک نی جو پوچہا
مبارک مجلس مکتب نشینی ہو کہا مین نی

قطعہ

خدا نے حضرت سیاح کو دیا فرزند
ہوا ہے یہ خاطر سالک کو خرمی افزا

سنا یہ مژدۂ جان بخش جب تو اسکا سال
نہال تازہ کشت امید ہے یہ کہا

قطعہ

گلزار ی نا تہہ سالک دیرینہ دوست میری
انشا مین بے بدل ہین فن سخن مین یکتا

اخلاق محسنی کا کیا ترجمہ کیا ہے
مغلق نہین عبارت معنی کا رنگ اچہا

پاکیزہ اصطلاحین ہر ایک محل کی ہین
سارے محاورون کو اچہی طرح سے برتا

اکثر سخنوردن سی سنکے سال مین نی
تاریخ عیسوی کو پیر خرد سی پوچہا

| | |
|---|---|
| اوسنی دیا یہ مصرعہ مجکو زروی بخشش | کیا ترجمہ ہی نادر اخلاق محسنی کا |

## قطعہ تاریخ ولادت فرزند مولوی محمد عبدالرحیم خان بیدل

| | |
|---|---|
| عالم یہ کیا ہی فصل گل نے | ہی سطح زمین بہار تزئین |
| گر روکش آفتاب گل ہے | چشمک زن حسن سے ہی نسرین |
| لالہ سی ہین کوہ لبریز | پہولی ہین چمن چمن ریاحین |
| غش زلف بتان سی آئی کسکو | ہی بسکہ دماغ عطر آگین |
| کیونکر نہو یہ خوشی جہان مین | کیونکر نہو باغ دہر رنگین |
| پایا ہی پسری شفیق نی آج | فرزند خلف سعادت آئین |
| لکہتا ہون وسال عیسوی مین | ہر لب پہ ہو جس سی شور تحسین |
| بیدل کو دیا خدا نی سالک | فرزند نرینہ تحسین |

## رباعی تاریخ کدخدائی منشی محمد کرم اللہ خان شیدا

| | |
|---|---|
| سالک پی تسکین دل خانہ خراب | بشتاب بہ بزم عقد شیدا بشتاب |
| پرسند چو اہل بزم سال این جشن | بنویس قران آفتاب و مہتاب |

## قطعہ تاریخ تولد فرزند ارجمند آغا سید علی طوبی تخلص شوشتری

| | |
|---|---|
| پیس کش حضرت سید علی است | زادہ فکرم کہ طرب زا بود |
| آنکہ بود دیدہ او حق نگر | آنکہ دلش معرفت آرا بود |
| ابر گہربار بود کلک او | رشحہ او گوہر یکتا بود |

پور گرامی گهرش داده اند | در دل احباب تمنا بود
عمر درازی کشدش همچو خضر | مرتبه برتر ز ثریا بود
علم بیاموزد و عامل شود | حلم در اندوزد و دانا بود
مصرع تاریخ ظهورش ببین | خرمی گلشن ملوسی بود

قطعه

این قصه پارسی زبان را | رشح قلم خیال گوئی
در ریخته اش ببین و تاریخ | از ترجمه خیال جوئی

قطعه

ببین خسته جان را ز ختری مرد | دلش مجروح گشت و سینه افگار
شنیدش پس از یک روز فرزند | بدل شد با طرب هم تاریخ و آزار
ز سال عیسوی سالک چه پرسی | غم دنیا و شادی توام انگار

مثنوی در تاریخ انتقال دختر نواب میر یاور علیخان شهاب جنگ صدر المهام علاقه متفرقات سرکار عالی محتمل صنعت توشیح که از صدر و ابتداء هر شعر عبارت محصوره خطوط وحدانی بر می آید (سه شنبه پنجم جمادی الاولی یکهزار و دوصد و نود هجری)

ستم ای روزگار کین پرور | های مکری کیا ہی تو نی جگر
شکوه نسی تیری ہاتہہ سی ہین فگار | نالی کرنی پڑی ہے مجہی ناچار
با دو غم وہ جام مین سی بیری | ہوش کہوئی جو ایک عالم کی

پاتا ہی جسی بغل مین تو ۔ نیند آتی ہی موت کی اوسکو
جو نظر آئی مہد عشرت مین ۔ مہد سی لیکے پہنچے تربت مین
جو ہی نالان ہی تیر جور دکن سے ۔ مین تو مین پوچہا اسکو اور دکن سے
آج جو سبز ہین چمن مین نہال ۔ دیکہتی ہین کل اونکو ہم پامال
یاد کرتے پرانی قصہ ہم ۔ اسکی افسانی کچہہ جو ہوتی کم
لے یہ صدمہ نیا دیا تونی ۔ اور فتنہ بپا کیا تو نے
واجب ای کینہ جو تہا تجکو ۔ لازم ای فتنہ خو تہا تجکو
یہ ادا دیکہہ اور صدر مہام ۔ یہ جفا دیکہہ اور صدر مہام
کس جگر گوشہ کو کیا تہ خاک ۔ ہای کسکا جگر کیا ہی چاک
زحمت مرگ اور وہ کم سن ۔ آہ تہی مہد امن عیش کی دلن
راہ نادیدہ اور راہ عدم ۔ واہ تنہا روی کی او سپہ الم
دست پرورد عیش عشرت ہای ۔ وادی ہولناک مین یون جای
صغر سن اور یہ سفر افسوس ۔ دور تہی راہ دور ہی افسوس
وہ قمر جو ابہی افق مین تہا ۔ ناگہان پردۂ زمین مین چہپا
وہ نہال ریاض جاہ و جلال ۔ دیکہتی دیکہتی ہوا پامال
ہای تاریخ کیا لکہون سالک ۔ جی یہ صدمہ ہی کیا کہون سالک
راتدن ہین ہوان اور ماتم دیکہہ ۔ یہ سر رنج و صدمہ غم دیکہہ

اب نہین گو کہ طاقت گفتار | رہگئی بات سی لب اظہار
لیکن اظہار مدعا ہے ضرور | کیا کرون اس بیان مین ہون مجبور
کہ یہ اشعار آے جو لب پر | طرز توشیح انمین ہی مضمر
صدر اشعار وابتدا دونو | کہولدیتے ہین مدعا دونو
حرف حرف انکا جمع یکجا ہو | فقرہ نثر تاکہ پیدا ہو
یوم و تاریخ و ماہ و سال اوس سے | رازدانان نکتہ چین پہ کہلے
آشکارا ہوا ور نہان ہو سن | لفظی و معنوی عیان ہو سن
کیون یہ بیہودہ مین نی کی گفتار | خود ہی ممدوح واقف اسرار
جام گیتی نما ہے دل اوسکا | آینہ تنگ یا ہے دل اوسکا
میری دل مین جو راز مضمر ہی | جانتا ہون وہان زبان پر ہی
یارب اس رنج و غم کا دی بدلا | کوئی فرزند کر زینہ عطا
تا قیامت رہی وہ پاک گہر | ناز پرورد لطف و مہر پدر

## قطعہ تاریخ وفات محمد عثمان خان مدار المہام ریاست رامپور کہ بدست افغانی زخم کزلک داشت

خان گردون مرتبت عثمان خان | جسکی عظمت کا ہی گردون خود گواہ
کس طرح محصور ہون اوسکے صفات | لکھہ نہین سکتا کوئی بی اشتباہ
یہ صفت کافی ہی اوسکے واسطے | تھا وزیر رامپور اور نیک خواہ
کزلک بیداد کی اسے چرخ تیغ | اور ڈبوی اوسکے خون مین واہ واہ

| | |
|---|---|
| ہو سکا اخر نہ جا بنر زخم سے | لی سرای دہر سی جنت کی راہ |
| کیون نہ انکھون سی بھی دریاے خون | کیون نہ نظرون مین رہی عالم سیاہ |
| سال مجھسی اس غم جانکاہ کا | پوچھتا کیا ہے کہون کیا تجھسے آہ |
| ۱۲۳۲<br>لکھہ رکھا ہی مین نے سالک قلب پر | دیکھہ سے قتیل قتیل سنگیناہ<br>۹۰ ۱۲ |

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| کیا کرون لطف علی خان کی ثنا | شکر سے اوسکی ہین سب رطب اللسان |
| لطف اوسکا دہر مین ساری ہی یون | جسطرح انسان کی تن مین روان |
| بار خجلت سے دوتا ہی کیون فلک | سن لیا کیا اوسکے رفعت کا بیان |
| اوسکی صحت نے کیا تقسیم آج | رنج حاسد اور عیش دوستان |
| اس نوید روح افزا کے لئے | ڈھوندہتا تھا سال ہر پیر و جوان |
| مین نی بہی سنکریہ سالک سی کہا | مژدہ گو ہی تندرستی ہی جہان<br>۹۰ ۱۲ |

**تاریخ ولادت یادگار صغر مولوی محمد عنایت الرحمن خانصاحب معتمد صدر المہام متفرقات علاقہ تعلیمات سرکار عالی**

| | |
|---|---|
| شکر احسان حق کہ این مولود | یافت خان عنایت رحمن |
| عارفی کاملی خداداسنے | نگران عنایت رحمن |

سرو پاشش بدید و سالش گفت
۱۲ ۹۶
ہست شان عنایت رحمن
۱۲ ۹

## تاریخ وفات محمد تفضل حسین خان کوکب

ای دریغا کوکب فرخنده خو — آفتاب آسمان جاه و فر
گلشن اوصاف را تازه نهال — قلزم اخلاق را یکتا گهر
خوی او صد نافه اندر جیب داشت — روی او در جلوه صد نور سحر
داد عیش و کامرانی داد و دست — زین جهان سوی بقا رخت سفر
در غمش سالک گریبان چاک کرد — ریخت صد عمان خون از چشم تر
از لبش بر داشت مهر خامشی — شورش فریاد محروم اثر
جستجو کرد و بدست آورد و ریخت — سونس الماس بر زخم جگر
گفتمش سال وفاتش چیست گفت — چون نویسم سال آن خاکم بسر

### قطعه

چون تفضل حسین خان افسوس — دهر تا پا نهاد راگذاشت
آغا مرزا که نام تاریخی — بهر سال ظهور خود میداشت
هم بسال وفات او آن را — کلک سالک سر فراز انگاشت

### قطعه

گفتم ای چرخ مرگ کوکب را — تو روا داشتی ستم کردی
گفت سالش بگو جگر تابان باش
گفتم از وی که سبحت بیدردی

## قطعه

| | |
|---|---|
| کوکب روشن روان را چون فرا آمد اجل | از غم این مرگ شد سر در گریبانم فرو |
| آه آن والانهاد و آه آن نیکو نژاد | آه آن فرخ صفات و آه آن فرخنده خو |
| پر نشد جام تمنایش ز صهبای نشاط | آسمان مانند خود واژون نمود او را سبو |
| هرچه در کف داشت گویی همتش در کف نداشت | هرچه در دل داشت از دل بر نیامد آرزو |
| از سر دلسوزیش من یافتم سال وفات | بهره نایافت از مهر پدر صد حیف او ١٢ ٩٠ |

## قطعه

| | |
|---|---|
| زین جهان رفت و بجا شد سالک | طاعتی یافته قصر فردوس |
| حق ازو بود که گفتم تاریخ | متقی یافته قصر فردوس ١٢ ٩٠ |

## تاریخ وفات میر حیدر حسین خان عرف میر نواب

| | |
|---|---|
| رخت هستی کشید سوی بقا | میر نواب زین جهان ای وای |
| بود حیدر حسین خان نامش | یاد آید بهر زمان ای وای |
| گفت سال وفات او سالک | مرگ حیدر حسین خان ای وای ١٢٩٠ |

## تاریخ وفات مرزا یوسف علیخان عزیز

| | |
|---|---|
| کلیم مرتبه یوسف علی عزیز سخن | که ظاهرست ز خوبی نظم ادلالش |
| چه نظم حاذقی قسام نظم باید گفت | کسی نیافت چنین دفتری ز امثالش |
| معیل بود و عسیر المعاشش تا تقدیر | کشید از وطن آخر بسوی بهوپالش |

شکسته کام و دل افگار و آه سوز افسوس
که دست مرگ رسا شد بدامن جاهش

بفکر سال همی بودم که سالک گفت
عزیز یوسف مصر سخن بگو سالش

## تاریخ تعمیر چاه بنا کرده خواجه فرحت الله خان

نهاده فرحت الله خان بنا
که از کوثر بود آب زلالش

دل از من حسب و من با دل بگفتم
چه شیرین بنای خواجه سالش

## قطعه

چون نیاز احمد خجسته صفات
مسجدی را نهاده نو بنیاد

گفت سال بنای او سالک
مسجد دلکشای خیرآباد

## رباعی در تاریخ خطاب ولادت فرزند صدرالمهام علاقه متفرقات سرکار عالی

ممدوح نی سیر سے پایہ اعلا پایا
ای دل یہ تو چہہ مجہہ سی کیا کیا پایا

کہل جای جو تاریخ لکہون مین سر بزم
آقا سی خطاب حق سے بیٹا پایا

۱۲۹۱

## قطعه تاریخ وفات نواب عبدالرسول خان

مرگ عبدالرسول خان افسوس
داغ بر سینه فگار گذاشت

خلف خویش را که بیتاب است
ناشکیبا و بیقرار گذاشت

خود ز عالم گذشته عالم را
با دل و جان سوگوار گذاشت

خامه سالک سراسیمه
نقش تاریخ یادگار گذاشت

رفت عبدالرسول خان به ارم
سو دنیای بیمار گذاشت

## قطعہ تاریخ ولادت فرزند مولوی محمد زکی الدین خانصاحب

پسر یافت از حق جناب زکی — جمالش کند زہرہ و مشتری
ہلالا شگون سعادت بود — کہ پیداست سالش ز نیک اختری

## قطعہ تاریخ وفات مولوی ہدایت اللہ صاحب جالیسری

آن فقیہ زمان بحق پیوست — ہیچ دانست دہر او بہشت
گفت با سالک سر ہمہ — سال رحلت سروش پاک سرشت
ہادی دین ہدایت اللہ را — حق عطا کردہ است جای بہشت

## تاریخ وفات حکیم غلام مرتضی خانصاحب مرحوم مغفور

مرتضی خان حکیم حاذق عصر — کش نبودست در زمانہ سہیم
آن مسیحا دمے کہ ناز کند — بہ فلاطون اگر دہد تعلیم
آوخ آوخ کہ آن یگانہ دہر — کرد امروز جان بحق تسلیم
اینچہ آفت پدید کرد فلک — اینچہ غم داد روزگار لئیم
چہ عجب گر بماتمش برسد — شور اہل جہان بعرش عظیم
لب فگارست و نالہ ہا بیتمیست — چشم خونبار و دل بسینہ دو نیم
گفتم از سالک آن حکیم دریغ — گفت سالش بگو دریغ حکیم

## قطعہ

مرتضی خان شد ازین دار فنا — سال این واقعہ جوی تو اگر

مرقد حاذق ہند است برین
بسر فاتحہ سالک بگزر
۱۲۹۲

## قطعہ

شہاب جنگ بہادر کہ طالع اورا
فزون ز نیر اعظم ضیا مبارکباد
سرور و عشرت جاوید بادش از رانے
بہ نظم سنجی سالک ثنا مبارکباد
بسال تہنیت عید شد رقم کہ مدام
نشاط ہمرۂ عید اضحی مبارکباد
۱۲۹۲

## قطعہ

نوکروں کی کہجی ہے کیا تصویر
ایک کاغذ پہ سبکی ہی تمثال
خامۂ نقش بند سالک نے
نقش شاگرد پیشہ لکھا سال
۱۲۹۲

## قطعہ تاریخ وفات خواجہ کرامت اللہ پانی پتی کرامت تخلص

گزشت از دار دنیا خواجۂ ما
بہ ہر سو صد فغان شد آہ امروز
مگر از صوفی صافی نہادے
تہی زین خاکدان شد آہ امروز
دم وقت وداع شیخ عمرم
دمی بر من گران شد آہ امروز
ز مرگش صدمۂ صد مرگ گوئی
بہر پیر و جوان شد آہ امروز
بسالک گفتم این سال وفاتش
کرامت از جہان شد آہ امروز
۱۲۹۲

## قطعہ انشای مصنفہ مولوی محمد زین العابدین عرف سلطان میان

چو سلطان اقلیم معنی نبشتہ
کتابیکہ رنگین بود چون نگارے
ز سالک شنیدیم تاریخ طبعش
ہمیگفت انشاے معنی نگارے
۱۲۹۲

## قطعہ تاریخ وفات مرزا باقر علیخان کامل خلف زین العابدین خان عارف فرزند نسبتی نواب ضیاء الدین احمد خان بہادر نیئر رخشان

| | |
|---|---|
| یادگار عارف مرحوم تھا | کسکو مارا تونی دوران حیف ہے |
| کیون دکھایا تونی اوسکو روز بد | جس سی تہی شمع شبستان حیف ہے |
| اوسکی والدکی نکل من گئی | دیکہہ کیسی کیسی ارمان حیف ہے |
| حسن اوسکا ماہ کامل سی دو چند | چپ گیا وہ مہر رخشان حیف ہے |
| یہ ہی نوحہ ہی یہی تاریخ سن | نوجوان باقر علیخان حیف ہے |

۱۲۹۳

## قطعہ تاریخ تولد فرزند سید حبیب شاہ برادر خرد سید فضل شاہ صاحب

| | |
|---|---|
| یافتہ چون حبیب شاہ پسر | شمع اقبال و جاہ میدانم |
| سایہ گستر بفرق او سالک | شان فضل الہ میدانم |
| از ظہورش شبستان منور شد | شام خود را پگاہ میدانم |
| ماند این نسخہ ودود آدم | درجہان دیرگاہ میدانم |
| سال میلاد و نام نامئے او | ذاکر اللہ شاہ میدانم |

۱۲۹۳

## تاریخ وفات مرزا شمشاد علی بیگ رضوان برادر خرد راقم

| | |
|---|---|
| روزیکہ برادر از جہان رفت | گفتیم کہ وای وای رضوان |

۲۹۸
از عالم بیدار بگذشت
۹۳۴ ۱۵۷
گردید بخلد جائے رضوان
۱۲ ۹۳

## قطعہ تاریخ وفات فرزند دلبند حافظ محمد عبد الغفور تجلی تخلص

روشن روشن جناب تجلی کی انکہہ مین
کیون چرخ تونے تیرہ کیا روزگار کو

پہولا پہلا دہ اوسکا گلستان انبساط
بدلا خزان سی کیلئے اوسکی بہار کو

کیون اوسکو تونی رنج وفات پسر دیا
مایوس یون بہی کرتی ہین امیدوار کو

کشتی نہ ڈوب جای تیری دیکہہ ہوشیار
اب روک اوسکے دیدہ خونابہ بار کو

لب پری نالہ ہای جفا سوز کا ہجوم
پاتے ہین لامکان سی پری ہم شرار کو

کیا جانی تو نہ دوست ترانی کوی عزیز
سالک سی پوچہہ رنج دل سوگوار کو

تاریخ اس وفات کی ہے داغ ناگزیر
اے پسند کیون نہ دل داغدار کو
۱۲۹۳

### ایضاً

ان پایہ فزای خرد وعقل تجلے
کز مرگ پسر زندگی اوشدہ مشکل

از کز لک غم چون جگر و دل ہمہ خون بست
تاریخ بجوئید ز لخت جگر و دل
۱۲۹۳

### ایضاً

صد سنہ حضرت تجلے بین
دل دو نیم است و دیدہا نمناک

چون سنا شد کہ اندرین تاریخ
لاش فرزند کردہ در تہ خاک
۱۲۹۳

### قطعہ

ان حکیم یگانہ دوران
آن سخن سنج بعدیل و مثال

این شرف نامہ تمام نمود
گشت مسعود دہر و ہمہ حال

فکر تاریخ داشتن ساکک
گفت با من دل خجستہ خصال
نیک بینی اگر بقاب بچاپ
نسخہ لست احمد آید سال

قطعہ تاریخ مثنوی صفدر حسین خان از اولاد ٹیپو سلطان شہید کہ بطرز مثنوی ہلالی شیرازی نوشتہ

ریاض مضامین صفدر کو دیکھو
خزان کو نہین حسین کچہہ دخل اصلا
ترکیب پر اوسکے معنی تصدق
معانی تراکیب پر دلسی شیدا
فکر سال اوسکا زردی اشارت
بہار گلستان تجنیس لکھا

قطعہ تاریخ طبع قصہ طلسم حیرت مصنفہ غلام رسول ذوق تخلص کہ حسب فرمایش
نواب اقبال الدولہ بہادر نگارش پذیرفتہ

کرون کیا مدح اوسکی ہی یہ وہ بینش فزا قصہ
کہ جسکا دیکھنا ہی سرمۂ چشم تمنا ہے
ادا اچھی معانی خوب آہنگ رسا اچھا
عبارت مین روانی وہ کہ مضمون جسپہ شیدا ہے
لکھا ہی کس امیر نامور کی حکم عالی سے
کہ اقبال سکندر سی فزون اقبال جسکا ہے
کہون گر بادشاہ وقت سنکر نام کو اوسکے
تو گویا ایک جزو اسم کہتا ہون ثنا کیا ہے
لکھون تاریخ کیا اوسکی کہ یہ قصہ نہین سالک
طلسم حیرت جادو ہی فکر ذوق چھاپا ہے

قطعہ تاریخ وفات میان شرف الدین خطیب مسجد شہر خوشاب کہ بزیارت پیر رفتند
و در راہ وفات یافتند بفرمایش جناب سید فضل الدین شاہ صاحب

دررۂ پیر داد جان افسوس
شرف دین بد خطیب شرف الدین
صبر را در گمان نماند نشان
ظلم کردی فلک برا ہل یقین

| | |
|---|---|
| بہر تاریخ انتقالش یافت | سر ہر مصرع سالک غمگین ۱۲۹۴ |

## ایضاً

| | |
|---|---|
| وہ خطیب یگانہ فاضل دہر | مثل جسکا کوئی جہان مین نہین |
| عارف و عالم و فقیہ زمان | ہادی و سالک طریق یقین |
| جب ہوا عازم زیارت پیر | ہوگیا داخل بہشت برین |
| موت آشنا سے راہ مین پائی | کیون نہ کہئی اوسی نجات قرین |
| تہی شہر خوشاب کی رونق | ذات اوسکی تہی باعث تزئین |
| فکر سال وفات مین اوسکے | کیون اولجہتا ہی سالک غمگین |
| ایک جہان کی زبانپہ ہی تاریخ | واہی واہی انتقال شرف الدین |

## قطعہ تاریخ تکمیل دیوان فصاحت عنوان بلبل گلزار معانی محمد سرفراز علی صاحب و صفی

| | |
|---|---|
| عجب نقش بدیع انگیخت آزرے | زہی کلک سخن پرداز و صفی |
| زسالک جستم و سالش شنیدم | سخن سرمایہ اعجاز و صفی |

## قطعہ

| | |
|---|---|
| تہا یہ وہ جام جسکی خوبی پر | جام گیتی نما فدا صد حیف |
| وہ طلاکار آب زر جسکا | زر پرویز سے نیا صد حیف |
| وہ بلور اوسکا تہا کہ جسکو مہر | ہو کے حیران دیکہتا صد حیف |
| میر عالم علی کی ملک سی تہا | غم مین عالم ہی مبتلا صد حیف |

اک ملازم کی ہاتھہ سی ناگاہ
فرش سنگین پہ گرپڑا صد حیف

آب شیرین مین آگئی تلخی
اب ہی پینے مین کیا مزا صد حیف

سال سالک نی یہ بدیہہ کہا
بال ساغر مین آگیا صد حیف

قطعہ

جو احمد حسن خان ستودہ صفاتی
زدہر ملی بہ بہونگرا قامت گزیدہ

قضا در پیش بود نگز شت اورا
شد از دہر رنج غریبی کشیدہ

براہل و عیالش کہ ہمراہ او بود
عجب آفتی در فراقش رسیدہ

ازین واقعہ چون خبر شد بدہلی
ہمی رنگ از روی ہر کس پریدہ

ز سالک شنیدیم سال وفاتش
غریب الوطن روی دہلی ندیدہ

قطعہ تاریخ وفات محمد عبد المجید حیدرابادی

مرگ عبد المجید سی سالک
کون ہی جو نہین ہی گریہ کنان

دن یہ کیا خوب موت کا پایا
جمعہ و روز اول شعبان

بہر تاریخ دی زمین نی صدا
شیخ عبد المجید دفن ہی یہان

قطعہ تاریخ مثنوی مصنفہ حافظ محمد کریم بخش احقر

مثنوی مین جناب احقر نے
کیا بہری کوٹ کر بلاغت ہے

یہ ادا ہی کہ آئینہ یارب
قصد قاتل کی ہمین صورت ہے

دیکھکر سلسبیل ہو پانی
یہ بیان مین جو کچہہ سلاست ہے

آب کوثر مین کب نظر آسے
اوسکی مضمون مین جو لطافت ہے

دائرسے وہ ہلال ہین اوسکے
مہر کو جنسی کسب طلعت ہے

معنی آبدار وہ گوہر
در شہوار جسکی قیمت ہے

چمنستان صفحہ کو دیکہا
آنکہہ مین جس سی اک طراوت ہے

مین کرون وصف اسکی کیا سالک
مجکو ایسی کہان طلاقت ہے

بسکہ مملو ہی یہ فصاحت سے
سال ہی نسخۂ فصاحت ہے

۱۲۹۴

## قطعۂ تاریخ مسجد بنا کردۂ قصابان شہر احمد آباد

ہی یہ مسجد بنا قصائیون کی
جسنی دیکہا اسی پسند کیا

سعی سید امیر حسین نی کی
خلد مین ایک قصر مول لیا

سال تاریخ اسکا سالک نے
مسجد بی نظیر ہے لکہا

۱۲۹۴

## تاریخ وفات زوجہ سید احمد حسین صاحب بیخود تخلص

وہ اہل عصمت و عفت صد افسوس
کہ جسکی موت توام بیکسی ہے

جہان نا دیدہ یون چہوڑا جہان کو
بیان یہ رنج سو کیونکر کسی ہے

کیا کاشانۂ دل غم نی تاراج
بچہوڑا کچہہ متاع خرمی سے

لکہون اس واقعہ کی مین بہی تاریخ
اگر فرصت ملی کچہہ بیخودی سے

سناؤن حضرت بیخود کو سالک
تہی آغوش ہو مجبور تجہ سے

۱۲۹۴

## قطعہ

وہ عفیفہ کہ جسکے مرنی سے — دیدۂ تر بہا ہی طوفان کو
سیدہ وہ کہ جسکے ماتم مین — مین نی دیکہا ہی حور و غلمان کو
چہوڑکر خرد سال دخت و پسر — کیونکہ چہوڑا سرای امکان کو
کم نہ تہا قصر حضرت بیخود — کہ لیا ہے ریاض رضوان کو
مہر اولاد کی نہ کچہہ بہی ہی — مرنی پہلی کیونکہ انسان کو
چہوڑنا تہا علاقہ دنیا کا — آہ عفت ماب دوران کو
سال اس رنج روح فرسا کا — یون ملا سالک پریشان کو
دل بیخود پہ دیکہتی ہین ہم — الم و رنج و یاس و حرمان کو

## قطعہ تاریخ یافتن خطاب نواب میر غلام بابا خان لقب خانی و بہادری از سرکار انگلشیہ ١٢٩٤

ملا نواب سورت کو بہی سالک — بہت اچہا لقب خان بہادر
دبیر چرخ نی دفتر مین اپنی — لکہا ہر جا لقب خان بہادر
کہا سالک نی بہی سال اس خوشی کا — طرب افزا لقب خان بہادر
١٢٩٥

## تاریخ وفات حکیم میر علیخان

مرگ میر علیخان امروز مشتہر شد — بگرفت دہر یاران افسوس موت حاذق
دیرینہ دوست بودہ چون سالک حزین را — سال وفات او را گفتا کہ فوت حاذق
١٢٩٥

## قطعہ تاریخ وفات عندلیب چمنستان سخنوری محمد سرفراز علی وصفی

| | |
|---|---|
| اوٹھہ گیا دنیا سی یارب کونسا روشن بیان | فرط غم سی کیون نظر آنے لگا عالم سیاہ |
| کیون ٹپکتا ہی لہو اہل جہان کی آنکھہ سی | کیون ہوا جاتا ہی دل کا حال سینہ مین تباہ |
| اس بزرگی پر تیرا اہل ہنر سی یہ سلوک | واہ واہ ای آسمان کینہ پرور واہ واہ |
| زینت افزای شبستان سخن ہی جب نہین | کس طرح بیرونقی ہر گوشہ مین پای نہ راہ |
| آج ویران ہوگئی اقلیم معنی گسترے | آج بستان سخن مین ہی خزان کی پائگاہ |
| سنکر ارباب عزا کے نالہ و فریاد کو | آسمان فرش زمین سی مانگتی کو ہی پناہ |
| دیکھکر مونہہ اہل ماتم کا کہا سالک نے سال | سرفراز ملک معنی وصفی مرحوم آہ |

۱۲۹۵

## تاریخ وفات خواجہ بدرالدین خان عرف خواجہ امان مترجم بوستان خیال

| | |
|---|---|
| سفر ز دار فنا کرد خواجہ بدرالدین | زبان بمعرض اظہار واقعہ لال است |
| نہ دیدہ ایست کہ از خون دل نشد رنگین | نہ سینہ ایست کہ از تیر غم نہ غربال است |
| چہ فتنہ خاستہ از صورت ای فلک امروز | ہمین کہ سالک غمدیدہ مضطرب حال است |
| دو حصہ ترجمہ گردید بوستان خیال | کہ باغ ہستیش از سیل مرگ پامال است |
| مپرس از من آشفتہ ور تو می پرسی | نیافت خواجہ امان آہ از اجل سال است |

۱۲۹۶

## تاریخ طبع دیوان نواب مرزا خان داغ موسوم بہ گلزار داغ

| | |
|---|---|
| اب طبع ہو چکا ہے یہ دیوان بے نظیر | اب حشر تک مٹی گا نہ نام نفیس داغ |
| دل نے کہا کہ فکر مین سالک ہو کسلیئے | تاریخ طبع لکھو کلام نفیس داغ |

## قطعہ

| | |
|---|---|
| چہپا دیوان رنگین داغ کا جب | تو اردو ی معلے کا کہلا حال |
| زبان خاص دہلی کی یہی ہے | اسی پا تی ہین کب اقران و امثال |
| یہ خوبی دیکہکر سالک نے لکہا | کلام پاک و صاف داغ ہی سال ۱۲۹۲ |

## تاریخ شریک کردن حسن جان باغ نوخریدرا درباغ دل افروز

| | |
|---|---|
| خریدہ باغ دیگر چون حسن جان | نمودہ شامل باغ دل افروز |
| بگفتا سال او رنگین نوائے | مضاعف شد بہار دولت امروز ۱۲۹۶ |

## تاریخ وفات مرزا محی الدین بیگ

| | |
|---|---|
| میرزا صاحب نے جب پای وفات | پانچ دن کم تہے سہ شوال مین |
| ڈہانپ کر موںہہ روتی ہین احباب یون | داغ کہا یا ہی یہ ابکی سال مین |

## قطعہ تاریخ تسمیہ خوانی سعادتمند ازلی سید سرفراز علی فرزندار جمند سید عبدالحق ۱۲۹۶

## کہ در ماہ جمادی الاخری روداده

| | |
|---|---|
| یہ تقریب ہمایون ہے وہ تقریب | کہ وابستہ ہے جس سی شادمانے |
| بہرا جوش مسرت سے دل ایسا | کہ ہے سینہ مین مشکل جای پانے |
| پہٹین کیونکر نہ دامن سائلو نکے | زر ایثار سنے کے ہے گرانے |
| عطا کر پور عبدالحق کو یا رب | جہان کے علم و فن مین نکتہ دانے |
| سرور داسیے سے شادمان کہہ | خباب خضر کی دسے زندگانے |

فلاطون فطرت تی بخت سکندر
شکوہ خاص و عیش جاودانی

لکھا سالک نی وسط سال مین سال
نشاط افزا ہو بسم اللہ خوانی
۱۲۹۶

قطعہ

نکو منزلت میر عبد الجلیل
زحق یافت پور یکہ باشد نکو

نوشتم تاریخ میلاد سالک
نبلّل پدر دیا ما نداو
۱۲۹۶

قطعہ

کس محب یگانہ کا ماتم
آج برپا ہے زیر چرخ برین

سالک اس واقعہ کی لکھہ تاریخ
رنج دلسوز مرگ شرف الدین
۱۲۹۶

قطعہ

ای چرخ روا نبود بیداد چنین
یکبار نمودہ دلم را غمگین

دیروز بزیر نظر ما میگشت
امروز بخاک رفت شرف الدین
۱۲۹۶

قطعہ

ہی کسکی بزم عقد کا یارب جہان مین فیض
عیش و نشاط کو ہی وفور ایکی سال مین

اہل سرور کو ہے فراوانی سرور
افسردہ دل بہی ہست ہوی اپنی حال مین

جمشید کا نہ جشن نہ پرویز کی ہے بزم
آتی نہین شمال بہی کوئی خیال مین

ہوتی ہے جو جہان کو خوشی کیا عجب کہ ہو
پیدا اسی زمانہ عشرت مآل مین

کیا لکھی سال سالک دلدادہ خود نہین
بزم نکاح آتف احسان خصال مین
۱۲۹۶

## قطعہ

هاتف خوش خصال را نازم | خلق عاشق بود بر فعالش
سالک اظهار عجز چون نکند | در صفاتش زبان بود دلالش
یارب از چشم بد بود محفوظ | فرق حساد باد پامالش
همچنین عیش عقد دائم باد | نه پذیرد تغیری حالش
از سمینش که هاتف غیبی است | عشرت دلفریب شد سالش
۱۲۹۶

قطعہ

جناب هاتف عالی نسب نے | نشاط جاویدان عقد پائی
کہا سالک نے سال اس خوشی کا | مبارک فرح افزا کد خدائی
۱۲۹۶

## قطعہ

آج دنیا مین نہین ہی کوئی | زہد و تقوی مین جناب هاتف
عقد مین ہی تو کیا ترک رسوم | رہگیا ادن ہی ثواب هاتف
سال بہی اسکا لکہا سالک نے | شرعی عقد جناب هاتف
۱۲۹۶

## قطعہ تاریخ وفات مولوی غلام امام شہید تخلص

وہ جناب غلام امام کہ جو | دل سی تہا واصف رسول مجید
نثر اوسکی کہ غیرت نثر سے | نظم اوسکی کہ دیدہی نہ شنید
آج دنیا سی اوٹھہ گیا حیف | اب کہان اسطرحکی فرد فرید
سال اس رنج روح فرسا کا | رو کے لکھتا ہی سالک نومید

آہ ارباب درد پر طاری ۲۱۴ — پہر ہوا ماتم امام شہید
۱۲ ۹۶

قطعہ

تصویر کہچی ہی کیا ہی تصویر — بہزاد سے نقش پر ہی سکا
تمثال شریف بیگ کی ہی — تصویر شریف سال لکہا
۱۲ ۹۶

قطعہ

ترقی بیدل و حضرت زکی را — بود دہ چہ نشاط و عشرت امروز
ترقی خواہ سالک بود گفتا — مضاعف شد بہار دولت امروز
۱۲۹۶

قطعہ تاریخ تعمیر مکان عبد الرحمن خانصاحب کوتوال چہاونی سکندرآباد

زہی تعمیر خان عبد رحمن — دو تا تاریخ این چو رتق نشانست
یکی سالک تعالی اللہ تعمیر — دگر کاشانۂ رحمت رسانست
۱۲ ۹۷ — ۱۲۹۷

قطعہ

این منزل دلپذیر را سال — از سالک ہرزہ یافت انجام
آغاز بنا بقصر خوش گشت — بر کاخ نکو تر آمد اتمام
۱۲ ۹۶ — ۱۲ ۹۷

قطعہ

سالک این خوش بنا عمارت را — بنگر و آسمان اساس بگو
سال تعمیر اگر کسے پرسد
خانہ بوستان اساس بگو
۱۲۹۷

## قطعہ تاریخ کدخدائی محمد عبدالوارث خان خلف الصدق فیض محمد خان مرحوم

جشن فرخندۂ این عقد مبارک باشد | انبساط و طرب و عیش ابد ارزانی
ہم دعا باشد و ہم سال کہ گفتم سالک | خلف الصدق بہ نوشاہ بود ارزانی

۱۲۹۷

## قطعہ

تعالی اللہ بزم عقد والا | مبارک انبساط جاودانی
چہ میخواہی ز سالک سال آنرا | بہار کتخدائی جلوہ دانی

۱۲۹۷

## قطعہ

یافت از آقای خود تشریف عقد | خان عبدالوارث والا تبار
گفت سالک بی حساب و بی سوال | سال عقد او ز نام او برآر

۱۲۹۷

## قطعہ

روشنی بزم عقد والا کی | جس سی خورشید کی ہی خیرہ نگاہ
کیون نہو شور جب ہوا پیدا | کیون لبون پر نہو تعالی اللہ
حسن نوشاہ اور جمال عروس | وہ اگر مہر ہے تو یہ ہے ماہ
سال سالک نی یون لکھا اسکا | زہرہ و مشتری بہم ہین واہ

۱۲۹۷

## قطعہ

رمضان مین جو کوئی کہتا ہی | آپ کیون میری گہر نہین آتی
کیا کہین آج کل کی ملنی سے | سیر ہوتی نظر نہین آتی

## مخمس بر غزل حافظ شیراز علیہ الرحمۃ

لازم انست کہ از وقت نہ غافل باشی
جہد کن جہد بعیش خود و عاجل باشی
تا بکے در غم و اندیشۂ باطل باشی
نوبہار است دران کوش کہ خوشدل باشی
کہ بسی گل دمد از خاک و تو در گل باشی

یہ وہ دل ہین کہ بجز عشق کسیکو نہین ہوش
طبع انسان تو کیا ہی در و دیوار کو جوش
عندلیبان چمن کرتی ہین ہر سمت خروش
من نگویم کہ کنون باکہ نشین و چہ بنوش
کہ تو خود دانی اگر زیرک و عاقل باشی

جسکی خاطر مین ذرا سا بھی اگر ہی انصاف
میری گفتار کو ہرگز وہ سمجھتا ہین لاف
تو سنی یا نہ سنی مین تو کہو نگا یہ ہی صاف
نقد عمرت ببرد غصۂ دنیا بگزاف
گر شب و روز درین قصۂ مشکل باشی

فکر دنیا نی تیری ہوش اوڑائی یکدست
ہست کو نیست سمجھتا ہی تو اور نیست کو ہست
نہ ہی چشم بصیرت تجھے اے دہر پرست
در چمن ہر ورقی صورت حال دگر است
حیف باشد کہ ز کار ہمہ غافل باشی

مدتون تیری طرح مین بہی دہونڈ ہا در دوست
جس سے پوچھا یہ کہا اوسنی کہ کیسا در دوست
عاقبت بیٹھ رہی جبکہ نپایا در دوست
گرچہ راہیست پر از بیم زما تا در دوست
رفتن آسان تو ار واقف منزل باشی

کوششین حضرت سالک نے بہی کی ہین بحد
کسی تدبیر سے لیکن نہ بر آیا مقصد

نہ ملی قسمت و تقدیر سے اونکو تو مدد
حافظ اگر مدد از بخت بلندت باشد
صیدآن شاہد طبوع شمائل باشے

## مخمس بر غزل مرزا قلی میلی

نکنم سپاس عیادت مرا طاقت نیست
بگفت و گوی نہم گوش آن سماعیت نیست
زمان نزع رسید است لطف صحبت نیست
کسی بدیدن من گو میا کہ نسبت نیست
مرا بحال چنین دیدن از مروت نیست

عنایتین وہ تیری کیا ہوئین جو مجھپر تہین
عدو سی وصل کا وعدہ کیا ہی تو نی کہین
یہ حال اور یہ خصت کچھہ اسکی شرم نہین
کیونکہ جان بلب آمد مرا دم نشین
مرو کہ وقت چنین رفتن از مروت نیست

بھرے ہین دل مین خدا جانی مدعا کیا کیا
بڑہا ہوا ہے بہت اشتیاق کہنے کا
اب اتفاق سے تو آگیا تو سنتا جا
بغایتی ہوس گفت و گوی ہست مرا
کہ تاب خامشیم با وجود حسرت نیست

یہ رعب حسن کی تیری ہی فتنہ گر خوبی
کہ بات دل کی نہ آئی میری زبان پہ کبھی
کبھی نہ اور کسی سی تجہی سی کہنے تھی
ز بیوفای خود گرچہ شرمسار نئی
ہنوز با تو مرا جرات شکایت نیست

ہوی ہین شک کی سالک آپر قین بجد
وہ جانتا ہی سب اوسکی رموز نیک و بد
سوا ای اوسکی تماشی سی کسکو ہی مقصد
تو بار قیبے و میلی تغافلے دارد

تغافلے کہ کم از صد نگاہ حسرت نیست

## مخمس بر غزل جناب استادی نجم الدولہ دبیر الملک مرزا اسد اللہ خان غالب نظام جنگ

مین کون ہون جو یہ کہون مجھسے نباہ ہو
ملیے اوسی سی آپکا جو نیک خواہ ہو
ہو جسپہ لطف اوسپہ کرم کی نگاہ ہو
تم جانو تمکو غیر سے گر رسم و راہ ہو
مجکو بہی پوچھتے رہو تو کیا گناہ ہو

کہتا نہین ہی خوف سی کچہہ کوی آپکے
کیا ہے جو دار و گیر سے دنیا مین بچ گئے
پر ما جراے قتل مرا سب ہین جانتے
بچتے نہین مواخذۂ روز حشر سے
قاتل اگر رقیب ہے تو تم گواہ ہو

ان بدگمانیون کی نہ حد ہی نہ کچہہ شمار
اس شک سی اوٹہاونگا صدمہ ہزار بار
دیکھی کوئی اونہین یہ نہایت ہی ناگوار
اوبہرا ہوا نقاب مین ہی اونکی ایک تار
مرتا ہون مین کہ یہ نہ کسیکی نگاہ ہو

باتین جو کر رہی ہو یہ دور از قیاس ہین
کیا وہ کسیکے مرجع امید و یاس ہین
دعوی جو کر رہی ہو دلیلین بہی پاس ہین
کیا وہ ہی بیگنہ کش و حق ناشناس ہین
مانا کہ تم بشر نہین خورشید ماہ ہو

دل ہی نہین بچا تو پہر اب کیا جگہہ کی قید
سب سے ہوا جدا تو پہر اب کیا جگہہ کی قید
چہوٹے بس آشنا تو پہر اب کیا جگہہ کی قید
جب میکدہ چہٹا تو پہر اب کیا جگہہ کی قید
مسجد ہو مدرسہ ہو کوئی خانقاہ ہو

تقریر زاہد ونکی سمجھتی ہین کب درست
ہر ایک جہان کہنی لگا سنکی جب درست
اس اجتہاد پر نہ یقین کیون ہو اب درست
سنتے ہین جو بہشت کی تعریف سب درست
لیکن خدا کرے وہ تیرا جلوہ گاہ ہو

غرقاب سطح خاک اگر ہو تو ڈر نہین
گر جائے آسمان بہی تو اتنا خطر نہین
حاجت کسیکی دیر مین سالک اگر نہین
غالب بہی گر نہو تو کچہ ایسا ضرر نہین
دنیا ہو یارب اور مرا بادشاہ ہو

## الیضا

طالع نہ ٹہری نہ اذان زیب گوش ہے
نی طائرون کو زمزمہ سنجی کا ہوش ہے
آغاز صبح کا ہے نہ پیدا خروش ہے
ظلمت کدہ مین اپنی شب غم کا جوش ہے
ایک شمع ہی دلیل سحر سو خموش ہی

لکنت زبان مین چہرہ پسینی سی آب آب
بند قبا کہلے ہوی اولٹا ہوا نقاب
بی باکیان ہین اوٹہی ہی چھپتا تہا انقلاب
می نی کیا ہی حسن خود آرا کو بی حجاب
ای شوق ہان اجازت تسلیم ہوش ہے

آلات میکشی نہین جو ہو غم شکست
نی محتسب کا ڈر کہ رہی فکر بند و بست
ہم ہر جگہہ ہین بیخطر و خوف می پرست
دیدار بادہ حوصلہ ساقی نگاہ مست
بزم خیال میکدہ بیخروش ہے

سنتا ہی کون کس سی کہون جاکی اپنا حال
کٹتے ہین رنج و غم مین شب و روز و ماہ و سال

کہیے تو کس طرح سی ہنوز زندگی وبال
سنے مژدۂ وصال نہ نظارۂ جمال

مدت ہوئی کہ آشتی چشم و گوش ہے

چلتی ہو وہ ہی راہ کہ جو کچھہ ہے تبای دل
آگاہ ہو کہ حرص و ہوس ہی بنای دل
ق
کرتے ہو وہ ہی کام کہ جسمین ضرای دل
ای تازہ واردان بساط ہوای دل

زنہار اگر تمہین ہوس ناو نوش ہے

کیون راہ راست چھوڑکی گم کردہ راہ ہو
پوچھو اگر تمہارا کوئی نیک خواہ ہو
سنبھلو ذرا نہ میری طرح سی تباہ ہو
دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہے

ایک عمر تک نگاہ بد و نیک پر نہ کی
آخر کو ہوش آے تو آیا نظر یہی
گویا تھی ایک چادر غفلت پڑی ہوئی
ساقی بجلوہ دشمن ایمان و آگہی

مطرب بہ نغمہ رہزن تمکین و ہوش ہے

رکھتا تھا دلکشی کا اثر گوشۂ بساط
سمجھی ہوئی تھی باغ نظر گوشۂ بساط
تھا غیرت بہار مگر گوشۂ بساط
یا شبکو دیکھتے تھی کہ ہر گوشۂ بساط

دامان باغبان و کف گلفروش ہے

یکسو صلاے بادہ و یکسو نوای چنگ
دل مین ہوس شراب کی سر مین ہوای چنگ
وہ جلوہ ہای دلکش و وہ نغمہای چنگ
لطف خرام ساقی و ذوق صدای چنگ

یہ جنت نگاہ وہ فردوس گوش ہے

کیا پوچھتے ہو لطف اوٹھایا جو بزم مین
وہ رنگ تہا کہ بار نہ تہا غم کو بزم مین
ہی رات ہی کی بات کہ دیکہا وہ بزم مین
یا صبحدم جو دیکہئے آکر تو بزم مین
نی وہ سرور و سوز نہ جوش و خروش ہے

نی دور جام ہی نہ وہ ساقی نہ وہ خوشی
افسردہ اہل بزم ہین بیزار زندگی
اب کس سی پوچھئے کہ ہوئی کیا یہ برہمی
داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی
ایک شمع رہ گئی ہی سو وہ بہی خموش ہے

تعریف اس غزل کی ہمارے مقال مین
گویا کہ آب خضر ہے جام سفال مین
سالک کہے پہا نہو گر اپنی حال مین
آتی ہین غیب سی یہ مضامین خیال مین
غالب صریر خامہ نوای سروش ہے

## مخمس بر غزل جناب اوستادی حکیم محمد مومن خانصاحب مومن

آشوب رستخیز کا کس دم گمان نہین
کہکے لبون پہ الحذر و الامان نہین
کسکی زبان پہ نالۂ آتش فشان نہین
آہ فلک فگن تری غم سی کہان نہین
جو فتنہ خیز اب ہی زمین آسمان نہین

ڈالی ہی ضبط نالہ و شور و فغان کی خو
خون شکوہ روی جس سی چہپاؤن کو رنگ رو
کس سے کہون جنرائی افشای راز کو
کہنا پڑا مجہے سے لیے الزام پند کو
وہ ماجرا جو لائق شرح و بیان نہین

چاہون کوی امید تو حرمان مجہی ملے
مانگون دعا سے وصل تو دن ہجر کا بڑہے

انجام نیک کی مجھی امید کیا رہے
ڈرتا ہون آسمان سی بجلی نہ گر پڑے
صیاد کی نگاہ سوے آسمان نہین

عیاریون مین تو نہین رکھتا کوئی مثال
کیونکر فریب کا نہو ہر بات مین خیال
برآئے تجھسے کام دل اپنا یہ ہی محال
اظہار دوستی کی خوشی کیا شب وصال
دشمن سے سن چکا ہون کہ تو مہربان نہین

رہتے ہین کبکے ہوش تمہین دیکھکر بجا
تم مجھسے ہمکلام ہو یہ سب سے ہے سوا
کیا جانے میری دل مین ہی کیا کچھہ بھرا ہوا
پیش عدو سمجھہ کے زرا حال پوچھنا
قابو مین دل نہین میرے بس مین زبان نہین

کہتے نہین تو کیا نہین معلوم حال غیر
آجاو یہان کبھی تو نہ جاے خیال غیر
تم ہی کہو کہ چاہتے ہو تم ملال غیر
اسکو بھی جانتا ہون فریب وصال غیر
تمکو عبث یقین ہی کہ مین بدگمان نہین

مغموم غم سے ہون نہ خوشی کا امیدوار
خواہش نہ وصل کی ہی نہ دوری سی بیقرار
سمجھا ہوا ہون ہیچ زمانے کے کاروبار
استغنے سبب نظر مین ہین اوضاع روزگار
دنیا کے حسرتین میری دلپر گران نہین

آفت اشارتون کو نگہ کو بلا کہون
یہ لطف ظاہری نہین قہر خدا کہون
مجھسے ہی پوچھہ لی تو ابھی مدعا کہون
باتین وہ تیری ہوش ربا ہین کہ کیا کہون
جو کوئی راز دان ہے میرا راز دان نہین

بیٹھا نہ لاغری سے کبھی تھک کے عمر بھر
آواز پر نہ کان نہ دروازے پر نظر
کب ضعیف مجکو مانع رفتار تھا مگر
نومید کے جواب سی کیون آتی شوق پر
یہ کیا ہوا کہ مین پس قاصد روان نہین

اس رنج انتظار سی کب تک ہون ملول
اتنا تو اجل ہی آے تو دل سی مجھی قبول
وہ وعدہ وصال گئے یہانسی جا کی بھول
بیصرفہ جانکنی کا میری کچھ تو ہو حصول
محنت کسیکی آج تلک رایگان نہین

ہوتی خطا امید وفا پر تمام عمر
مرتے سوا امید وفا پر تمام عمر
سہتے جفا امید وفا پر تمام عمر
کرتے وفا امید وفا پر تمام عمر
پڑ کیا کرین کہ اونکو سر امتحان نہین

بیفایدہ ہے شکوہ کسیکا جو مین کرون
مین اپنے اشک کو غماز کیون کہون
بیزار بیقراری دل سی عبث رہون
مین اپنے چشم شوق کو الزام خاک دون
تیری نگاہ شرم سی کیا کچھ عیان نہین

سلجھے کسیطرح یہ نہین وہ معاملہ
مدت سے ہمدگر سے عداوت نہین گلہ
تم ہی جو درمیان ہو تو ہووی فیصلہ
فطری ہے پیر چرخ سی اپنا مقابلہ
طفلی سے مجکو حسرت بخت جوان نہین

اعجاز عیسوی ہے تیری چال مین بھرا
پوچھی نہ زندگی مین میری بات بھی ذرا
مین کیا کہ مجھسے لاکھہ کو ایکدم مین دی جلا
مین جانتا ہون نعش پر آینکا مدعا

آسودگی پسند تیری شوخیان نہین

ای رہروان بادیۂ جستجوی سنو
گرلاکہہ حشر ہون تو یہ ہوتا نہین فرو

ہان پہونک پہونک کر قدم اس راہ مین دہرو
گزرے ہین میری قبر پہ غیرونکی ساتہہ وو

فتنہ اوٹہا ہے گرد پس کاروان نہین

ہین لب پہ نالہای پے ہم شب فراق
محشر کے روز سے نہین کچہہ کم شب فراق

اُسکو منکے بدلے اکہہ نہین ہی دم شب فراق
لگ جای شاید آنکہہ کوئی دم شب فراق

ناصح سے کوئے او گر افسانہ خوان نہین

امید تہی کہ چین ملیگا پس فنا
افسوس قبر کیا کہ نشان تک نہین رہا

لیکن ملا نہ خاک ہی گو خاک مین ملا
ہر ذرہ میری خاک کا برباد ہو چکا

پس اسے خرام ناز کہ تاب و توان نہین

کہلجاے راز دل مجہی یہ مٹ گیا ہی خوف
اس فرط ضعف سی مجہی یہ آپڑا ہی خوف

عاشق کہلا ہوا ہون تیرا کیا رہا ہی خوف
نالے کے ساتہہ دم کے نکلجانیکا ہی خوف

پر کیا کرون کہ طاقت ضبط فغان نہین

سالک سی سن چکا ہون مجہی اعتقاد ہے
اب کیا ظہور حشر مین عرصہ زیاد ہے

توبہی یقین جان اگر اعتقاد ہے
اوس بت کی ابتداے جوانی مراد ہے

مومن کچہہ اور فتنۂ آخر زمان نہین

# مخمس بر غزل شیخ ابراہیم ذوق المخاطب خاقانی ہند

کیون پہنس گئی ہین ہای پشیمانیون مین ہم
کسکا گلہ اسیر ہین نادانیون مین ہم
کیون اسقدر سبک ہین گرانجانیون مین ہم
پابند جون دہان ہین پریشانیون مین ہم
یارب ہین کسکی زلف کی زندانیون مین ہم

پہر آگئی بہار گلستان کو ہو نوید
پہرہے گلے مین بوجہہ گریبان کو ہو نوید
پہر زمزمون کی بلبل نالان کو ہو نوید
پاکوبیون کو مژدہ ہو زندان کو ہو نوید
پہر ہین جنون کی سلسلہ جنبانیون مین ہم

ای رشک مہرماہ کو نسبت ہی تجہسی کیا
قران کی قسم ہے یہ کہتی ہین ہم بجا
ہی وصف تیری چہرہ کا والشمس والضحی
ہو وہ عزیز سورۂ یوسف سی ہی سوا
رکہدین تیری شبیہ جو کنعانیون مین ہم

ہی کونسی جگہہ دل اندوہگین پناہ
سچ ہی کہ خونگرفتہ کو ملتی نہین پناہ
نی آسمان سی امن نہ دیوی زمین پناہ
پاوی نہ تیغ عشق سی ہمنے کہین پناہ
تو بہ حرم مین بہی ہین تو قربانیون مین ہم

آزار دین کسیکو یہ ہمکو نہین قبول
عظمت پر اپنی اسقدر ای آسمان نہ پہول
سمجہا ہوا ہی جسمین تو کیا اپنی بو الفضول
دوزخ بہی جای نعرۂ ہل من مزید بہول
لائین گر آہ کو شررافشانیون مین ہم

بیٹہے ہوے ہین ضبط کئی جیکا مدعا
سینہ ہمارا ایک خزینہ ہی رازکا

ہی لب پر اپنی قفل خموشی لگا ہوا
مطلب سی اپنے کون ہی آگاہ جز خدا
جون خط سرنوشت ہین پیشانیون مین ہم

پیش نظر فنا ہی نہ امید سے نہ بیم
کچھ بھی نہین رہیگا بجز خالق کریم
کیفیت جہان کہین کیا تجھسے ای ندیم
کیا جانین ہم زمانیکو حادث ہی یا قدیم
کچھ ہو بلا سی اپنی کہ ہین فانیون مین ہم

کیون مر گئے نہ ہم خلش اضطرار سے
کیون جل گئی نہ ہم نفس شعلہ بار سے
کیون چھٹ گئی نہ زندگی مستعار سے
کیون جیتے ہجر مین ہوی شرمندہ یار سے
اب مر رہے ہین اوسکی پشیمانیون مین ہم

مضمر ہین ہم زبان مین تقریر کی طرح
پوشیدہ آہ و نالہ مین تاثیر کی طرح
پنہان ہین صوت نغمہ مین تحریر کی طرح
زنجیر مین ہی نالہ زنجیر کی طرح
جوشش جنون سی رہتی ہین جولانیون مین ہم

سینہ مین ضبط نالہ و فریاد گر نہو
غم سے گرفتہ خاطر ناشاد گر نہو
خوف جفا و دہشت بیداد گر نہو
بیم کدورت دل صیاد گر نہو
کیا کیا اوڑائین خاک پرافشانیون مین ہم

ہی لاغری مین حضرت سالک پہ ہمکو فوق
ایک بوجھ ہی گلی مین گریبان نہ ہی طوق
طاقت نہین کہ کیجئے درمان جوش شوق
جاسکتی ضعف سی نہین کوچہ مین اوسکی ذوق
بہ جائین کاش گریہ کی طغیانیون مین ہم

## مخمس در بیان تپ سوتوخس کہ تمامی اطراف ہند و عرب را مستولی شدہ بطرز ترجیع مصرعہ

### تاریخی و بیان واقعی تپ زدگان

شدت تپ سی زمانہ ہی تباہ
دو قدم چلنا ہی منزل کی راہ
لاغری مین تنگی ہین شل گاہ
بعد صحت بہی ہی لب پر گاہ

جانگزا بودہ تپ سوتوخس آہ

تین دن آیا ہی جسکو یہ نجار
چین جسکو ہی نہ دن کو ہی قرار
موت سی ہو گیا ہی وہ دو چار
کہہ رہا ہی سوچ کر انجام کار

جانگزا بودہ تپ سوتوخس آہ

تین دن کی بعد اگر باقی رہا
شد تین یہ کین کہ جا نکو آگیا
پہر تو مدت کو بنا یہ بدلا
کیون نہ ہر انسان پکاری برملا

جانگزا بودہ تپ سوتوخس آہ

سرخ چہرہ ہی بدن پر ہین بثور
خود پسینی کی ہی بدبو سی نفور
درد سی اعضا ہین ساری چور چور
پاس والی کہہ کی بہاگی دور دور

جانگزا بودہ تپ سوتوخس آہ

ہی فساد خون سی جدری کا خیال
کثرت اوہام سی جینا محال
ہی کسینی کا ہی کچہ کچہ احتمال
اکثرون کی لب پہ ہی یہ ہی مقال

جانگزا بودہ تپ سوتوخس آہ

کوئی کہتا ہی دبا دو فرق و دوش
بند ہی گویا زبان اور کر ہی گوش

کوئی غش میں ہی یہہ پڑتی ہی خموش
اور آتا ہی تو یہ کہنی کا ہوش

جانگزا بودہ تپ سے نو خس آہ

چارہ گر کی پاس گر رنجور جائے
حال یہ بیچارہ کہنی بہی نہ پائے

بہر تسکین تا کوئی تدبیر لائے
چارہ گر رو کر یہ پہلی کہہ سنائے

جانگزا بودہ تپ سے نو خس آہ

اتفاقاً گر طبیب اچہا ملا
پیتی ہی نسخہ کی یہ عالم ہوا

اور نسخہ بہی کوئی اوسنی دیا
شدت تپ سی یہی کہنا پڑا

جانگزا بودہ تپ سے نو خس آہ

گر قضا دا درد کی کچہہ کی دوا
اور ای جان پر تازہ بلا

درد کی شدت سی سوجہی دست و پا
جسنی پوچہا حال اوس سی یہ کہا

جانگزا بودہ تپ سو نو خس آہ

دست و پا پہولی پہر ایسی سوجہ کر
کرب و بیتابی بڑہی ہی اسقدر

نی دعا ہی نی تلاش چارہ گر
زندگی ہی آج کل سی تلخ تر

جانگزا بودہ تب سو نو خس آہ

ہستی ہستی کوئی ناگہہ رو دیا
اوٹہتی اوٹہتی کوئی بیٹہہ رہ گیا

چلتی چلتی راہ مین کوئی گرا
بات کرتی کرتی کوئی کہہ اوٹہا

جانگزا بوده تپ سے نوخس آه

سوت کا آنا ہی برحق ایکبار
بچ نہین سکتا ہی انسان زینہار
لیکن اوس سی کم نہین کچھہ یہ بخار
بلکہ آتا ہی اسی سی اعتبار

جانگزا بوده تپ سے نوخس آه

ناتوانی کا جہان مین زور ہے
پلیتن بہی ہی تو شکل مور ہے
ایک جہان پابند فکر گور ہے
جسطرف دیکہو ادہر یہ شور ہے

جانگزا بوده تپ سے نوخس آه

ہند ہی پر کچھہ نہین ہی منحصر
یہ بلا نازل ہی روم و شام پر
اسنی گہیرا ہی جہانکو سر بسر
ہر جگہہ سی آئی ہی یہ ہی خبر

جانگزا بوده تپ سے نوخس آه

تپ سی خلقت ہی گرفتار ملال
ضعف سے جنبش ہو لب کو کیا مجال
ہوش کسکو جو بتای اسکا حال
کہہ رہا ہی سالک شوریده حال

جانگزا بوده تپ سے نوخس آه

## مثلث بر غزل میرزا علی قلی سلی

ان رفت کہ در کوی تو جا می طلبیدم
آن رفت کہ وصلت بدعا مسطلبیدم

در ہجر تو دوری بخدا می طلبیدم

اب مین ہی نہ وه ہوش نہ وه میرا دل محزون
آن رفت کہ در خیل غزالان من مجنون

چشم از ہمہ پوشیدہ ترا می طلبیدم

اب چھیڑ تے کیون ہو نرہا منبط فغان کا | آن رفت کہ افسردگی بلہوسان را

از گرمے بازار جفا می طلبیدم

اب راز تیری سب نے سنی میری زبانی | ان رفت کہ از بہر سخنہای نہانی

در بزم بہ پہلوی تو جا می طلبیدم

سالک کیطرح دل سی مٹا اپنی ہی سودا | آن رفت پہ پس تو چو میلی دل خود را

در سلسلۂ زلف دوتا می طلبیدم

## مسدس

جہان مین شہر ہین جتنی جہان جہان آباد | بس اون بلاد مین تھا منتخب جہان آباد
خراب ہو کی نہ پوچھو ہوا کہان آباد | مگر عدم کو کیا اوسنے گلستان آباد

فلک نی کس سی کہون کیون مٹا دیا اسکو
ارم کا حور سمجھکر اوٹھا لیا اوسکو

زمین پست یہانکی تہی آسمان منظر | ہر ایک ذرہ یہانکا تھا مہر کے ہمسر
یہان کی خاک تہی اکسیر سی ہی کچھ بہتر | یہان کی آب مین آب حیات کا تھا اثر

نسیم خلد سے بہتر سموم تہی یہان کی
یہ وہ چمن ہی کہ دنیا مین دہوم تہی یہان کی

ہر ایک مکان یہانکا تھا ایک مکان سرور | ہر ایک کوچہ یہانکا تھا ایک جہان سرور

ہر ایک سے کان یہان کی تہی ایک کان سرور
غرضکہ شہر نہ تھا تہا یہ ایک کان سرور

جدہر کو دیکھئے آواز بربط و نی ہے
نجانتا تھا کوی رنج و غم کو کیا شی ہے

یہ شہر کسلئے برباد ہوگیا یارب
یہان کی لوگون سی کیا ہوگئی خطا یارب
لگی کسیکی یہ کیا ایسی بددعا یارب
ہوی ہین کسلئے یہ مورد جفا یارب

غرض تہی غدر سی ہو وین گناہگار ثقات
وگرنہ ہوتی نہ ہرگز سزای دار ثقات

چلی تہی دہر مین گویا ہوا یہ جو بائے
تمام شہر کی خوب آکی خاک اڑوائے
کہ فوج باغیہ چاردن طرف سی یہان آئے
یہ باد تند تہی خاشاک کی تمنائے

رہی نہ خاک بہی امن و امان کی صورت آہ
کچھ اور ہوگئی ساری جہان کی صورت آہ

یہ انقلاب ہی یا ہی قیامت صغرا
ہوی ہی آدمی کی شکل شہر مین عنقا
کوئی نہین ہی کہ جسکے رہی ہون ہوش بجا
بنا ہی ہو کا مکان بس ہر ایک گلی کوچا

ہوی ہین لوگ یہان کی کہان کہان آباد
ہر ایک گانو بنا ہے مگر جہان آباد

کسیکے لب پہ ہی نالہ کسیکی چشم ہے تر
کسیکا ہاتھ ہی دلپر کوی ہی تہامی جگر
کسیکا چاک گریبان ہی اور کوی مضطر
غرض کہ رنج سی خالی نہین ہی کوی بشر

بجای زمزمہ ہر جای شیون غم ہے
محل عیش تہا یا اب سرای ماتم ہے

مکان شکستہ ہین مانند خاطر مایوس
وہ شکل ہی نرہی شہر ہوگیا معکوس

اوجاڑ کوچی لبان دل الم مانوس
ستم کیا فلک بدشعار نے افسوس

یہ وہ جگہہ ہی جہی دیکہنی کو خلقت آئے
اور اب یہ دور ہی سے دیکہے کوئی تو عبرت آئے

سمجہہ کی اپنا ٹہکانا گئی جہان ہم لوگ
نبی ہین طایر گم گشتہ آشیان ہم لوگ

ذلیل یہان سی زیادہ ہوئی ہان ہم لوگ
پہری ہین امن کی طالب کہان کہان لوگ

زمین ہوگئی دشمن نہ پای جای ثبات
ٹہر سکا نہ کسی جای اپنا پاے ثبات

وہ لوگ کہاں ہے جنکی نشاط کی تہ سمین
محل مین رہتی تہی یا اب پڑی ہین مخمسین

پڑے ہین طالع ناساز گار کے بس مین
نہ تاب دل مین نہ طاقت ہی جان بیکس مین

جو تشنہ لب ہون تو اب دم سنان موجود
جو گرسنہ ہون تو کہانیکو گولیان موجود

وہ جنکی طبع کہ آسودگی پہ مایل ہے
اوٹہائین ایک قدم بہی اگر تو مشکل ہے

پیادہ کیونکہ چلین ناقہ ہی نہ محمل ہے
قدم کہی کہ ٹہرجا دہیہ ہی منزل ہے

سروں پہ بوجہہ ہی گٹہریکا لڑکہڑاتی ہین

بس اپنی جی کی طرح ٹھہہ ٹھہہ جاتے ہین

کلھون مین پردہ نشینون کا حال کیا ہی
نہ در سے نکلی ہو جنکی کبھی صدا ہی
بیان مجھسی ہو کیونکر یہ ماجرا ہی
نکل کے گھر سی چلی ہین پیادہ پا ہی

کبھی جو غصہ مین بھی جامہ سی نہ باہر ہون
غضب ہی یہ کہ وہ یون بی ردا و چادر ہون

ہجوم مسجد جامع کا کیا کرون اظہار
ہر ایک صف مین نہ تہا مصلیون کا شمار
صف ملایکہ ہوتی جہان نماز گزار
اب اوسکو دور سی بہی دیکھنا ہوا دشوار

نماز ہی نہ اذان ہی نہ کوی جاتا ہے
جب اوسکو دیکھئے خالی تو جی بھر آتا ہے

وہ اوسکی گرد کے بازار اور وہ زینت
کہ جسکی دیکھنے سی طبع کو ہو ایک فرحت
ہجوم خلق سی ہر روز ایک نئی صورت
یہان سی جای کسی سیلی مین تو ہو نفرت

الٰہی کیا ہوی اجناس رنگ رنگ کی ڈہیر
پڑی ہوی ہین گل و خشت و چوب و سنگ کی ڈہیر

دراز دستی دیہاتیان بد انجام
کسی طرح سی سمجھہ مین نہ آی جنکا کلام
خدا دکہای نہ صورت کبھی سنای نہ نام
گریز پا جو نکل کر گئے لٹی رہ تمام

لٹا لباس تمام آبرو بھی ہان کہوئیے
گرہ مین کچھہ بہی نہ نکلا تو نقد جان کہوئی

بچاؤ جان کی اس جان کی محبت مین
تو گیر دار سے آی دہان بہی آفت مین

سدگئے جو مضطربانہ کسی ریاست مین
یہان سی اور زیادہ پہنسی مصیبت مین

جو نقد کچہہ ہے تو مجبر کے قرضدار بنے
وگرنہ بیکسی مین گناہگار بنے

یہ حال دیکہہ کی سالک اوڑ سی جو سیری ہوش
ہجوم فکر سے خون دل مین مارتا تہا جوش

لسان صورت دیوار رہگیا خاموش
کہ اتنی مین تہی غیب سی بجوش و خروش

رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند
چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند

## واسوخت

کور وہ آنکھ جو مدنظر عشق نہین
خاک وہ گہر ہے کہ جسمین گزر عشق نہین

سنگ بہتر ہی جو دل مین اثر عشق نہین
بار گردن ہی وہ سر جسمین سر عشق نہین

سینہ کس کام کا جو داغ نکہا سے اسکا
کیون جگر کہئے جو صدمہ نہ اوٹہا ی اسکا

گر نہ عشق تو انسان کو فضیلت کیون ہو
نظر حق نگر کثرت و وحدت کیون ہو

ایک مخلوق خدا یہ بہی ہی عظمت کیون ہو
اسقدر پیکر خاکی کی حقیقت کیون ہو

معجزہ سنگ کے یہ انسان مین جب آتا ہے
نام انسان کا رسولون مین گنا جاتا ہے

عشق انسان کو انسان بنا دیتا ہے
وہم مین جو کہ نہو اوس سی سوا دیتا ہے

بلکہ کچھ رتبہ نوعی سی بڑہا دیتا ہے
جو ندیکہا ہو فرشتون نی دکہا دیتا ہے

پوچھیے طور پہ جو حضرت موسی دیکہہ آئے
خواب مین ہی جو ندیکہا تہا وہ جلوہ دیکہہ آئے

قیس اور دشت نوردی مین فسانہ ہو جائے
قصۂ وامق جانباز زبانون مین سما جائے

نام یون کوہکن کوہ نشین دہر مین پائے
سالک گوشہ گزین اور یہ شہرت پاتہہ آئے

نامور دہر مین کرتا ہے یہ گمناموں کو
کام کیا کیا نہین دیتا ہی یہ ناکامون کو

اسنے رکہی ہے محالات مین وہ آسانی
کرۂ نار کو ایک آن مین کردے پانی

عقل فعال بہی دیکھی تو رہی حیرانی
موج دریا مین دکہا دی یہ شرر افشانی

ذرہ کو مہر جہانتاب بنا دیتا ہے
قطرہ مین لطمۂ گرداب دکہا دیتا ہے

یہ مجازی ہو تو دنیا مین رہے نام سدا
خوبیان اسکے بیان اور کرون مین کیا کیا

یہ حقیقی ہو تو آسان ہے خدا کا ملنا
الغرض اس سی ملی دونو جہان مین رتبا

یہ کوئی جرم نہین ہے کوئی تقصیر نہین
گنہ عشق مگر لایق تعذیر نہین

اسمین جو میرا برا حال ہوا کس سی کہون
صدمہ جو کچھ کہ میری جان پہ رہا کس سی کہون

غم جو دوری کی زمانہ مین سہا کس سی کہون
ہوش کہنے کی نہین اب تو بجا کس سی کہون

گو زبان کو میری طاقت نہین کچھہ کہنی کی
پر کرون کیا کہ نہین تاب بہی چپ رہنی کی

مین ہون اور بیکسی و گوشۂ تنہائی ہے
مین ہون اور ایک جہان کی گلہ آرائی ہے

مین ہون اور ماتم تسکین و شکیبائی ہے
مین ہون اور نوحۂ آرام و توانائی ہے

زندہ در گور ہون ایک نزع کا عالم ہی مجھے
جز انتقال سے بدتر کشش دم ہی مجھے

ناتوانی نے کیا ہے مجھی یہان تک تو نزار
بستر غم سی جدائی نہین مشکل بسیار

ایک قدم چلنی کی باقی نہین تاب رفتار
کو سبکسر ہون ولی سر ہی میری دوش پہ بار

پانو اوٹھتا نہین گو پانو مین زنجیر نہین
سر کو جنبش نہین گو طوق گلوگیر نہین

اشکباری ہے کہ ہی کوئی طوفان یارب
گریہ ہی یا یہ کوئی بارش باران یارب

کیا سمندر میری آنکھون مین ہی پنہان یارب
اشک تھمنی کا نہین ہی کوئی سامان یارب

کچھہ نہ ترکیب عناصر مین خرابی ہو جاے
صرف گریہ نہ کہین عنصر آبی ہو جاے

حال یہ ہی کہ نہ جیتا ہون نہ مین مرتا ہون
دم نکلتا نہین کچھہ عمر کے دن بہرتا ہون

ملک الموت کے آنیکی خوشی کرتا ہون
موت سے ڈرتی ہین سب زیست سے مین ڈرتا ہون

جلد دنیا سے اوٹھا لے کہین یارب مجکو
ایسی جینے سی تو مرنا ہی بہلا اب مجکو

نقش ہستی کو زمانہ سی مٹانا کب تک
لب پہ فریاد جہانسوز کا لانا کب تک

حشر یون نالون سی ہر روز اوٹھانا کب تک
گریہ سی غرق کئی جاون زمانا کب تک

درپئے برہمی کون ومکان ہونا کیا
سبب رنج دل اہل جہان ہونا کیا

آپ آشوب قیامت کا طلبگار ہوا
شکوہ کسکا ہے کہ خود درپی آزار ہوا

آپ اس رنج ومصیبت مین گرفتار ہوا
یعنی دل دیکے محبت مین گنہگار ہوا

کچھہ نسو جہان مجھے انجام محبت ہی ہی
پڑگیا آنکھہ پہ کیا پردۂ غفلت ہی ہی

عشق کرنا ہی نہ تہا ای بت کافر تجھسے
کیا کہین اور نہ تہی دہر مین دلبر تجھسے

دل پہ پتہر کوئی رکھہ لون تو ہے بہتر تجھسے
کسقدر ہای پشیمان ہون ملکر تجھسے

دلکو کوسون کہ تیری ملنی کی رغبت کیون کے
آنکھہ کو رووں کہ نظارہ کی حسرت کیون کی

کیا خبر تہی کہ بدل جائگی عادت تیری
نہ وہ الفت ہی رہی اور نہ محبت تیری

دیکہتا اب نہین پہلی سی مروت تیری
ہوگئی مائل بیداد طبیعت تیری

کیا ہوا مجھسے کہ مین مورد تقصیر ہوا

کونسا میرا گنہ لائق تعزیر ہوا

یاد آتا ہے کہ تھا وہ بھی زمانا ظالم
دھوپ ہو مینہ ہو ولیکن تجھی آنا ظالم
کہ نہ تھا یہان کی سوا کوئی ٹھکانا ظالم
کیسے ہی کام ہون پھر آکے بجانا ظالم

بستر ناز تھا اور وصل کی وہ راتین تھین
دلکو بھی لطف کی انداز سی کچھ باتین تھین

کام تعظیم و تواضع سے نہ تھا تمکو زرا
بیٹھ جاتے تھی دہین آکی جہان جی چاہا
بی تکلف تھی کہ تھا سادہ مزاجی شیوا
تم سمجھتے تھی میرے گھر کو غرض گھر اپنا

کارخانون سے زمانیکی خبر تمکو نہ تھی
میری ہر بات پہ اسطرح نظر تمکو نہ تھی

آرزو مند ملاقات نہین تھا کوئی
نظر آتا تھا سوا میری نہ شیدا کوئی
جلوہ حسن کی رکھتا تھا نہ پروا کوئی
چاہتے تھے کہ ملے چاہنے والا کوئی

درپہ ہنگامہ عشاق ہوا تھا کس دن
نالہ کانون سی کوئی تمنی سنا تھا کس دن

چال تھی چال سی کب حشر نمودار ہوا
رخ تھا کب رخ پہ کوئی پشت بدیوار ہوا
زلف تھی زلف مین کب کوئی گرفتار ہوا
ناز تھا ناز سے جینا کسے دشوار ہوا

تھی یہ جان بخشی گفتار ہمارے ہی لئی
تھی تیری گرمی بازار ہمارے ہی لئی

بند رہتی تھے میری دل کی طرح روزن
آتے جاتے پہ نہ پڑتی تھی کبھی اور نظر

عکس رخسار نکلتا تھا نہ اُدھر سے باہر
یون نہ چھپ چھپ کے چلی جاتی تھی ہر بار اُدھر

صحن مین بھی جو نکلتے تھی تو شرمائی ہوئے
یا چلے آتے ہو دروازے پہ گھبرائی ہوئے

وہ ہی گھر ہے کہ جواب غیرت گلزار بنا
آپ یوسف ہوے ہر شخص خریدار بنا

وہ ہی کوچہ ہی. جواب مصر کا بازار بنا
جلوہ سو طرح کا ایک جلوۂ دیدار بنا

مجھسے بگڑے تو بھلا ہوش سنبھالا تمنے
چار ہی دن مین یہ کچھ رنگ نکالا تمنے

غیر سی ملکے یہ انداز و ادا سیکھ گئے
بارے شوخی عوض شرم و حیا سیکھ گیے

شیوۂ رحم کو کھو کر یہ جفا سیکھ گئے
جو نہ آتا تھا تمہین نام خدا سیکھ گیے

ایک نظر دیکھتے ہو مجکو تو سو ناز کے ساتھ
چال چلتے ہو دکھانیکو تو انداز کے ساتھ

آئینہ دیکھنے کی تمکو یہ تھی خو کس دن
دام تزویر تھے یون حلقۂ گیسو کس دن

سرمہ کی خال تھے زیب رخ نیکو کس دن
غازہ کی جسم سے آتی تھی اگر بو کس دن

شرم آلودہ نگاہون مین یہ جادو کب تھا
بی حجابانہ یہ نظارۂ ہر سو کب تھا

پڑ گیا ہے تمہین کیا بد نظری کا یہ خیال
سر دیوار چلے جاتے ہو کیون وقت زوال

تابش مہرسی دلبر نہ کدورت نہ ملال
رنگ رخسار تو دیکھو کہ ہوا دہوپ مین لال

آینہ لیکے سر بام یہ جانا کیا ہے
عکس آینہ سے دشمن کو جتانا کیا ہے

شغل کا اب تو ہے ہر روز بہانا تمکو
کچہہ سبب ہو کہ نہو روز بھٹانا تمکو
دہوپ کا حیلہ مگر بام پر آنا تمکو
خوب آتا ہے یہ باتونکا سکہانا تمکو

جلوۂ حسن ہے ہر طور دکھانا منظور
سامنے غیر کے ہر وجہ سی جانا منظور

جلوہ کس کسکو دکہاتی ہو جلاتے ہو مجھی
غیر سے رسم بڑہاتے ہو گہٹاتے ہو مجھے
لطف ظاہر نہین کرتے ہو ستاتے ہو مجھی
دلمین کچہہ بگڑی ہوی ہو کہ بناتے ہو مجھے

خوش رہو دشمن بدکیش کے گر یار ہو تم
تم سے بیزار ہون مین مجھسے جو بیزار ہو تم

کان رکھتے ہو نہین عقل سی بہرا تمکو
نہ پشیمان کرے غیر کا اغوا تمکو
دیکھو ہم سا کوئی عاشق نہ ملیگا تمکو
کسنے بہکایا سمائی یہ کہو کیا تمکو

چاہنے والے اگر مین تہین اغیار بہت
یہان بہی سر پہوڑیکو مین در و دیوار بہت

کہتے ہین ترک ہی اس عشق کی عادت کا محال
زندہ انسان کو رکہتا ہین فرقت کا ملال
دل سے مٹتے ہوے دیکہا نہین الفت کا خیال
پر مین یون دور کرون سر سی محبت کا وبال

دل جو ڈہونڈہے تجہی سینہ سی اوسی دور کرین
حسرت دید ہو دیدے کو تو ناسور کرین

جسکے موہنہ پہیرلون بازار مین گر ملجاؤ
صبر بن جاؤن مین اپنا جو مجہی ڈہونڈاو

کہدون باہر مین بلانے جو بیرے گہر آو
پہر نہ پاو سبہے مجہے تو میسے طرح پچتاو

آرزو ہے تمہین دیکہون مین اودواس اپنا
مضطر و بیخود و بیہوش و حواس اپنا سا

جانتے ہو کہ نہین مجہسا زمانہ مین حسین
منحصر اپنے ہی پر سبہے ہو ناز و تمکین

جانتے ہو کہ نہین اپنے سے ہی انداز کہین
واہ کیا عقل ہی کیا فہم ہی کیسا ہی یقین

ایک سی ایک بنایا ہی خدا نے اچہا
کیا خدائی مین خدا کے نہین کوئی تما

اب کوئی دن مین دکہادونگا مین تمکو میری جان
جسکے انداز مین ظاہر ہے ستم اور لطف نہان

غیرت یوسف و رشک مہ و مہر تابان
اوسپہ سو جان سی ہی ان تمکو دکہا کر قربان

یہ ادا دیکہہ کے میری جو وہ شرما جاوے
چاہیے رشک سی اوسوقت نہ دیکہا جاوے

ہو دل آزار پر اتنا کہ ہون مین بیدل
گر جفا ہو تو کبہی رحم پہ بہی ہو مایل

ہو ستمگار مگر لطف ستم ہو حاصل
رنج و غم دی وہ مگر میری وفا کے قابل

مین کرون گریہ وہ مجکو نہ ستائے اتنا

نالہ سے راز کہلے جی نہ دکہائے اتنا

عشوہ مین پاس رہے میری شکیبائی کا
ناز و انداز مین کچہہ طور ہو شیدائی کا

غمزہ مین دہیان رکہے تاب و توانائی کا
ہووہ یوسف کہ رکہے شوق زلیخائی کا

ہووہ معشوق کہ آزار نہ جان کو پہنچای
ہووہ مہتاب کہ صدمہ نہ کتان کو پہنچای

یہ جو رفتار ہے کہتے ہو جسے تم محشر
یہ جو رخسار مین جانا ہے جنہین رشک قمر

یہ جو گفتار ہے سمجہی ہو جسے جادوگر
اوسکو دیکہو گے تو قدرت تمہین آئیگی نظر

رشک سی جلنی کی طاقت ہو نہ کچہہ کہنی کی
آینہ دیکہہ کے خو ہو تمہین چپ رہنی کی

پہرتے چلتے نظر آجای جو وہ غیرت ماہ
دو پہنچی میری فریادسی بہی تیری آہ

دیکہکر اوسکو بہت ہووی تیرا حال تباہ
دیکہی چہرہ پہ جو چہوٹتی ہوی وہ زلف سیاہ

وہ اندہیرا تیری آنکہہ کے تلے آجاے
جس سے میری شب ہجر بہی شرما جاے

مین ہون اور بزم طرب اور وہ ساقی ہنکر
حرف انکار لبون پر میرے آجاے اگر

نیتین کرکی میری موہنہ سی لگاوی ساغر
دی بہ اصرار وہ جام تہی گلگون بہر بہر

نظر آجاے جو وہ ساغر سرشار تجہے
آنکہہ سے خون بہانا پڑے ناچار تجہے

پھر نیکو وہ کہے تجھسے کہ یہان آ بیٹھو
یون مر کے بیٹھنے سی فایدہ کیا غور کرو
بادہ نوشی کا ذرا آ کے تماشا دیکھو
لطف محفل کا یہی ہے کہ ہنسو اور بولو

ایک عاشق کے نہونے سی تمہین کیا پروا
رنگ رخسار رہے گا تو ہزارون شیدا

متصل کان مین جب آئی یہ طعنون کی صدا
یاد پھر آئین تمہین یہ ستم و جور و جفا
کہنے اوسوقت خجالت سی ہو صدمہ کیسا
دل مین نادم ہو کہ آزار دیا تھا بیجا

چاہیے وہ نکرو جس سی یہ نوبت ہووے
شاعری کی بھی کچھ اور ضرورت ہووے

لگے کہنے یہ گئے یہ تو ستاؤ مجکو
آؤ ملجاؤ کہین شکل دکھاؤ مجکو
کیا غضب کرتے ہو اب بہی ستاؤ مجکو
دیکھو سالک ہون نہ گمراہ بناؤ مجکو

اور سی میری محبت کی جو شہرت ہوگی
سب جنیون مین تمہاری ہی حقارت ہوگی

## ترکیب بند

کل تک تو مضطرب یہ دل بیقرار تھا
خون جگر سے دیدہ میرا اشکبار تھا
دامن کو دیکھتی تو گریبان عاشقان
سینہ کو دیکھتی تو شفایت فگار تھا
کرتا تھا چارہ ساز مدوا اسیر اودلے
بیچارہ ایک ایک سے کیا شرمسار تھا
یہ گردشین کہان تہین میری حسب مدعا
گویا کچھ اور ہی فلک بدشعار تھا

اى روزگار چهوڑ دیا تو نے کس طرح
جو ڈهنگ ہر روش سی تری آشکار تها

روتا تہا اپنے کلبۂ احزان مین زار زار
خبر بیکسی نہ کوی میرا غمگسار تها

کیجے درازئ شب غم کا بیان کیا
گویا کہ ایک قصۂ گیسوی یار تها

کٹتا تہا روز بہی تو ہزار آفتون کے ساتهہ
ہر پاس اوسکا ہمسر روز شمار تها

وہ شب رہی نہ روز رہا یاد بہی نہین
کیسا ہجوم رنج و بلا ناگوار تها

کیا کام ہے سیاہ و سفید جہان سے
گزرا وہ عہد جو گلۂ روزگار تها

اب مین ہون اور روز نشاط و سرور ہے
وہ دن گئے کہ شام شبہای تار تها

ہرچند چاہتا ہون کہ شکر خدا کرون
فرصت نہوی خندہ سی لب کو تو کیا کرون

تاثیر تک ہوی ہی رسای فغان کو آج
عذر جفای ماضیہ ہی آسمان کو آج

ایام غم مین ایک سمندر بہا چکا
فرصت ملی ہی دیدۂ دریا فشان کو آج

خون جگر ہی پیکے گزاری تمام عمر
جانا ہے مین نی طعم مئ ارغوان کو آج

مزد وفور گریۂ و اجر فغان ملا
قبضہ مین کر لیا ہی زمین و زمان کو آج

جور بتان کا ڈر ہے نہ بیم جفای چرخ
بہولا ہون مین نشیب و فراز جہان کو آج

می سی بہرا ہی جم نی میرا جام انبساط
غم سی تہی کیا ہی دل شادمان کو آج

پرویز چاہتا ہی میری انجمن مین بار
فغفور جہارتا ہے میری آستان کو آج

سینہ بہرا ہے جوش مسرت سی اسقدر
باقی جگہہ نہین الم عشق بتان کو آج

ہون باغ باغ کثرت عیش و نشاط سے
ہی مجہپہ رشک تازگی گلستان کو آج
اندیشہ ہی کہ کثرت شادی سی مر نہ جاؤن
کرتا ہون یاد گزری ہوی داستان کو آج
فرق نیاز دیکئے ہے کس عروج پر
تحت الثری نہ کیونکہ کہون لامکان کو آج

پہنچا ہون افتخار سے مین ایسے بام پر
رفعت کا زینہ آی جہان پہلے گام پر

ای دل ملا فراغ تجہی اضطراب سے
ای جان ہوی نجات تجہی پیچ و تاب سے
پہلے صدای نالہ و افغان سی تہا بہرا
اب گہر بہرا ہے نغمہ چنگ و رباب سے
ناگاہ ظلمت شب تاریک مٹ گئی
ہی خیرگی نظر کو شب ماہتاب سے
سب جوش اشک شادی و عشرت نی دہو دیا
رنگ سرشک خون میری چشم پر آب سے
آنکہین کہلین سگے دیکہہ کی اصحاب کہف کی
یہ آنکہہ جو کبہی نہین چہپکے تہی خواب سے
دریای انبساط کی ہین موج خیزیان
نقش الم مٹا ہے جہان خراب سے
جام و سبو نظر مین سماتی نہین ہین آج
تا سقف میکدہ کوئی بہر دی شراب سے
سرمست بادہ ہای سرور و نشاط ہون
مطلب نہ محتسب سی نہ کام احتساب سے
میری می نشاط بجہاتی ہی غم کی آگ
موسوم کیونکہ کیجے اسی آفتاب سے
یون انبساط دل مین بہرا ہے کہ جس طرح
ہو خم بہرا ہوا کوی صہبای ناب سے
یوسف سے کہہ کہ ہاتہہ مین لین دشنہ و ترنج
نکلا ہے روی شاہد مقصد نقاب سے

ہر ذرہ گہر کا مطلع انوار بنگیا

ہر گوشہ رشک غیرت گلزار بن گیا

میں اور ہاتھ آی یہ بخت رسا مجھے — حیران ہوں کہ کیونکہ یہ رتبہ ملا مجھے

یہ جلوہ ہای ساقی و مے بادہ ہای ناب — یہ جام ہای متصل و جان فزا مجھے

یہ نغمہ ہای مطرب و یہ بزم انبساط — یہ رقص شاہدان نگارین قبا مجھے

یہ فرشہای برگ گل و خوابہای خوش — یہ ہمکنارئے صنم دلربا مجھے

یہ سیر باغ دہر سے یہ گلرخان دہر — یہ نشہ و سرور و یہ آب و ہوا مجھے

یہ بزم جشن جس میں نہ پرویز آسکے — ملجا ہے ایک گوشہ میں یوں بیٹھنا مجھے

خود بن گیا ہوں ایک جہان سرور میں — دونو جہان سے چاہی مسکن جدا مجھے

گویا کہ شکل غمزدہ بالکل بدل گئی — پہچانتا نہیں ہی کوئی آشنا مجھے

دست کرم نے کسکے اٹھایا ہی خاک سے — کسنے فراز عرش پہ پہنچا دیا مجھے

کسکا یہ سایہ ہے میرے فرق نیاز پر — مطلوب کسلئے نہیں ظل ہما مجھے

حاصل نکیونکہ ہو نہ مجھے یہ لطف زندگی — یہ عیش روزگار نے بخشا بجا مجھے

کہتا ہوں کسکے در پہ جبین نیاز میں
ہوتا ہوں کسکے سامنے مدحت طراز میں

ایسا وہ کون ہی کہ سلیمان کہیں جسے — فرمانروای عالم امکان کہیں جسے

وہ کونسا قمر خدم انجم سپاہ ہے — دارا در و سکندر دربان کہیں جسے

ایسا وہ کون بزم عالی وقار ہے — پرویز و جم چراغ شبستان کہیں جسے

وہ کونسا دلیر شجاعت شعار ہے
ممدوح کونسا ہے کہ جسکی صفات مین
یہ تاج زرنگار ہے کسکا کہ اہل دہر
یہ کسکی بارگاہ ارم کارگاہ ہے
کسکا یہ آستان زمین آسمان کہون
یہ کسکی ذات سے ہے زمانہ کو فرخی
پژمردہ کوئی غنچۂ خاطر نہین رہا
اوسکا اشارہ ہی کہ فلک ایک ایک سے

روز نبرد رستم دستان کہین جسے
وہ کچھہ لکھون کہ دفتر شایان کہین جسے
غیرت فزای مہر درخشان کہین جسے
رونق مین رشک روضۂ رضوان کہین جسے
محسود پایہ داری کیوان کہین جسے
وہ عیش عام ہے کہ فراوان کہین جسے
گیتی وہ نیکی کہ گلستان کہین جسے
کہتا ہی کسکے دل مین ہی ارمان کہین جسے

کسکا یہ نام زیب دہن بار بار ہے
نطق کلیم میرے سخن پر نثار ہے

شودان سنگھ جن پہ فدا فر قیصری
ہمت مین آج حاتم دریا نوال ہین وہ
اہل ہنر کو چین نہ دیتا فلک کبھی
کیونکر نظر مین خلق کے ٹھیری نہ وہ ذلیل
ذرون پہ جس طرح سی پڑے نور مہر کا
نکلا نہ ماہ نو رسے اونکے زمانہ مین
نظارۂ جمال سے کیا ملگیا شرف

رتبہ مین آسمان کو نہین جن سی برتری
حشمت مین آج رکہتی ہین بخت سکندری
کرتے اگرچہ وہ نہ ہنرمند پروری
مد نظر نہ جسکو رہے اونکی بہتری
خلق خدا پہ کرتے ہین وہ مہرگستری
کرتا ہے اہل دہر کو آلام سے بری
مشہور ہے سعادت زہرہ و مشتری

ترک فلک رکاب مین جاتا ہی ساتھ ساتھ
کرتے ہین جبکہ رزم مین وہ حملہ آوری

لگجائین چار چاند دبیر سپہر کو
ایوان معدلت مین جو بنجای دفتری

منزل گزین اگر ہو نوین آسمان پر
کیوان کو اونکی قصر سے جب ہو برابری

پہنچا جو کوئی سامنے کرسی نشین ہوا
قدمون مین اونکے حامل عرش برین ہوا

وہ تاجور کہ اون سا کوئی تاجور نہین
خسروا اگر کہون تو مجھے کچھ نظر نہین

ذرہ سے مہر تک ہین سبھی اونسی کامیاب
یہ فیض عام خاص کسی پر مگر نہین

عہد کرم مین اونکے یہ تکیہ کلام ہے
لب پر ہی سائلون کی چڑہی اب قدر نہین

دست کرم کی اونکی زرافشانیان تو دیکھہ
اور مین وہ جگہہ نہین جو کان زر نہین

اخلاق اونکے عمر بڑہاتے ہین خلق کی
ورنہ یہان ثبات برنگ شرر نہین

خسرو کو اونکے در پہ ہین دربان کی نستین
جمشید حیلہ جو ہے ولیکن گزر نہین

ایرج اونکو دیکھہ لیا کیا کمال دوست
اب تجکو بدسگالئے اہل ہنر نہین

بخشش سے اونکی دہر ہوا جاودان بہار
ورنہ چمن کا رنگ ادہر ہی اودہر نہین

گم کردہ ہوش اب نظر آتا نہین کوئی
اونکے زمان امن مین رہ پرخطر نہین

کیون دخل ہوگیا ہے سرور و نشاط کو
اہل جہان کے دل مین اگر اونکا گھر نہین

لب آشنا ہوے نہین اونکی دعا سے گر
پھر ہو کلیم بھی تو سخن مین اثر نہین

خلق اونکی نیکخواہ ہی وہ نیکخواہ خلق

بدخواه اونکا کیونکہ نہو روسیاہ خلق

سر رکھہ کے اونکے پانو پہ قیصر کو ناز ہے
اگر سلام گاہ پہ سنجر کو ناز ہے

دربان ہے انکے فخر ہے دارا کو کسقدر
آئینہ دار ہے انکے سکندر کو ناز ہے

افسر کو تاجدار سمجھتے ہین زیب فرق
یہ اونکی فرق پر ہی کہ افسر کو ناز ہے

اونکا جمال آنکھہ سی گزرا نہین ہی کیا
جو اس فروغ پر مہ انور کو ناز ہے

کندہ ہی اونکی نام کی نازش کنان نگین
سکہ سے سیم کو ہے جلا زر کو ناز ہے

تسخیر اک جہان کی ہی اخلاق عام سی
اونکے صدور حکم ہی کشور کو ناز ہے

مین کیا کہ اونکی دولت پابوس گر ملے
ماہ منیر و مہر منور کو ناز ہے

جام جہان نما کے سمجھتا نہین ہے قدر
اونکی تمی نشاط سی ساغر کو ناز ہے

قبضہ مین اونکے دے کہ شمسیر کو ہی فخر
شمشیر مین ہی اونکی کہ جوہر کو ناز ہے

تشبیہ اونکی نعل لگا در سے دی کہین
کیا بات ہے کہ افسر سنجر کو ناز ہے

ممتاز کیون ثوابت و سیارہ مین نہو
اونکا ہی در شنی شہ خاور کو ناز ہے

وہ شہ نشان کہ وائی اور کہین جنہین
رتبہ مین آسمان سے برتر کہین جنہین

کسری کی اونکی عہد مین شہرت نہین رہی
پہلی سی آسمان کی وہ طینت نہین رہی

ازار دی کسیکو نہ کوئی یہ حکم ہے
جور و ستم کی ایک کو جرات نہین رہی

پروانہ کا نہ شمع کی شعلہ سے پر جلے
صرصر سی شمع بزم کو وحشت نہین رہی

بلبل کے دلمین گل کی طرف سی چہی غبار
گل پر خزان کو آئیکی طاقت نہین رہی

کچھ پہلے اس سی جو کوئی مظلوم مر گیا
کیونکر کہون کہ جینی کی حسرت نہین رہی

جتنا ہی زیر خاک غنیمت ہی چرخ کو
اہل ستم کی دہر مین صورت نہین رہی

خود دیکھکر غزال بلاتے ہین شیر کو
اتنا بڑھا ہے ربط کہ ہیبت نہین رہی

لکھتے نہین ہین حرف نخسین کو نقطہ وار
تحریر مین بہی صورت زحمت نہین رہی

عسرت کے سین کو نہ لکھی کوی بی نقط
اس دور مین یہ رسم کتابت نہین رہی

اے چرخ شاہدان ستم پیشہ اب کہان
تیری بہی یہ مجال یہ قدرت نہین رہی

اس عہد مین نہ زلزلہ ہی نی خسوف ہے
ماہی سی تا بہ ماہ شکایت نہین رہی

دیکر مثال کیجیے جو نوشیروان کا ذکر
کہتے ہین لوگ کرتے ہو کبکا کہان کا ذکر

تشبیہ کیا ہو اوس کف دریا نوال کی
جسکی مثال سی ہے ترقی مثال کی

کم قسمتی سے ہے اونسے بتعداد مانگنا
قدر دہش سی قدر ہے کمتر سوال کی

رہنے سے اونکی عہد مین فاقہ ونکو ڈر ہوا
سچ کہتے ہین کہ اوسکو محبت تہی مال کی

ق

دست کرم سی اونکے بچانا محال تہا
زیر زمین بچا دکی صورت خیال کی

موقوف عرض حال پہ اونکی دہش نہین
کیا بات بن پڑی ہی زبان ہی لال کی

دست سخا کو اونکے کفایت نکر سکے
گرزر کی ڈہیریون مین ہو صورت جبال کی

منت سی بہی خزاین خسرو نہ لے کوئی
اب کسکو احتیاج ہے مال و منال کی

اونکی کرم نی اہل ہنر کو کیا غنی
کہتی تو کہدیا اونہین حاتم پہ کیا کہون

پیری چلی نہ کچھہ فلک بدخصال کی
ایک سیل بہ گئی عرق انفعال کی

زر کو قیام ہاتھہ مین اونکے محال ہے
زر صبر ہے تو کف دل عاشق مثال ہے

دشمن کو اونکے سامنی ہرگز نہ آئی تاب
اونکے مقابلہ کا عبث تجکو قصد ہے
ترک سپہر دیکھہ لے گر اونکی تیغ کو
مین کیا نگاہ مہر جہانتاب خیرہ ہو
کیون ہم نبرد اونسے ہوا تہا کہ ای عدو
باقی نہین ہی اب دل بدخواہ مین جگہہ
قہر و غضب کا اونکی لکھین کچھہ بیان ہم
اونکی نگاہ قہر کو کہتے ہین تاب سوز
جب تاب رعب ہی نہین کیا بات کر سکون
لرزان کیونکہ صبح کو نکلے کہ مہر کیا
اب تاب دہر مین نرہیگی عجب نہین

ہو جای رنگ رخ کی طرح سی قفای تاب
رستم دل اسقدر ہی تیرا آشنای تاب
کیونکر بجا حواس رہین اور بجای تاب
کہچکر نیام سی وہ ذرا گر دکہای تاب
اب ہای ہای صبر ہی اور وای وای تاب
کہدو کہ اپنا اور ٹہکانا بنای تاب
خامہ جو ایک حرف بہی لکھنی کی پای تاب
پہر کسکو اونکی سامنی دہشت سی ای تاب
جو ابتدا ہی بات کی ہی انتہای تاب
کوی بہی اونکے قہر و غضب کی نہ لای تاب
صورت بدل کے زلف بتان مین سمای تاب

قہر و غضب سی قہر خدا اشکار ہے
ترک فلک مصاف مین ایک پشیکار ہے

کب تھین سمند خامہ کو سیری یہ شوخیان
کب تھی مدار صفحہ قرطاس پر روان

حاصل ہوئی تھی تیزئی تقریر کب مجھے
چلتی تھی ہر بیان مین کب اسقدر زبان

لکھتا ہون کسکی شوخی و چالاکیون کا ذکر
کرتا ہون کسکی تیزئی رفتار کا بیان

رخش صبا خرام وہ اونکا کہ جسکے ساتھ
پہنچے کبھی نہ طایر سدرہ کا بھی گمان

تھک جای گرد بھی کسی جای ٹھہر جاے
رہجاے گر ہو پیک صبا اوسکی ہمعنان

پتلا ہے نور کا کہ نظر مین جہان کی ہے
لازم ہی اوسکی باگ مین ہو موج کہکشان

باتین کرے ہوا سے سبک گام اسقدر
دیکھا نہین زمین پہ کبھی نعل کا نشان

دیکھے جو اوسکی تیزروی غور سے کوئی
مانند برق آنکھ سی ایکدم مین ہو نہان

لے آے اتنی دیر مین آفاق کی خبر
دل سی پہنچ سکے نہ کوئی بات تا زبان

آفاق طے کری ثمرہ برہمزدن مین وہ
ہی چال اوسکی حجت اثبات کن فکان

چالاکیونکا اوسکے نہ مضمون بندھ سکا
تکما زمین شعر مین بھی اوسکو تھا گران

شوخی مین اوسکے تیزئی تقریر صرف کی
لیکن نشست ٹھیک نہین ایک حرف کی

تحریر وصف پیل مین اتنا گران ہوا
ایکبار انگلیون سی میرے خامہ چھٹ گیا

لکھا جو مین نی اوسکی گران پیکری کا حال
قرطاس نے کہا کہ یہ کب مجھ سی اوٹھ سکا

گاو زمین نہ ٹھہر سکے اوسکے بوجھ سے
گویا کہ اوسکی چال سے آتا ہے زلزلا

پیکر کو اوسکی کوہ سی کیونکر مثال دون
جرم زحل سے دیجئی نسبت تو ہے بجا

پر اسقدر ہی فرق کہ منحوس ہی زحل
مستی مین آکے مہرہ زمین پر گری وہ
لازم ہی پہلی پشت سی اپنی لگای سر
سوجھی یہ بات دیکھہ کی خرطوم پر وہ دانت
گرچرخ آی دیکھنی مستک پہ اوسکی چاند
وہ شیر کے شکار پہ اتنا دلیر ہے
سنلے جو نام شیر تو شوق شکار ہو

یہان ہین سعد اکبر و اصغر ہی ہی سوا
آسودگان خاک کو رہتا ہے ڈر ذرا
رفعت کو اوسکی چاہیے اگر کوئی دیکھنا
ظلمات مین کسی نی یہ دو شمع دین جلا
دسنیے کو لای نقرۂ مہتاب رونما
جتنا کہ دام و دد پہ ہی دل شیر کا کھلا
حملہ کرے جو شیر فلک کا سلے تپا

فوج عدو پہ حملہ کا گر کچھہ خیال ہو
مانند سبزہ خون عدو پائمال ہو

دار الریاست اونکی کہ اورہے جسکا نام
عیش و سرور و لطف و مسرت سی ہین بھرے
ساگر پہ جو محل ہی کرون اوسکا کیا بیان
سنبل نداس مین ہی وہ سردی کہ دور سے
کیا پوچھتے ہو رفعت بالا حصار کو
پائین قلعہ آکے ہوا ہے یہ آشکار
پہنچون اگر بلندی طالع سی وہان کبھی
تعریف اوسکی باغ کی رضوان سی پوچھہ لو

خلد برین سی کم نہین اوسکا ہر ایک مقام
مشک و کوہ و برزن و دیوار و قصر و بام
کوثر پر ایک مکان ہی یہ تشبیہ ہی تمام
گر زہرہ دیکھیے تو خالج ہو لا کلام
ہمپایہ سپہر کہین جسکو خاص و عام
طے کر چکا ہون مین کرۂ باد کو تمام
سن اون قدسیون سی صداہای السلام
پہنچا ہے اس چمن کا بہت دور دور نام

دیکھا جو ایک نگاہ مقیمان خلد نے | جنت مین ایک دم کا ٹھہرنا ہوا حرام
آخر اسی مین آرہے اب دیکھتا ہون مین | غلمان کا ایک ہجوم ہی حورونکا اژدہام
بہولے قصور و کوثر و تسنیم و سلسبیل | جو جس روش مین آگئی رہتی ہین شاد کام

جو خوبیان ہین خلد کی سبکے گمان مین ہین
جو کچھ نہین گمان مین وہ اس گلستان مین ہین

سب اہلکار اونکی عطارد نظیر ہین | سب مشتری خصال ہین یعنی مشیر ہین
جو دل مین ہو کسیکے وہ اونکی زبان پہ ہو | اتنے اشارہ فہم ہین روشن ضمیر ہین
ہر بات مین ہی رای کی وہ روشنی عیان | جس روشنی سی غیرت ماہ منیر ہین
سرگرم ہین روائی حاجات خلق مین | ہین جس جگہہ وہ مرجع برنا و پیر ہین
سر پر ہے کسکے ہات کا سایہ کہ اس طرح | ہر پا شکستہ کے لئے وہ دستگیر ہین
ہین بہرہ مند فیض و لنیعمت اسقدر | جو اونسے کامیاب صغیر و کبیر ہین
دیکھا ہے کسکا دست کرم ایخدا کہ یون | محسود زرفشانی ابر مطیر ہین
راحت ہی کسکو آج جہان خراب مین | کسکی یہ مرحمت ہی کہ راحت پذیر ہین
گر انبساط ملک ہے فرمانروا ہین وہ | گر عیش بادشہ ہی تو وہ باج گیر ہین
جز دورئی بساط نہین ہی کوئی ملال | محنت گزین کوشش و سعی کبیر ہین
بہر حصول دولت پابوس کسقدر | مامول شان رحمت رب قدیر ہین

دیکھا جو اونکا شوق حضوری تو بن کہے

خامہ جہکا خطاب زمین بوس کے لئے

یہ جشن فرخی ہو مبارک حضور کو
پہنچا ہے کان مین کہین ارائشوانکا ذکر
ملجاے بار حضرت موسی کو گر یہان
کثرت نے روشنی کی نچہوڑی کوئی جگہہ
ایک ایک ذرہ مشرق انوار مہر ہے
شام وسحر مین ایک نہین امتیاز کچہہ
کیا دیکہئے ثوابت وسیار کی طرف
زاہد کو ایک جرعہ جو اس بزم مین ملے
پہلے زمین سی حق نے اوٹہایا تہا اسلئے
ہی دہر مین و فور دہش سی سکون عام
بخشش سے اونکے یہ ضعفا کا ہوا ہے حال

دایم ہو رونق آپ سی بزم سرور کو
جنت کو چہوڑنیکی تمنا ہے حور کو
دیکہین ہزار شمع تجلی طور کو
سب کچہہ دکہای دینی لگا چشم کور کو
ظلمات مین بہی آج ہوا دخل نور کو
اب رات اشیان مین ہی بہاری طیور کو
ہو کس طرح فروغ چراغان دور کو
دل سے مٹای حرص شراب طہور کو
دنیا تہا اس مکان مین ارم کی قصور کو
باندہا ہی مین نے قافیہ ناصبور کو
دعوی ہو ہمسری ہی سلیمان سی مور کو

اس انجمن کا یہ سبب انعقاد ہے
بارآور آج نخل ریاض مراد ہے

فرزند باسعادت واقبال آپ کا
وہ بخت ہو کہ جسپہ سکندر کو رشک ہو
وہ علم ہو کہ ایک نظر جسکو دیکہہ کر

حشمت مین جاہمند ہو قیصر سی بہی سوا
وہ علم ہو کہ جسپہ عمل آپ ہو فدا
مٹ جای کوہ کو بہی گرانی کا ادعا

شمع جلال پائی ہے مشکوی جاه نے
تازه نہال گلشن اقبال کو ملا

لائق ہے جسقدر کہ ہو کثرت نشاط کی
ہاتھ آگیا ہے شاہد مقصود و مدعا

دولت کو ماه فرض کرین اور اونکو نور
شوکت کو آفتاب کہین اور اونہین ضیا

یہ لعل بے بہا ہین بدخشان ہے گر کرم
یہ دُر شاہوار ہین دریا ہے گر سخا

تمکین و جاه و منصب عالی حضور کا
گویا کہ ایک شرط تھی یہ جسکی ہے جزا

شادی و انبساط و سرور و نشاط و عیش
سب اس خبر کے اب نظر آتی ہین ابتدا

آئی ہین نقد زندگی جاودان لئے
آماده خضر دینے کو ہین آج رونما

دیکھا وه انکی حسن سی اب سبکی آنکھ نے
یعقوب کو جو نور ہوا تھا نظر فزا

چشم خیال مین اگر اونکا جمال ہو
موسے کو غش سی ہوش مین آنا محال ہو

جو نور مہر مین ہی وه اونکی جبین مین ہے
جو تاب رخ مین ہی وہی ماه مبین مین ہے

دیکھی ہی زلف مشک فشان کیا کہ شرم سے
پوشیده مشک نافہ غزالان چین مین ہے

اس نونہال کی کہین پائی ہی بو کہ رشک
پنہان برنگ نکہت گل یاسمین مین ہے

آنکھین کھلین گی دیکھہ کی اس مہ جمال کو
یوسف یہ جانتا ہی کہ خوبی ہمین مین ہے

بخت جوان کے چہره سی آثار ہین نمود
پوشیده نقد عمر ابد آستین مین ہے

ہی یہ سنین عمر کی گنتی کہ جسقدر
کثرت نجوم کی فلک ہفتمین مین ہے

مقدم سی اونکے اب ہی میسر زمین کو
قدرت جو لوح و کرسی و عرش برین مین ہے

حکم حضور ہو تو بلا دون اوسے ابھی
عزم نثار خاطر روح الامین مین ہے

اس جشن مین عجب نہین وہ زر نثار ہو
موجود جو زمین پہ ہی جو کچھ زمین مین ہے

سالک بیقرار ہون کس طرح سی مین
دیدار کی ہوس دل حسرت گزین مین ہے

دنیا میری ہو دعا کو وہ ای خالق جہان
حسن قبول جو سخن دلنشین مین ہے

طاقت نہین ہی مدح کی اب مجکو کیا کرون
گر پاس آبروی سخن ہے دعا کرون

جب تک نظر مین گردش ہفت آسمان رہے
پانی پہ سطح خاک کا جب تک نشان رہے

آرایش قلم رہے جب تک تراش سے
جب تک سخن سی صیقل تیغ زبان رہے

تا ہو نسیم نافہ کشای شمیم گل
تا گلستان کو صدمہ باد خزان رہے

تا نکہت چمن سے معطر مشام ہو
تا رنگ زیب بخش گل ارغوان رہے

جب تک مکین کے دلکو علاقہ مکان سی ہے
جب تک کہ شش جہت سی جدا لامکان رہے

جب تک کہ عاشقان محبت شعار کو
ملنا بتون کا باعث آرام جان رہے

منظور شاہدان ستم کیش دہر کو
عشاق خستہ حال کا تا امتحان رہے

آسایش جہان رہے عدل حضور سے
یہ آستانہ قبلہ نوشیروان رہے

فیض حضور باعث آرام خلق ہو
ابر کرم زمانے مین گوہر فشان رہے

حاصل ہے جسطرح سی روانی بحار کو
حکم آپ کا جہان مین یون ہی روان رہے

قہر خدا ہو باعث آزار بدسگال
لطف خدا سی دوست ہی جو کامران رہے

ہوتا رہے حضور مین یہ جشن منعقد
سالک سے کے بعد اور کوئی مدح خوان رہے

لب پر دعا ہو اور کوئی مدعا نہو
آرائش سخن سے مجھے اس سے سوا نہو

## ترجیع بند

ساقیا یون دور مے چلتا رہے
لب پہ ساغر سامنے مینا رہے

وہ شراب عیش دے جسکا سرور
تا قیامت آنکھہ مین چہایا رہے

وہ شراب ناب دے جس سے زبان
مدح سلطان دکن پر آ رہے

وہ شہ والا صفت جسکا بیان
زیب و زینت نطق کو دیتا رہے

وہ شہ دین پایہ جسکے سامنے
سنجر و خاقان کا سر نیچا رہے

ہاتہہ اوسکا دیکھکر وقت کرم
شرم سے بہتا ہوا دریا رہے

بازگشت اوسکی سفر سے دیکھکر
آسمان برگشتہ اعدا سے رہے

خاندان آصفی کا یہ چراغ
تا قیامت روشنی افزا رہے

چاہیے رونق فزای ہر زبان
یون سپاس مقدم والا رہے

مرحبا اسکندر و دارا توئی
ناصر دین افضل دنیا توئی

ملک پہر رشک بہاران بنگیا
یہ گلستان پہر گلستان بنگیا

اوسکے مقدم نی یہ بخشا ہے سرور
ذرہ ذرہ مہر تابان بنگیا

مجھسے پوچھو اس سفر کی خوبیان — کام تھا دشوار آسان بنگیا

ہی سخاوت پیشگی اسکا ہی نام — کان زر سائل کا دامان بنگیا

اسقدر گوہر فشانی اوسنی کی — دست بخشش ابر نیسان بنگیا

عہد مین اوسکی بڑہی یہ قدر علم — ہر گلی کوچہ دبستان بنگیا

بزم مین پایا نہ جب دارا نی بار — اوسکی دروازہ پہ دربان بنگیا

لطف نی اوسکی کیا سبکو غنی — ہر گدا محسود سلطان بنگیا

دیکھکر اوسکی سواری آفتاب — ساتھ یہ میری خود ثنا خوان بنگیا

مرحبا اسکندر و دارا توہی
ناصر دین افضل دنیا توہی

جب گیا دہلی مین وہ گردون جناب — سب رئیس انجم بنے وہ آفتاب

وہان کی بخشش آ ہی گر تحریر مین — لاکھہ جلدون مین سما ہی یہ کتاب

اور اگر تحریر کی تقریر ہو — کہہ سکی سحبان نہ پورا کوئی باب

جشن کی رونق بڑہا ہی اور بہی — کر دیا ملک دکن کو کامیاب

دن چڑہے آئی سواری ایلچی — سایہ افگن فرق پر آیا سحاب

گر جلو مین ہون تو پوچھی کون انہین — قیصر و فغفور کا یہان کیا حساب

وہ لئی جاتا ہی مہر اوسکا نشان — یہ چلا آتا ہی مہ تھامی رکاب

پہر نوید عیش اہل ملک کو — پہر مبارک ہو امید فتحیاب

ایک جانب خیر مقدم کی صدا — ایک جانب یہ زبانوں پر خطاب

مرحبا اسکندر و دارا توئی
ناصر دین افضل دنیا توئی

لشکر آ پہنچا تماشا دیکھیے — صف بصف خلقت کو ہر جا دیکھیے
لگ گئی ہین ہر جگہہ قوسین تمام — رشک قوس آسمان کا دیکھیے
جھنڈیان ہین یا نشان انبساط — ہے نسیم عیش پیما دیکھیے
ہی چراغون مین ستارونکی بہار — ہی زمین افلاک آسا دیکھیے
نور کی کثرت ہوتی ہی اسقدر — دفن جس جا ہو خزینا دیکھیے
ہر طرف چھٹی ہین آتشبازیان — آگ کا گلزار پھولا دیکھیے
آفتابی غیرت صد آفتاب — ماہتابی ماہ سیما دیکھیے
برج اونچے ہوگئی ہین اسقدر — چرخ کے برجونسی بالا دیکھیے
پھلجھڑی کی مونہہ سی جھڑتی ہین پھول — یہ صدا ہوتی ہی پیدا دیکھیے

مرحبا اسکندر و دارا توئی
ناصر دین افضل دنیا توئی

تا رہے پھولا زمانیکا چمن — تا رہے پھرتا ہوا چرخ کہن
باغ مین جبتک سرو انگیز ہے — شور بانگ بلبلان نغمہ زن
دشت مین جبتک نحوست خیز ہے — ناگوارا شورش زاغ و زغن

آب مین جسکے روانی پای جای
یاالہی خرم وشادان رہے
اوسکی بندہ تمگار قیصر قصر مین
دوست اوسکی ہون شگفتہ مثل گل
یہ دعائین کیون نہون سیالک قبول
اوسکی مقدم کی نکیونکر دین نوید

آگ کا ہی کام جب تاسح ختن
میر محبوب علی شاہ دکن
اوسکے خادم خانخانان مین
دشمنون کو اوسکی ہو رنج ومحن
دل سی آمین ہین ہماری تا دہن
کیون نہو یہ زمزمہ زیب سخن

مرحبا اسکندر و دارا توی
ناصر دین فضل دنیا توئی

## ترجیع بند در نوحہ سرای وفات جناب وشادی نجم الدولہ دبیر الملک میرزا اسد اللہ خان بہادر نظام جنگ غالب

شب کو اختر شمار ہوتا تھا
روز آنکھون مین تار ہوتا تھا

اب کہان گل فشانی مضمون
خامہ حسرت نگار ہوتا تھا

شب شب انتظار بنی تہی
روز روز شمار ہوتا تھا

حشر برپا ہوا تو خوب ہوا
یہ بہی ای روزگار ہوتا تھا

کیون برآی میری کوئی امید
ناامیدی شعار ہوتا تھا

نفس چند کیون رہی باقی
دہر مین شرمسار ہوتا تھا

ہر ستم میری واسطی ای چرخ
خنجر آبدار ہوتا تھا

تیغ بیداد تیز ہونی تہی
اور مجہپر ہی وار ہوتا تھا

نغمہ سنج نشاط کیا ہونا
زیب لب بار بار ہوتا تھا

رشک عرفی و فخر طالب مرد
اسد اللہ خان غالب مرد

اب نہین ہوش مین رہا کوئی
کیا میرا حال پوچھتا کوئی

کوئی آزار چرخ کا گلہ مند
شاکی بخت نارسا کوئی

چشم ترسی ہی کوئی طوفان خیز
ضبط سی ہے بہرا ہوا کوئی

ہی کسیکی فغان شرر افشان
سوز پنہان سے جلگیا کوئی

جو نہ مانگے کبھی کوئی مہجور
لب پہ لاتا ہی وہ دعا کوئی

اپنے عالم مین مبتلا ہی جہان
کوئی دشمن نہ آشنا کہی

نہین چھٹنی کی زندگانی تک
غم کی سمجھا نہ انتہا کوئی

راز آشنا تو کہولدے مجہپر
نہین اسرار دان ملا کوئی

اب یہ کیون آسمان کو ہی گردش
فتنہ اس سے بہی ہی سوا کوئی

رشک عرفی و فخر طالب مرد
اسد اللہ خان غالب مرد

جسمین رہتا تہا ہای جلوۂ یار
ہی وہی آنکہہ غم سی طوفان بار

تہا سکون مین جو مرکز خاکی
نہین اوس دل کو مثل برق قرار

جان لب پر کبہی نہ آئی تہی
اب لبون سی بہی ہوگئی بیزار

اب وہ پیمانۂ حیات ہوا | زیب کف تھا جو ساغر سرشار
یکنفس زندگی محال ہوئی | کاش آسان ہو مردن دشوار
رات بدتر ہی روز ماتم سی | روز ظلمت مین غیرت شب تار
مرگ کا اب خدا سی طالب ہون | پہلے کیا کیا تھی ملتجی مین عار
زہر کھانی مین خوف تھا کیا کیا | اب سمجھتا ہون چارۂ آزار
سبب گریہ پوچھتی ہین لوگ | مجکو کہنا پڑا یہی ناچار

رشک عرفی و فخر طالب مرد
اسد اللہ خان غالب مرد

ہو نہ دلکا علاج درد جگر | زندگی موت سی نہین بہتر
دل گم گشتہ کا کہون کیا حال | کہ ابہی جان کی نہین ہی خبر
سطح خاک کی الہی خیر | آج رکتی نہین ہین دیدۂ تر
شمع بزم سخن کی خاموشی | دلگئی نالہا ے صور اثر
یہ کس آتش زبان کا مرنا آہ | گر گیا برق سی سوا مضطر
کشت امید ہو گئی تاراج | خرمن صبر پر چلی صرصر
نخل حرمان مین تازگی آئی | شجر آرزو ہوا بے بر
مجہہ پہ سو بار حشر ہی گزرا | پر نہ اس حادثہ سی تہا بڑھکر
ہو گیا ہے میرا یہ تکیہ کلام | پہلے ہر بات سی یہ ہی لب پر

رشک عرفی و فخر طالب مرد
اسداللہ خان غالب مرد

خضر راہ سخن جہان سے گیا ہادیٔ راہ کاروان سی گیا
مرگ کا زندگی مین تہا کہٹکا یہ بہی غمہاے جاودان سی گیا
شعلے ہر بات مین نکلتی ہین ضبط اب سوزش نہان سی گیا
شکر ہے موت جلد اگر آجاے شکوہ اب مرگ ناگہان سی گیا
دہر ہی پر نہین ہی رونق دہر باعث زیب دہر یہان سی گیا
گل ہین لیکن نہین بہار نظر رنگ گویا کہ گلستان سی گیا
دل ہی لیکن نہین ہی دلکو قرار صبر گویا کہ اپنی جان سی گیا
خاک مین ملگیا عروج سخن مہر معنی کے آسمان سی گیا
یاد ہے وہ عذوبت گفتار اب سخن کا مزا زبان سی گیا

رشک عرفی و فخر طالب مرد
اسداللہ خان غالب مرد

غم استاد ہے اگر یہ ہی یا خدا کیونکہ زندگی ہوگی
مبتلای الم ہون کیا جانون عیش کیا شی ہی اور خوشی کیسی
دمبدم اپنے حال پر رونا اور رونے پہ گاہ گاہ ہنسی
مین ہون اور رنج بیکسی افسوس وہ بہی دن تہی کہ خوش گزرتی تہی

ایکدن دہر مین میری فریاد — ہای ہو جائیگی کہانی سی
آسمان گر پڑے تو گرنے دو — سر پر ایک بوجہہ ہی ہی سہی
نسقو اگر ہو زمین تو ہو جاے — مین ہون پیوند کاش جیتے جی
کیجیے نالہ اور مر رہیے — زندگی کی ہی کائنات یہی
کیا کہون کون مرگیا سالک — آپ کہتی ہین طالب و عرفی

زرشک عرفی و فخر طالب مرد
اسد اللہ خان غالب مرد

## مرثیہ در وفات محمد تفضل حسین خان کوکب

رکہتا نہین ثبات چمن روزگار کا — کہلتا نہین ہی پہول یہان اعتبار کا
گر غنچہ اتفاق سی پاے شگفتگی — ہوتا ہے وقف سرزنش نوک خار کا
جس انجمن مین شکوہ رہے جلسۂ نشاط — گر صبح دیکہیے تو ہے گہر سوگوار کا
جس بادہ مین سمجہتے ہین ہم نشۂ سرور — اوٹہتا نہین ہی صدمہ اوسیکی خمار کا
ہین فوج فوج درد و الم درپئے نشاط — رنج خزان نتیجہ ہے فصل بہار کا
وہ لوگ جنسے رونق ہر بارگاہ تھی — اب دیکہیی چراغ ہی گل ہی مزار کا
ہر دم سپہر سے ہی زمانہ کی ابتری — ہر وقت ہی فزون ستم اس بدشعار کا
شکلین یہ کیسے غم نی الہی بگاڑ دین — روتا ہے دیکہہ دیکہہ کی موںہہ یار یار کا
خالی کیا ہے کسنے یہ بزم جہان کو آج — بگڑا ہوا مزا ہے می خوشگوار کا

روتا ہون زار زار تفضل حسین خان
ہی لب پہ بار بار تفضل حسین خان

وہ کوکب سپہر محبت کہان گیا — وہ آفتاب برج صداقت کہان گیا
تھا اوسکی ذات سے ہی شرف کائنات کو — وہ فخر دودمان شرافت کہان گیا
سر پیٹتے ہین اوسکے لئے اہل روزگار — وہ تاج بخش نارک عزت کہان گیا
ماتم مین اوسکے روئیے اب کسکی سامنے — وہ سامع بیان مصیبت کہان گیا
خورشید جلوہ گر ہے مگر دن سیاہ ہی — بی نور سار چشم بصیرت کہان گیا
جز نوحہ کان مین نہین آتی صدای خوش — زینت فزای بزم مسرت کہان گیا
بستان سرای دل پہ چلی کیون سموم غم — وہ نخلبند گلشن الفت کہان گیا
ہر دم ہے شور قلقل مینای دل ہی — ساغر کش رحیق محبت کہان گیا
تصویر اہل غم کی طرح ہون سکوت مین — سرمایہ بخش تاب طلاقت کہان گیا

تھی اوسکے ساتھ بزم مسرت کدہر گئی
احباب منتشر ہین وہ صحبت کدہر گئی

کیونکر میری زبان پہ نہو ہر زمان دریغ — وہ صدمہ ہی کہ رہ نہین سکتا نہان دریغ
یون دفن ہو وہ گنج گران مایہ کرم — کیون ملگیا نہ خاک مین تو آسمان دریغ
دیکھا ہو جسنے اوسکو دم نزع ایک بار — کرتا رہے وہ میری طرح جاودان دریغ
ہر بات سے ہی پہلے میری لب پہ ہاے ہی — ہر مدعا سے پہلی ہی میرا بیان دریغ

کرتا تھا جس مکان مین وہ مہمان نوازیان
میت کو اوسکی شب کو رکہا مہمان دریغ

یہ جوش اشک مادر و بھیہ گریۂ پدر
اس داغ کا مٹا نہ سکیگا نشان دریغ

پایا نہ ہوش کہو کے اوسی دم مصیبتا
نقد شکیب ہمنے دیا رایگان دریغ

دیکھا ہی زمانہ مین افسوس ہر جگہہ
پایا ہی جہان مین پایا جہان دریغ

ای روزگار حیف ہی ای روزگار حیف
ای آسمان دریغ ہی ای آسمان دریغ

لاؤن کہان سی دیدۂ پرنم کے واسطے
طوفان نوح چاہئے اس غم کے واسطے

کیا جانی اب یہ دیدۂ تر کیا دکہائیگا
دریا بہا بہا کے مجہی بہی بہائیگا

کب تک تڑپ تڑپ کی گزارینگے عمر ہم
ای اضطراب دل کہین دم پر نبائیگا

ڈرتا نہین ہون جوش غم و رنج سے مگر
کیا تنگنا ے دل مین یہ مجمع سمائیگا

باد رہنین ہین دل مین اگر بی شمار داغ
سینے کو چیر کر کوی گنتی مین لائیگا

روتے ہین اوسکی قبر پہ یون زار زار ہم
گویا کہ ہمکو دیکھہ کے وہ رحم کہائیگا

عالم نظر مین تیرہ ہی اس مرگ سی فلک
پروا نہین کسیکو جو بجلی گرائیگا

ہر روز دیکھتا ہون فزون اوسکی یاد کو
وہ کونسا ہی شغل جو اوسکو بہلائیگا

وہ زیر خاک اور یہان اوسکی جستجو
یہ ڈہونڈنا تو خاک مین ہمکو ملائیگا

یہ صدمہ ساتہہ جان کے ہی یہ نہ جائیگا
جا نہین ہزار جامن مگر جی بچائیگا

جب تک ہماری زندگی مستعار ہے

گو وہ نہین ہے داغ مگر یادگار ہے

کسکا یہ ماتم آج پہنچی سرا مین ہے
شور نشور شیون اہل عزا مین ہے
کیا خاک اوڑ گئی چمن روزگار کی
گرد و غبار دامن باد صبا مین ہے
پاتا ہون ہر نہال چمن مین جلا ہوا
آتش صفیر بلبل رنگین نوا مین ہے
جمشید آج گریۂ خونین سے بھر آئے
اب کیون شراب ساغر گیتی نما مین ہے
ارمان ہین مرگ کے یہ کبھی کسکے بعد مرگ
آج امتحان کرون کہ اثر بھی دعا مین ہے
ہی کسکی زندگی کی دوبارہ میری مراد
مضمر ہجوم یاس میرے مدعا مین ہے
جلتے ہین کسکے غم مین الہی دل و جگر
کچھ بو جلی ہوی نفس شعلہ زا مین ہے
کس صدمہ سے ہلی ہین دل اہل جہانکی آہ
جنبش یہ کیسی ہار کی زانو دوتا مین ہے
گھبرا دیا ہے مرگ نی کس جامہ زیب کی
تنگی فشار گور کی بند قبا مین ہے

ہے یہ نمود بود کہ جب تک حیات ہے
اور وہ حیات جسکی نفس کائنات ہے

اب روئیے کہ ضبط فغان کا نہین رہا
اب لوٹئے کہ دل ہی شکیبا نہین رہا
اندوہ و درد و یاس و غم و رنج و اضطراب
وہ اوٹھ گیا جہان سی تو کیا کیا نہین رہا
اب دے نہ دے نشاط و سرور الفلک بھی
یہ بجھ گیا ہے جی کہ تقاضا نہین رہا
ہے آرزو کہ دیکھئے آشوب حشر کو
اب کچھ بھی ذوق سیر و تماشا نہین رہا
خالی رہی نہ دل مین تیری جای شکر کی
غم کا رہا ہجوم تو بیجا نہین رہا

آب وہوای دہر مین غم سنے اثر کیا
کہلتے ہین پہول کیلیے ثر مردگی کے ساتہہ
کرتے ہین دفن آج اوسی قبر کہود کر
کوکب کی نعش دوش پہ لیکر چلی ہین لوگ

اب جو رہا جہان مین اچہا نہین رہا
کیا اب وہ رنگ گلشن دنیا نہین رہا
مائل بہشت مین کوی پردا نہین رہا
خورشید حشر سر سے کچہہ اونچا نہین رہا

برحق ہی موت جانتے ہین سبکو آئیگی
لیکن یہ موت دل سی بہلائی نجائیگی

افسوس اہل دہر مین ہے جابجا تیرا
اب حجت ثبوت وجود وفا کہان
مین تیری جستجو مین چلون سرکے بل اودہر
تیرا لگاو دل سی شاہے نہ مٹ سکے
کرتا تہا چند روز تماشا یہان کا اور
احباب اس سفر سے تجہے روکتی تو کیا
سو بار حسین دیکہی ہے بزم سرور وسور
رکہا طریق صعب گزار عدم مین پانو
کیا جانے دوستو نکا ہی تجکو ہی کچہہ خیال

جتنا ہجوم خلق ہو غم ہو سوا تیرا
تہا تیرے ساتہہ شیوۂ مہر وفا تیرا
روے زمین پہ پاون اگر نقش پا تیرا
گو تو نہین رہا ہے مگر غم رہا تیرا
کیون سیر گاہ دہر سے جی بہر گیا تیرا
یہ بہی نہ کہہ سکے کہ نگہبان خدا تیرا
وہ ہی مکان آج ہے ماتم سرا تیرا
ہے اس سفر مین فضل خدا رہنما تیرا
سنتے ہین ذکر دہر مین ہم جابجا تیرا

کہئے نہ اسکو غم یہ فلک ہی گرا ہوا
یہ بہی ہمارے سر پہ خدا کا دیا ہوا

روتے ہین تیری وصل کی احباب کسطرح
دیکھین بہای شہر کو سیلاب کسطرح

جب چرخ سے یہ برق ستم متصل گرے
کشت امید ہو میری سیراب کسطرح

اس جوش غم مین عنصر آبی کی خیر ہو
روکون سرشک دیدۂ پرآب کسطرح

گر ایسے حادثات جہان مین نہون فلک
پورے ہون حشر کے لئے اسباب کسطرح

دیکھین تو آج دنکو نکلتا ہے کیونکہ مہر
دیکھین تو آج شبکو مہتاب کسطرح

ناآشنا سے بحر فنا آشنا ہوا
یہ بحر بیکنار ہو پایاب کسطرح

کنج مزار مین تجھے آتا ہے کیونکہ چین
تیرے لئے زمانہ ہی بیتاب کسطرح

خواب عدم مین دیکھہ کی سوی ہوی تجھے
کہہ تو سہے کہ آسے مجھی خواب کسطرح

ایکدم تو آنکھہ کھول کی میری طرف بہی دیکھہ
گرتا ہے میری آنکھہ سی خوناب کسطرح

گو ہمکو تجھسے شکوۂ مہر و وفا نہین
ہان یہ گلہ کرین تو کچھہ اسکا گلا نہین

آقا کو بیقرار کیا تو نے کیا کیا
یہ کسکو غم مین زار کیا تو نے کیا کیا

وہ آنکھہ جسمین گریۂ شادی رہا مدام
کیون اوسکو اشکبار کیا تو نے کیا کیا

وہ دامن کرم جو گلون مین بہار ہے
آلودۂ غبار کیا تو نے کیا کیا

ہر ایک اوسکی بزم مین جمشید وقت تہا
افسوس سوگوار کیا تو نے کیا کیا

تہا شوق پابوس تو لازم تہا صبر بہی
کچھہ بہی نہ انتظار کیا تو نے کیا کیا

کس کس سی اوسنے تیری بلائینکی ضد کی
کس کس سی شرمسار کیا تو نے کیا کیا

توقیر تیری وجہ سی کس کس کی اوسنی کی — سبکو نظر مین خوار کیا تو نے کیا کیا
آقا کو آج تک بہی وہی تہی تیری — ترک وفا شعار کیا تو نے کیا کیا
جبر اختیار تک تو وہ تھا ناصر در تھا — کیون ہجر اختیار کیا تو نے کیا کیا

سالک سی دعا مین ہی فن ہو کہ رت ہوا
آقا کو عمر خضر ہو تجکو نجات ہو

## مرثیہ در وفات میرزا شمشاد علی بیگ رضوان تخلص برادر خورد راقم

ای جوش سینہ سانس کو شور فغان بنا — ای سیل گریہ آنکہہ کو دریا فشان بنا
ای درد بال بال مین پہلو سی ڈہونڈہ جا — ای داغ دل کو باعث سوز نہان بنا
ای ہاتہہ پیرہن مین نہ بیجای کوئی تار — ای پانو کوہ و دشت کو صحن مکان بنا
ای روزگار روز بہی گر نہ دے سکے — ہر شام کو میری شب ہجر بتان بنا
ای زخم ایک دل ہی مین کاوش ہوئی تو کیا — ناسور ہر مسام ہمارا کہان بنا
ای فرط یاس سینہ مین رہنے سی فائدہ — ہر آرزو کو صدمہ مرگ جوان بنا
بہڑکا کے داغ کو جگر و دل کی دود سے — اہی آہ آسمان کے تلے آسمان بنا
نشتر جگر مین توڑ دے دل مین چہری چہبو — ای غم مگر قرہ کو میری خونچکان بنا
پیدا ہو کوئی غم تو بشارت دی ای الم — مرجائین حسرتین تو مجہے نوحہ خوان بنا
کرنا نہ بعد مرگ سبک ای ہجوم یاس — اس ضعف پر بہی نعش کو دنیا گران بنا
جس انجمن مین جای سے ملے اتفاق سے — لازم ہی اوسکو بزم عزا ای بیان بنا

آجای گر لبون پہ کوی دم ہوا سنے
آنسو گرے جو آنکھہ سی سیل فنا بنے

سیر سرای دہر مین کیون مبتلا ہوا
کیا اس چمن مین ہی دل ناداں ہرا ہوا

جو برگ سبز سبز درختون کی زیب تہے
ایک ڈھیر ہے زمین پر اودکا پڑا ہوا

شمشاد تھا جو رشک سہی قامتان دہر
قد خمیدہ ضعفا ہے بنا ہوا

کل جس مین بھر کے لیگئے ہم گلستان پہول
دیکھو تو آج ہے وہی دامن پھٹا ہوا

دیکھی تہی جسکی شبکو شبستان مین روشنی
وہ ہی چراغ صبح کو دیکھا بجھا ہوا

جام نشاط بھرتے ہین اور یہ خبر نہین
پیمانۂ حیات بہی ہے کچھہ بھرا ہوا

جاتے ہین سوی ملک عدم کس طرح سے لوگ
جاتا ہے جسطرح کوئی گھر کو لٹا ہوا

افسوس آج مرگ عزیزان پہ ہے ہمین
کل دوستون کے لب پہ یہ ہوگا وہ کیا ہوا

جس سے بیان کیجیے کوی تازہ واقعہ
وہ ہی کہے کہ ہے یہ کبھی کا سنا ہوا

غفلت سے ہو نجات تو کیونکر خبر نہو
ہے زندگی مین موت کا کھٹکا لگا ہوا

فرق جوان و پیر نہین روزگار کو
بھائی کو موت آئی رہا مین بچا ہوا

وہ بھائی جسپہ جان گرامی نثار ہو
وہ بھائی جسکا صدمۂ غم بار بار ہو

آنکھین یہ ڈھونڈتی مین کہ رضوان کدہر گیا
وہ مایۂ سرور دل و جان کدہر گیا

ہی تیرگی سی کیون میری نظرون کی سامنے
افسوس وہ چراغ شبستان کدہر گیا

ہی کیا سبب کہ تار سے ہی تار اب جدا
وہ بخیہ ساز چاک گریبان کدہر گیا

یارب جگر مین زخم ہین مرہم کو کیا ہوا
مضطر ہون دل مین دردی درمان کدہر گیا

حیرت کو میری دیکہہ کی حیرت ہوا اب کسی
آئینہ دار دیدۂ حیران کدہر گیا

حفظ خدا پہ چھوڑ کے اہل وعیال کو
ای میری ساری گہر کی نگہبان کدہر گیا

کیا واقعہ ہی نوحہ ہی کسکا عزا ہی کیون
وہ باعث نشاط عزیزان کدہر گیا

لگتی نہین ہی کسلئے جی کو چمن کی سیر
شمشاد زیب بخش گلستان کدہر گیا

دنیا سے کچہہ لگاؤ تہا زندگی مین گر
سرمست جام بادۂ عرفان کدہر گیا

ملنے کا مجہسے وعدہ لیا تہا وہ کیا ہوا
آنے کا میری پاس وہ پیمان کدہر گیا

کہونٹی پہ سبحہ لٹکی ہی لپٹی ہے جانماز
رکہا ہوا ہی رحل پہ قران کدہر گیا

احباب ذکر کرتے ہین شمشاد بیگ کا
حیرت سے مونہہ تکون کہ تکون ایک ایک کا

وہان گردش آنکہہ کو تہی یہان انقلاب تہا
وہان جانکنی تہی اور یہی اضطراب تہا

تا صبح مجہپہ گزرین قیامت عقوبتین
شب تہی الہی یا کوئی روز عذاب تہا

وہ آنکہہ بند کرکے عدم کو پہنچ گیا
یہان دل کو چین اور نہ آنکہون مین خواب تہا

یہان بدحواسیون مین تہا بات کا ہی ہوش
وہان منکر ونکیر و سوال و جواب تہا

وہان کہل گئی تہی قبر مین کہڑکی بہشت کی
مسدود ہر طرف سی یہان فتح باب تہا

وہان پیچ وتاب دہر سے بالکل نجات تہی
مین مبتلای فکر جہان خراب تہا

اوسکو اوتارتے تھے وہان لوگ قبر مین — پنہان میری نظر سی یہان آفتاب تھا
چھڑکا لحد مین اوسکی عزیزون نی وہان گلاب — گھر پر یہان نزول بلائی حساب تھا
یہان حشر تک دلسی مٹیگا یہ واقعہ — افسانہ حیات وہان ایک خواب تھا
طاعت سبب نہ کیونکہ ہو عفو گناہ کا — کیونکر بجای خلد مین عنوان خطاب تھا
آنسو جو چشم نم سے ٹپکتا ہی سرخ ہے — دل تھا الہی سینہ مین یا خون ناب تھا

دل بیٹھہ جائیگا غم اوٹھایا نجائیگا
بہائی کا داغ ہی یہ مٹایا نجائیگا

سینہ تمام سوز جگر نے جلا دیا — مژگان تر نے عنصر آبی بہا دیا
خواب نشاط تلخ کیا صرصر فنا — صد حیف کسکو گور مین لاکر سلا دیا
تو نے مٹائی گلشن عالم کی روشنی — تو نی چراغ ہستی رضوان بجھا دیا
عیش و نشاط چلدیے کہہ کہہ کی خیرباد — رنج و محن نے نقش تمنا مٹا دیا
ہاتھون نے چاک جیب گریبان کیا قبول — قدمون نے شغل دشت نوردی لگا دیا
ہر قطرہ سرشک بنا پیکر محیط — نالے نے ایک صاعقہ مجھپر گرا دیا
محسوس گو نہین ہی مگر بار غم تو دیکھہ — زانوی فکر پر میری سر کو جھکا دیا
افغان عرش رس کی شرر باریان نہ پوچھہ — تارون مین ہر شرار کو اسنے ملا دیا
دعوی تھی ضبط آہ کی آخر کو آہ نے — کچھہ نفخ صور سے بہی نفس کو بڑہا دیا
یارب وہ کیا ہوئین میری رنگین نوائیان — کیون اوسکی بدلے نالہ شیون صدا دیا

اس واقعہ سی بڑہ گئی گردش کچہہ اور چرخ
کہہ تو سہی کہ تجھکو زمانے نے کیا دیا

جان عزیز کیون نہ گئی روزگار حیف
کسکو کہون عزیز تر از جان ہزار حیف

بہائی کو مرتے دم بہی نہ دیکہا غضب ہوا
دہلی دکن سے جا نسکا کیا غضب ہوا

کہتے تہے جسکو قوت بازو نہین رہا
آفت مین ہم گہرے رہے تنہا غضب ہوا

وہ پہول میرے دامن مقصود سی گرا
مشکل کسی چمن سی ہی چنا غضب ہوا

وہ گوہر مراد گیا میرے ہاتہہ سے
بحر جہان مین جو نہین پیدا غضب ہوا

گل ہوگیا چراغ شبستان آرزو
بہڑکا ہے دل مین داغ تمنا غضب ہوا

گہیرا کسوف مرگ نی کس آفتاب کو
روشن نہین ہی دیدۂ بینا غضب ہوا

اہی فرط گریہ ہوگئین آنکہین میری سفید
تاریک ہی جہان یہ کیا غضب ہوا

پہلے کی آگ سینہ مین تہی کچہہ دبی ہوئی
بہڑکا نفس کے ساتہہ ہی شعلہ غضب ہوا

جوشش غم و ہجوم بلا کا غم آج کیا
دل سے مٹا تردد فردا غضب ہوا

فریاد بر ہی جہان کا سبب نہو
قابو مین اب نہین دل شیدا غضب ہوا

خوش ہون زبان ناطقہ ہو جای لال اگر
کب تک کہی کوی کہ خدایا غضب ہوا

مٹ ہی سکی یہ داغ تو دل ہی مٹا ئین کیون
دنیا سی اپنی ساتہہ اسی لی نہ جائین کیون

یارب نجات کیونکہ مری اس محن سی ہے
غربت مین دل لگی نہین نفرت وطن سی ہے

چھپتا ہے نور شمع کا فانوس مین کہین
داغ درون سینہ عیان پیرہن سی ہے

اس واقعہ نے مجکو دکہای ہین وہ عذاب
شرمندہ گو رہی میری بیت الحزن سی ہے

بستر پہ ٹپنا ہی ہے نشتر پہ لوٹنا
نکلا اشال خار برآیات بدن سی ہے

سوز درون نے کیا جگر و دل جلا دیے
بو کچھ جلی جلی مجھی آتی دہن سی ہے

عالم تمام ماتم رضوان سے بہر گیا
آتی صدای شیون بلبل چمن سی ہے

ہی چشم انتظار مین چہای ہوی نہان
جتنی کہ اشکار سفیدی کفن سی ہے

اب ضبط کرنیکو جگر و دل کہان سی لاون
پہلے زبانپہ نالہ میری ہر سخن سی ہے

کہتی ہین خاک ہونکے تجہسے ایک ہم
یہ چہیڑ مند دلانیکو چرخ کہن سی ہے

غم شہید پاس نیکا مزار کیا ٭
مٹی الہی کیا میری خاک دکہن سی ہے

٭ نیاز بلادرقان کہ مزار شان در حوالی حیدرآباد است

مین نے سفر مین یہ خبر جانگزا سنی
رہبر کی اب تلاش نہ ڈر راہزن سی ہے

دریا بہی کم ہے دیدہ پرنم کے واسطے
مجہسے ہزار چاہئین اس غم کے واسطے

بیگانہ وفا ہوی کیون تمنی کیا کیا
احباب سی جدا ہوی کیون تمنی کیا کیا

بیماریون کو اپنے چہپا رہے عبث
خود دشمن شفا ہوی کیون تمنی کیا کیا

آتے نہین ہین اکبر و حیدر بہی یاد کیا
دنیا سے رہگرا ہوی کیون تمنی کیا کیا

آنیکا وعدہ مجہسے کیا اور پہر نہ آے
برعکس مدعا ہوی کیون تمنی کیا کیا

آگاہ تہے نہ بحر محیط فنا سے کیا
خود اسمین شناہوی کیون تمنی کیا کیا

| | |
|---|---|
| کرنی تہی اور بندگی حق مین زندگی | مرنیکو پارسا ہوی کیون تمنی کیا کیا |
| یون چلدیئے کہ ملنے کی امید کہو گیے | اسطرح سی خفا ہوی کیون تمنی کیا کیا |
| راہ فنا تبا گئے جانا پڑا ضرور | سالک کے رہنما ہوی کیون تمنی کیا کیا |
| واقف تہے میری کثرت اندوہ سی تو پہر | یون اور غم فزا ہوی کیون تمنی کیا کیا |
| دشوار تہا عزیز و احبا سے چہوٹنا | اس غم مین مبتلا ہوی کیون تمنی کیا کیا |
| دل سی بُہلا کے یاد نہ اوٹہے جہان سے | اسطرح سی جدا ہوی کیون تمنی کیا کیا |

صورت نظر مین ذکر ہی جاری زبان سی
اوٹہی جہان ہی یون کہ نہ اوٹہی جہان سے

| | |
|---|---|
| پرسش مین ہی کہ ہی ہدف آسمان کہان | جاتا ہے آج دیکہیئے تیر فغان کہان |
| اس غم مین ضبط گریہ و فریاد کیونکہ ہو | جب وہ نہین تو پاس زمین و زمان کہان |
| خاطر ہو مضطرب تو قرار آسے کس طرح | دل کو نہو سکون تو آرام جان کہان |
| چین آئیگا اوسی صف محشر مین دیکہکر | چہوڑ گیا دیکہیئے یہ غم جاودان کہان |
| تا لو سے ایکدم نہین لگتی فغان کی سان | اس رنج کا بیان کرین ہم زبان کہان |
| لب گفتگو سے مرگ برادر سی ہین فگار | اب ہم کہان شکایت ہجر تبان کہان |
| گر کیجیے تلاش تو کیونکر تپا ملے | راہ عدم ہے ہمین قدم کا نشان کہان |
| کہتے ہین باغ خلد مین رضوان کو لیگئے | اب ہم گناہگارون کو وہ گلستان کہان |
| اس واقعہ کی شرح نپوچہا ای ندیم تو | ہم سی بیان ہوتی ہی یہ داستان کہان |

وہ پھر رہا ہے دم کو سرافیل صور مین
پھر وان نجات ملتی نہین اضطراب سے
پہنچا ہے شور ماتم مرگ جوان کہان
اب سینہ مین ہمارے دل شادمان کہان

ای مرگ آ اشارے کہان تک کیا کرون
قابو مین ہاتھہ ہی نہ زبان کیا دعا کرون

کیا احتیاج شرح کی کیا حاجت بیان
شیون ہی یہ برادر نیکو خصال کا
ہی نوحہ ایک شاعر عالی بیان کا
ماتم ہی ایک ناثر رنگین مقال کا
مرنا ہے ایک صالح طاعت گزار کا
جاتی ہی نعش رہرو راہ صواب کی
باقی رہا نہ دین کو کیا اور کوئی رنج
چہریان جگر مین چبھتی ہین روتا ہون کس سی خون
وہ بہائی جسکو دیکھہ کی نور آئے آنکھہ مین
دل کیا کہ لاکھہ دل سی گرامی سوا بھی ہے
زندون کی حال وقال سی قطع نظر ہی

دل مین جو غم نہان ہی وہ صورت سے ہی عیان
ہر ایک نالہ کیون نہو برہم کن جہان
ہر لفظ شعر کیون نہ بنے غم کی داستان
آنکھون سے جوئی خون نہو کسطرح سی روان
بزم عزا مین کیونکہ نہ شامل ہون قدسیان
کندہا دہئی ہوئی ہون نکیون اہل آسمان
کیون چرخ پیر تونی دیا ماتم جوان
مہندی لگائی تہی ہی کیا مرگ ناگہان
وہ بہائی جس سی دل کی طبیعت ہو شادمان
ایک جان کیا عزیز تراز صد ہزار جان
اس نوحہ مین میرا ہی نظیری سی ہمزبان

آفاق پر دریغ و جہان پر ملامت است
این روز مرگ نیست کہ روز قیامت است

جز مرگ اس الم سے ہو مجکو قرار کیا — حد انتظار کی نہین پھر انتظار کیا
نا کردہ عقد کیون گئے آغوش گور مین — تھی ناپسند نکہت زلف و کنار کیا
اس غم مین غم نہین ہی سیاہ و سپید کا — اب چاہتی ہے گردش لیل و نہار کیا
پھر کر عدم سی کوی بہی آیا کہ آے وہ — اب چاہتی ہے اسنے نگہ انتظار کیا
کیا پوچھتے ہو فرصت روز جزا سے دور — ایک دفتر طویل کا ہو اختصار کیا
اس غم نے ہوش کہوی ہین ایسی کہ رویداد — سو بار پوچھیے تو کہون لاکھ بار کیا
کہویا گیا نتیجہ عیش و نشاط عمر — پھر ہو تسلی دل نومید وار کیا
کچھ تو جوان و پیر کا رکھنا تہا امتیاز — ای موت تونے مجکو کیا شرمسار کیا
دیکہا نہ ایک قوت بازو کو بہی مرے — ہونا تہا اور تجھسے بہلا روزگار کیا
اوسکو ملا کے خاک مین فریاد سی مری — آرام پائیگا فلک بد شعار کیا
پہلے مجھے ڈبوکے ڈبو ایک جہان کو — اندیشہ اب ہی اسے ثمرہ اشکبار کیا

اس واقعہ مین کم ہی جہانتک کہ روئیے
اتنا تو روئیے کہ جہان کو ڈبوئیے

ہر دم نہ کس طرح مری لب پر فغان رہے — یہ کیونکہ دیکہون وہ تو رہے اور جہان رہے
چندے جو رہ گئے ہی نالے تو یادگار — ہم خاک مین ملا کے تجہے آسمان رہے
مُشتا نہین لگا دو وطن کا غریب کو — اندوہ و رنج ہی مین رہی ہم جہان رہے
رضوان ریاض خلد مین کب کا پہنچ چکا — ہم ڈہونڈتے ہوی ہی قدم کا نشان رہے

یہ داستان وہ ہی جہان تک کہ سامعین
پہنداسکلے مین کیون نہ پڑی جوش گریہ سے
اس گفتگو کو چاہیے دل سنگ وخشت سے
یہ لحظہ لحظہ مجکو دلاتا ہے اوسکی یاد
عاجز بیان سی ہون وہ خموشی دی ای خدا
ای موت یون کشاکش رنج ونشاط کہو
بڑ ہتا ہی جای ضعف مگر ایک لمحہ بہر

سنتے رہین تو انکہونسی انسو روان رہے
یہ قصہ وہ ہے جسکے بیان مین زبان رہے
ہی ورنہ یہ محال کہ بس مین زبان رہے
دل سی عزیز کیون نہ غم جاودان رہے
تاثیر جسکی غیرت شور فغان رہے
کچہہ سود کی خوشی ہو نہ فکر زیان رہے
مین مانگ لون دعا یہ زبان مین توان رہے

مین دل سے خواستگار ہون عفو الله کا
جنت ہو گہر برادر رضوان پناہ کا

## رباعیات

جو عقل وخرد سی ہووی باہر ای دل
تو مان لے اوسکو بی دلیل وحجت
ہرگز نہ کسیکو آے باور اے دل
وہ رب قدیر ہے مقرر اے دل

## رباعی

مین خاک ہون خاکسار ہون تیرا ہون
زاہد مجہے کیون کرے ملامت یارب
رحمت کا امیدوار ہون تیرا ہون
مانا کہ گناہگار ہون تیرا ہون

## رباعی

ہون طاعت وبندگی مین گنا مجہول یا
فرمان مذاہبین ہی نبی حکم رسول

کس بات سی پہر نجات کی ہو امید — ہان ہو تو یہ عجز ہو ہمارا مقبول

رباعی

طاعت مین ہو تیری کوئی دانا یوں — نادانیوں سے پہرے زمانا تو کیا
کیا تجھکو ہمارے جاننے کی پروا — جانا تو کیا اگر نجانا تو کیا

رباعی

صدیق و عمر کا وصف سن جا ہمسے — عثمان و علی کا پوچھہ رتبا ہمسے
جو کوئی نمانے اوس سی کہدی سالک — مرنے پہ کہلے کا بحث اب کیا ہمسے

رباعی

آتا ہے سر امام نیزہ پہ نظر — اونچا ہی کچہہ اوس سی آفتاب محشر
تعظیم ہی اس فرق کی سالک واجب — اب لشکر شام کے گریگا سر پر

رباعی

رونے سی غم شہ مین مزا ملتا ہے — یعقوب سی کچہہ رتبہ سوا ملتا ہے
وہان آنکہہ کہلی جمال یوسف دیکہا — یہان بند ہو آنکہین تو خدا ملتا ہے

رباعی

دوزخ سے ڈرای جو کہ ہو دی عصیان — کوثر پہ پہای جس پہ نیکی کا گمان
یہ منکر قہر و رحم واعظ گویا — دوزخ کا ہے مالک اور ارم کا رضوان

رباعی

طالع ہین بہت پست ہمارے سالک
ہو گی تو ہین سی ہو گی قسمت اونچی
ہم جائین کہان فلک کی مارے سالک
آپہنچے ہین زیر قلعہ بارے سالک

رباعی

اس قلعہ کا بالا قلعہ مشہور ہے نام
اور کے جو لوگون کو کبھی ہو منظور
اس اسم کی وجہ کھل گئی مجھپہ تمام
کرآئین وہان جاکے فرشتونسے کلام

رباعی درصفت ساگر محل الور

اس قصر کو رشک قصر قیصر کہئے
یہ کہئے نہ کہیے لیکن اسکو سالک
رفعت مین فلک سی اسکو برتر کہئے
والعد ارم کنار کوثر کہیے

رباعی

برسات مین کیا جشن گرہ کا آیا
پانی کی عوض خدانے ابکی سالک
بادل کی طرح سے دو دلپر چھایا
افلاک سے اس خوشی کا مینھ برسایا

رباعی

شداد نے جب ارم بنایا یارب
کیا اوسکو فروغ جنتون مین ہوگا
ایسا تو نہ تھا کہ تجکو بھایا یارب
دہلی کو نہ کیون اوٹھا منگایا یارب

رباعی

اپنا سے زمانہ پر جو کی خوب نگاہ
ہمسے بھی چھپا کے جو ہمین دیتا ہے
احسان کبھی کرین تو سو کرکے گواہ
سالک ہین کوئی ایسا لیکن اللہ

رباعی

باطن نہو جسکا صاف خاک اچھا ہے
آئینہ کو دیکھہ کسقدر ہے بیباک
بس دیکھنے ہی کے کام کا ہی کیا ہے
جو دلمین ہی صاف مونہہ پہ کہدیتا ہے

رباعی

ملتا نہین دل ملین گرا نبائے زمان
یون دیکھہ غم کسیکا خوش ہون جیسے
ظاہر مین ہون دوست اور دشمن پنہان
گریہ پہ سحاب کے ہو جیلی خندان

رباعی

الفت کو نہ مرگ کی نشانی کہیے
مرکر بھی بتون پہ مرنہین سکتے ہم
بخشندہ رنج سخت جانی کہیے
اس مرگ کو عمر جاودانی کہیے

رباعی

دیتی نہین مجکو میری گردش آرام
کیا جانیئے رات کس جگہہ گزریگی
اپنا مجھی معلوم نہین آپ مقام
شام اپنی مگر ہے راہ گم گشتہ کی شام

رباعی

تہا کام بتان دلربا سے اپنا
بندون سی چھٹی ہین مرکے لیکن ڈرہے
دم ناک مین آگیا جفا سے اپنا
اب آن پڑا کام خدا سے اپنا

رباعی

امید یہ ہے کہین وہ مائل ہووے
میری ہی طرح فریفتہ دل ہووے

جو ہجر مین اوسکی مجہپہ گذری سالک — لذت اوسی کچہہ تو اوسکی حاصل ہووے

## رباعی

شب عیش سی کاٹ کر سحر کی توبہ — دن کے گنہوان سی شام کرلی توبہ
توبہ کا کہلا ہے در تو جاتے ہو گے — دن رات مین دو مرتبہ اپنی توبہ

## رباعی

کہتے ہین گہٹا ہی رنج و درد و غم عمر — غم سے ہی نہو سکی ہماری کم عمر
فرہاد نے کب پہاڑ کاٹا ہوگا — جسطور سے کاٹتے ہین سالک ہم عمر

## رباعی

ہی جی مین کہ ترک عشق خوبان کیجے — مشکل کو باحتیاط آسان کیجے
گر داغ کا شبہ ہو تو مرہم رکہیے — گر درد کا ہو گمان تو درمان کیجے

## رباعی

اس جینے پہ ہم مرتے ہین بیجا سالک — پوری نہ کوئی ہوگی تمنا سالک
آگے بہی یہی یاس نظر آتی ہے — زندہ رہے اب تک تو کیا کیا سالک

## رباعی

اللہ سے مین اپنے دعائین کیا کیا — اپنی ہی سی بدخو پہ ہو تو بہی شیدا
مقبول ہوئین دعائین ظالم لیکن — اب قدر ہوئی میری تو وہ تو نرہا

## رباعی

فی رنج کوئی نہ درد سے نے غم ہوگا — جو عیش ہے مطلب وہ ہر دم ہوگا
سچ ہے یہ بیان خلد سارا لیکن — دوزخ مین بہی شیخ ایک عالم ہوگا

## رباعی

جان و جگر و دل کی تباہی کیون ہے — چھائی ہوئی آنکھہ مین سیاہی کیون ہے
کس خانہ خراب سے ہوا ہے خالی — گہر آج بہرا بہرا سا لگے کیون ہے

## رباعی

لطف شب وصل سے ہنسے جو کچھہ پایا — بہولے ہین ابتک سی نظر مین چھایا
افسوس وہ بار بار کہنا اوسکا — اب دیکھیے کیا ہوا ہی مین کیون آیا

## رباعی

فانی ہے جہان تو جستجو یہان کیون ہے — پہرنا یہ خراب کو بکو پہر کیون ہے
دنیا کو کہا ہے پنجرہ دارہ سالک — ای خانہ خراب ارزو پہر کیون ہے

## رباعی

رونا میرے گریہ کا تمہین بیجا ہے — شکوہ میری فریاد کا کیا اچھا ہے
سچ تو یہ ہے جو کچھہ مین کرون تہوڑا ہے — بیداد مین کیا تمنے اوٹھا رکہا ہے

## رباعی

دیدار شہاب جنگ عالی منزل — اس بخت و نصیب پر ہی پانا مشکل
دیتا ہون دعائین عید اضحےٰ تجکو — مقدم سے تیرے ہوئی یہ دولت حاصل

## رباعی

یہ نقرہ کہ ظاہر میں جو اسپے کم مقدار — گر سات خزانے ہوں کروں اسپہ نثار
یوں مجکو عزیز ہے کہ گویا سالک — پرویز کو ملگیا زر دست افشار

## رباعی

الفت کے مزے چکھا چکا تو مجکو — آشوب سنئے دکھا چکا تو مجکو
ای دل کوئی لمحہ بہر تو ہنس اپنی دے — کمبخت بہت رولا چکا تو مجکو

## رباعی

سالک نہو آخر کو پشیمان باز آ — اچھی نہیں یہ الفت خوبان باز آ
دل جائیگا جان کے پڑینگے لالے — پچھتا اب ہوں گیا نہیں ہی نادان باز آ

## رباعی

ہاتف کے جو احسان ہیں نہیں اونکا شمار — شیدا کے کرم وہ ہیں کہ کیا ہوں اظہار
سب کام عنایت پہ ہیں سالک موقوف — پیدا ہیں کہاں وگرنہ ہمسے بیکار

## رباعی

ناچار ہوں مجبور ہوں بیجان ہوں میں — مدت سے تہ مشق طبیبان ہوں میں
گو کہتے ہیں رات آج کی بھاری ہے — اچک کہ آبھی قابل درمان ہوں میں

## رباعیات در وفات برادر

رضوان سے جدا ہو کے جو نکلا گھر سے — آنسو نکل آئے میرے چشم تر سے

اب چہپکے نہ مل سکین گے باہم سالک ۔۔ یہ بات ہویدا تہی دل مضطر سے

رباعی

دوری سے کے الم چار برس تک کھینچے ۔۔ امید تہی دل کو کہ کہی مل لین گے
رضوان کو اجل آئی تو بولا یہ فلک ۔۔ اب خاطر نومید کو تسکین دیجے

رباعی

مان باپ سی بہائی رشتہ مین کم کیا ہے ۔۔ پیدا ہون نہ وہ دونو نہ یہ پیدا ہے
طفلی و جوانی اونکے غم مین گزری ۔۔ اب بہائی سے کے داغ اوٹہانیکا حصا ہے

رباعی

بچون کی طرح تمہین اوٹہایا مین نے ۔۔ قران مجید بہی پڑہایا مین نے
محنت کا ثمر آہ بہ پایا مین نے ۔۔ مرنیکا تمہارے داغ کہایا مین نے

رباعی

کہتی ہی یہ جان کہ اب لبون پر آئی ۔۔ آنکھون سی یہ روشن ہی گئی بینائی
کیا جیکے ہی دیکہنا کہ جب مر جاے ۔۔ اسطرح سی بہاتی اور چہوٹا بہائی

رباعی

رضوان کی اجل سے دلپہ قابو نرہا ۔۔ یہ یاس ہوئی کہ مدعا جو نرہا
مرنیکی دعا مانگنے بیٹہا ہون مگر ۔۔ کس طرح سے ہاتہہ اوٹہین کہ بازو نرہا

رباعی

| | |
|---|---|
| مجھسی نہین کچھہ دریغ رکہا تمنے | حصہ ہی کبھی نہ مجھسے چاہا تمنے |
| دنیا تہا مجھے کفن بہی اپنے ہاتہون | یہ بخل تو کچھہ کیا نہ اچھا تمنے |

## رباعی

| | |
|---|---|
| کیا دار فنا مین ہمنے آکر دیکھا | آغاز سے انجام برابر دیکھا |
| ایام طفولیت مین ہان سی چھوٹے | آپ پر ہوسے داغ برادر دیکھا |

## تمام شد

## تاریخ طبع دیوان باظہار سرکونہ امداد مخدومی راجہ گنیش پرشاد بہادر شاد

| | |
|---|---|
| پریشان گوہر اپنی جمع کرتا کیونکہ مین سالک | نظر آتی ہین لاکہہ انتشار ... |
| عدیم الفرصتی نے اسقدر اوقات کو گھیرا | کہ دیکھون ایک دن ممکن نہین تھا سیر امکان مین |
| مگر مخدوم میرے راجہ صاحب کی عنایت ہے | مکرر سیر ہی شہر ... کی ہوتی ہی جہ دوران مین |
| وہ ذی ہمت کہ جسکا ... گئی مین کام آمین | نظر آتے ہین یہ قصرے جو مجکو ابر نیسان مین |
| نہ کہہ تاریخ طبع اسکو بیان واقعی ہے یہہ | جناب شاد ہی کی پاس کوشش طبع دیوان مین |

## قطعہ تاریخ از نتایج طبع وقاد محمد مرزا خان صاحب متخلص عابد خلف الصدق حضرت سالک

| | |
|---|---|
| ہے ولی نعمی کی تصنیفات سے | یہ کتاب نادر اسے دل چھپ گئی |
| ہین سخن کی زمزمہ پردازیان | لو یہ تعلیم عنادل چھپ گئی |
| کیون نہ ہاتون ہاتہہ لین اہل نظر | کسکی بہیر سے انامل چھپ گئی |
| پہلے تو تہے چند جزو اسکے مگر | اب کلام نو کے شامل چھپ گئی |

سال کی تہی فکر عابد نے کہا | دیکہہ نظم قبلہ کامل چہپ گئی

قطعہ تاریخ کلک ناظم شیرین مقال نادر مثال نقد رائج سخن را نقاد ۱۲۹۷
راجہ گنیش پرشاد بہادر شاد ملازم سرکار نظام حیدرآباد

ابکی پوری نظم سالک چہپ گئی | مژدہ باد اے ناظرینِ ذی کمال
اسکا ہر نکتہ ہی جادو سے بہرا | اسکا ہر اک شعر ہے سحر حلال
دیکہہ مضمون کی چمن پیرائیاں | چہا گیا ہے سدرہ پر نخل خیال
شہرت عذب البیانی نے دیکہنا | سکی چہپ ہی طوطیٔ شیرین مقال
سبکہ ہے بے مثل یہ مجموعہ شاد | نسخہ بے مثل لکہا یہ ذی سال ۱۲۹۷

قطعہ تاریخ طبع زاد بہاری لال المتخلص بہ مشتاق

یہی ہے نظم اور وہی معنے | کہ جو تاج کمالات ہے مالک | بجا ہے اسکے چہپ جانیکی تاریخ | بہ ملتِ ابن کلیات سالک ۱۲

## صحیحنامہ کلیات سالک

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۷ | ۱۴ | بنا | تہا | ۳۹ | ۱۶ | لہیجی | کہنچتی ہے | ۵۶ | ۷ | دیرودحرم | دیردحرم |
| ۴۴ | ۷ | ہیئن | بنئیں | ۴۵ | ״ | سہل ہی | سہل ہی | ״ | ۱۷ | اودہر | ادہر |
| ״ | ۱۰ | فردوس کو جا | فردوس ہی کو جا | ۵۱ | ۲ | گویا کہ بہہ تہا | [illegible] | [illegible] | [illegible] | اپنی | اتنی |
| ״ | ۱۴ | رشک ہا | رشک سے ہان | ״ | ۱۴ | تہا بہ | برا | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۴۶ | ۵ | دوستیا | دوست ہو | ۵۲ | ۱۱ | تعلیم ہوا | تعلیم ہوا | ۶۴ | ۴ | ادسی | اسی |
| ۴۷ | ۲ | سیرلو | سیر ہو | ۵۳ | ״ | مژدہ شوق | شوخیٔ شوق | ۶۵ | ۱۴ | سطح آپ | سطح آب |
| ۴۸ | ۱۳ | شکر کہکہی | شکر کہکہی | ۵۴ | ۲ | دیکہتی | دیکہتی | ۷۱ | ۱۲ | ہوتی | ہوئی |

| صفحه | سطر | غلط | صحیح | صفحه | سطر | غلط | صحیح | صفحه | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۷۵ | ۳ | نہونہین | نبونہین | ۲۰۶ | ۲ | چاک وامان | چاک دامان | ۳۱۶ | ۹ | نالۂ ہی | نالہین |
| [illegible] | ۷ | اوہٹا | اوہٹتا | ۲۰۷ | ۱۰ | دیکھہ | دیکھون | ۳۱۷ | ″ | بدلا | بدیلا |
| [illegible] | ۱۵ | جہان ہو | جہان کو | ۲۱۱ | ۱۰ | سنئے | سنی | ۳۱۹ | ۱۳ | ۱۲۸۱ | ۱۲۸۹ |
| | ۵ | مجہہ مین ہے | مجھی سے | ۲۲۹ | ۴ | آسود | آلود | ۳۲۱ | ۱۰ | صورت آہ | صورت |
| | ۷ | [illegible]لاتا | جہلاتا | ۲۳۰ | ۱۰ | رکہی | رکہتی | ″ | ۱۱ | ″ | ″ |
| | ″ | نہونہ | نہوتونہ | ۲۳۵ | ۱۷ | ہی | بن | ″ | ۱۲ | انقلات | انقلاب |
| ۹۵ | ۴ | تیغری | تبیری | ۲۴۵ | ۱۱ | سرتر | سرترہی | ″ | ۱۳ | کوجا | کوچا |
| ۹۷ | ″ | میرہ | میرا | ۲۴۷ | ۸ | بتا | بیتا | ۳۲۵ | ۶ | وافق | وامق |
| ″ | [illegible] | [illegible] | انجمن آئین | ۲۴۹ | ″ | شاہد | شاید | ۳۳۱ | ۴ | ذہنداو | دہندہ داد |
| | ۸ | مانگتا | مانگنا | ″ | ۱۴ | سنو | سیو | ۳۳۳ | ۱۶ | مدوا | مداوا |
| ۱۰۴ | ۱۵ | کری | کی ہی | ۲۶۵ | ۴ | ارم | ارم | ۳۳۶ | ۴ | متصادر | [illegible] |
| ۱۱۰ | ۱۷ | [illegible] | مژگان شقی سی | ۲۶۶ | ۱۲ | عزیز | [illegible] | ۳۴۳ | ۴ | ذرا | بجا |
| ۱۱۱ | ۶ | بیتاب | بیباک | ۲۶۸ | ۳ | کر | گر | ۳۵۰ | ۵ | چہرے | چہتی |
| [illegible] | ۷ | دت | دل | ۲۶۹ | ۵ | مسی | دیکہکر | [illegible] | ۸ | مہرفا | مہرووفا |
| ″ | ۱۴ | [illegible] | تجہ کو ہی | ۲۸۱ | ″ | دوماہ | دودماہ | [illegible] | ″ | سوی | سوئی |
| ۱۱۹ | [illegible] | مین بستہ [illegible] | [illegible] | ۲۸۶ | ۶ | چمین | بین | ۳۶۶ | ۶ | نہان | یہان |
| ۱۲۶ | ۱۱ | [illegible] | [illegible] | ۲۹۰ | ۱۷ | سنر ناسی [illegible] | [illegible] | ۳۷۷ | ۳ | دشت اشار | دست افشار |
| ۱۴۳ | ۲ | [illegible] | [illegible] | | ۷ | جای بہشت | جای بہشت ۱۲۹۱ | | | | |
| [illegible] | | ہو | ہون | | | | | | | | |
| | ۱ | کیا | کیون لیا | ″ | ۱۳ | | | | | | |
| ۱۸۱ | ۱۲ | بہی | ہی | ۳۰۰ | ۱۷ | کلام نغیبرا | کلام عیسی | | | | |
| ۱۸۶ | ۱۰ | ہی دل | ہی دل | ۳۰۷ | ۸ | کیونکہ | کنون کہ | | | | |
| ″ | ۱۱ | دوسری | دوری | ۳۰۸ | ۱۴ | خورشید دہ | خورشید ماہ | | | | |
| ″ | ۱۷ | کرتی ہی آنکی | کرتی ہین آنکی | ۳۰۹ | ۵ | اگر | مگر | | | | |
| ۱۸۸ | ۱۶ | ی | ہین | ″ | ۱۲ | انقلاب | اجتناب | | | | |
| ۱۸۹ | ۵ | نہین | بہین | ۳۱۱ | ″ | شور وفغان | شور فغان | | | | |
| ۲۰۵ | ۹ | توبہی | توہی | ۳۱۴ | ۹ | پیٹر | مہر | | | | |

گیارہوین صفحہ پر غزل ست کا الست کا موجود ہے اوسمین یہ شعر رہگیا
تھا جو سینہ مین تو جگر سے گزر گیا
[illegible] آنا تست کا

۱۹۱۲
محمد عبدالحمید

الحمد للہ [illegible]
اعنی کلیات حضرت سالک دام
ظلہم العالی در اکمل المطابع
باہتمام محمد بن سید فخرالدین
پیرایۂ انطباع در برکشید